ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
اپریل 2018ء

مجلس مشاورت کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خصوصی پیغام

”جب تک ہر چھوٹی سے لے کر بڑی جماعت تک ہر کوئی یہ جائزہ نہیں لے گی کہ ہم نے شوریٰ میں پیش ہوکر پاس ہونے والے لائحہ عمل پر کس حدتک عمل کیا ہے ہم ترقی کی وہ رفتار حاصل نہیں کرسکتے جو ہمیں حاصل کرنی چاہیے۔ ... جب تک ہمارا تعلق اپنے خدا سے مضبوط سے مضبوط تر نہیں ہوگا ہم نہ ہی اپنی ترقی کے ہدف حاصل کر سکتے ہیں نہ حالات کو اپنے حق میں کر سکتے ہیں ۔

پس مرکزی اور مقامی عہدیداران اپنے بھی جائزے لیں اور افراد جماعت کو بھی مسلسل توجہ دلاتے رہیں۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۔ ۸ جولائی ۲۰۱۶ء ، صفحہ ۲)

شوریٰ

خلیفۃ المسیح ، نظام شوریٰ کا محور

نظام شوری کا محور اور حقیقی روح خلیفۃ المسیح کی بابرکت ذات ہے ۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے۔ انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بحث کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔“

(سوانح فضل عمرؓ، جلد ۲ ،صفحہ ۲۰۴)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اپریل 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 4

نگران
ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِاعلیٰ
پروفیسر ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران
ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران
حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی
محمد اکرم یوسف

معاونین
مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش
شفیق اللہ

مینیجر
مبشر احمد خالدؔ

رابطہ
editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ خطبہ جمعہ	4
☆	شوریٰ کی اہمیت، اغراض ومقاصد اور نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں ۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض ارشادات	5
☆	وحی والہام از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	9
☆	محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی یاد میں از مکرم محمد محمود طاہر صاحب	15
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	17
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء از مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	18
☆	مریم مسجد بیری اونٹاریو، کینیڈا از مکرم ملک خالد محمود صاحب	34
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	36
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَمَا عِنْدَاللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ٥ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَالْاِ ثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَامَاغَضِبُوْاھُمْ یَغْفِرُوْنَ٥ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْالِرَبِّہِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ص وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ ص وَمِمَّارَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ٥ وَجَزٰٓؤُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ط اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ٥

(سورۃ الشوریٰ 42 :37-41)

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور ان لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

(جامع ترمذی، ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 427)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔یعنی مشورہ میں دیانتداری اور خلوص ہونا چاہئیے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَشَارَکَ فَاَشِرْہُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَہٗ۔

(مسند الامام الاعظم، کتاب الادب بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 429)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا

''بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں، مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت وسکون نہ ہوگا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا، تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (سورۃ الانعام 60:6)

سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے، تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا، لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اُتنا ہی خدا سے دُور ہے، لیکن اگر اُس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ اُن کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں، بلکہ ان کے پاس جو جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں، لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، جدید ایڈیشن، صفحہ 9-10)

مجلس شوریٰ کے نمائندگان اور احباب جماعت کو اہم اور پُر معارف ہدایات

نظامِ خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ مجلس شوریٰ ہے

آپ کا ہر عمل اور مشورہ تقویٰ پر مبنی اور خدا کی خاطر ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مارچ 2004ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضورِ انور نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں شوریٰ کے مضمون کو بیان فرمایا تا کہ مختلف ممالک کی مجالس شوریٰ کے مواقع پر اس سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 39 تلاوت فرمائی اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا:

”اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔“

حضور انور نے فرمایا کہ آئندہ چند دنوں میں بہت سے ممالک میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اس لئے آج کا خطبہ شوریٰ کے مضمون پر دینے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ جماعتیں اپنی اپنی مجالس شوریٰ کے موقع پر اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

مومن کا فرض ہے کہ خوب غور کر کے مشورہ دے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے المستشار مؤتمن جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے اس کے بھائی نے مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر غور وخوض کے مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔

حضور انور نے فرمایا نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہے۔ مشورہ لینے کا حکم ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نکھر کر سامنے آجائے۔ لیکن ضروری نہیں کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے۔ مجلس شوریٰ صرف سفارش کرنے کا حق رکھتی ہے اور فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو حاصل ہوتا ہے اور یہ اختیار اللہ نے اسے دیا ہے۔

اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کا اُسوۂ حسنہ بھی پیش فرمایا کہ اکثریت کی رائے کو بعض اوقات ردّ بھی کر دیا مثلاً جنگ بدر کے موقعہ پر قیدیوں سے سلوک کے بارہ میں اکثریت کی رائے ردّ کر کے آنحضرت ﷺ نے صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے مان لی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمائندگان شوریٰ کو جو اہم ہدایات دی ہیں، وہ ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئیں۔ کہ شوریٰ میں محض للہ شامل ہوں۔ سوچ کر خدا کی خاطر آراء دیں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں۔ اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں لگے رہیں۔ اپنی رائے منوانے کے لئے بضد نہ ہوں۔ دوسروں کی رائے کو بھی غور سے سنیں، کسی کی رائے بھی مفید ہوسکتی ہے۔ کسی کی رائے سے اس لئے اتفاق نہ کریں کہ میرے دوست یا میری جماعت نے یہ رائے دی ہے بلکہ آزادانہ رائے ہونی چاہئے۔ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں، خواہ پیش کرنے والا کوئی ہو۔ رائے قائم کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے۔ واقعات اور معین اعداد وشمار پیش نظر ہونے چاہئیں۔ وہ بات کریں جس سے دینی فائدہ ہو۔ ایسے ایجنڈے پیش ہونے چاہئیں جو اعلیٰ اور مؤثر ہوں۔ بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث نہیں ہونی چاہئے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا ہر عمل اور مشورہ خدا کی خاطر ہو۔ تقویٰ مدنظر ہو۔ خدا کے حضور جھکیں کہ وہ مدد کرے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے آپ فیض یاب ہوں گے۔

حضور انور نے خطبہ کے اختتام سے قبل فرمایا کہ کل انشاء اللہ افریقہ کے بعض ممالک کے دورہ پر جا رہا ہوں اور بعض ممالک ایسے ہیں جہاں خلیفۂ وقت کا پہلا دورہ ہے۔

دعا کی تلقین کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کے نشان دکھاتا رہے۔ احمدیت کی فتوحات کے نظارے ہر ملک میں دکھائے۔ دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ ہر احمدی کو ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک ممکن ہوسکا ایم ٹی اے کے ذریعہ رابطہ رہے گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 16 مارچ 2004ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس مشاورت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیالیسویں مجلس مشاورت 21 اور 22 اپریل 2018ء بروز ہفتہ اور اتوار مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں منعقد ہو رہی ہے۔

کینیڈا کی جماعتوں کے منتخب نمائندوں سے درخواست ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس پُروقار مجلس میں تجاویز پر صائب مشورے دیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام خواہشات، توقعات اور ارشادات پر پورا اتریں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس شوریٰ کے نیک اور بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔ اور جملہ منتظمین اور خدمات بجالانے والوں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

ظفر اقبال جاوید

سیکرٹری مجلس شوریٰ کینیڈا

شوریٰ کی اہمیت، اغراض ومقاصد، شوریٰ کا طریق کار، نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/مارچ 2004ء کے خطبہ جمعہ میں مجلس شوریٰ کی اہمیت، اس کے اغراض ومقاصد، طریق کار، اور نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریوں کے بارہ میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے ارشادات کے حوالہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ مجلس شوریٰ کے انعقاد کے حوالہ سے ذیل میں اس خطبہ جمعہ کے بعض منتخب اقتباسات افادۂ احباب کے لئے پیش ہیں۔ (ادارہ)

" وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوْاالصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o (سورۃ شوریٰ 39:42)

ترجمہ: اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورے سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

آئندہ چند دنوں میں بعض ممالک کی جماعتوں میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اور یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلتے رہنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعتوں کی طرف سے مجالس شوریٰ کے پیغام بھجوانے کا اظہار ہوتا ہے، اب یہ بہت مشکل ہوگیا ہے کہ براہ راست ایم ٹی اے پر ہر ملک کی مجلس شوریٰ کے لئے پیغام بھیجا جائے یا کچھ کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں جماعتیں پھیل رہی ہیں، اور جیسا کہ میں نے عرض کیا اب یہ سلسلہ کافی لمبے عرصے تک چلتا ہے۔ بہرحال آج کا خطبہ میں نے شوریٰ کے مضمون پر دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ جماعتیں اپنی اپنی مجالس شوریٰ کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

شوریٰ کے متعلق چند بنیادی باتیں ہیں جو میں عرض کروں گا۔ علاوہ ممبران شوریٰ کے عمومی طور پر جماعت کے افراد کے لئے بھی ان کے علم میں لانا مناسب ہے کیونکہ اگر وقتاً فوقتاً اس کی اہمیت اور طریق کار کے بارے میں نہ بتایا جائے تو بعض پرانے تجربہ کار بھی بعض پہلو مجلس شوریٰ کی اہمیت کے بارہ میں اور اس کے طریق کار کے بارہ میں نظر انداز کر دیتے ہیں اور نئے آنے والے اور نوجوان پوری طرح اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے جس سے مجلس شوریٰ کا وقار اور تقدس بعض دفعہ متاثر ہوتا ہے۔"

مشورہ اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور گہرے غور کے بعد دیا جائے

"پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَهٗ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ طلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تا کہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نیکیوں کو قائم کرنے والوں کی، اپنے رب کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی یہ نشانی بتائی ہے، ایک تو یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے دیکھتے ہیں، اس کے برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔ مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ مشورے کے بعد اپنے قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک رائے پر پہنچ جاتے ہیں پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے اور اپنی بیوی بچوں کی تربیت کے لئے اور نیکیوں کو قائم کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے عمل کرنا ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر پوری طرح اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جب یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کا پیغام پہنچانا ہے تو پھر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی کی خاطر خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پہلے سے ہمت نہیں ہار دیتے کہ لوگوں نے سننا نہیں ہے دنیادار لوگ ہیں اور فضول وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ یہ ہمارے عہدوں میں شامل ہے تو پھر جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنے علم کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بھی جماعتی مقاصد کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ غرض کہ ایسے لوگوں کے مشورے بھی نیکیاں قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور مشورے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے پر تمام صلاحیتیں اور استعدادیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومن کا یہ فرض ہے، ایک تو خوب غور کر کے مشورہ دیں جب بھی مشورہ مانگا جائے، جب بھی مشورہ کے لئے بلایا جائے اور پھر مشورہ کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جن کے بارہ میں مشورہ دیا گیا تھا مکمل تعاون کریں۔ بلکہ ممبران شوریٰ کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے ذمہ وار بنیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(سنن ابن ماجه كتاب الادب باب المستشار موتمن)

جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو شوریٰ سے متعلق حصہ ہے وہ میں پڑھتا ہوں) کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور وخوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

(الادب المفرد از حضرت امام بخاری صفحہ 57)

تو دیکھیں مشورہ دینے والوں پر کتنی بڑی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے کہ اگر بغیر غور کے جس مسئلہ کے بارہ میں مشورہ مانگا جا رہا ہے اس کی جزئیات میں جائے بغیر اگر مجلس میں بیٹھے ہوئے، یونہی سطحی سا مشورہ دے دیتے ہو کہ جان چھڑاؤ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے خواہ مخواہ وقت کا ضیاع ہے، کوئی ضرورت نہیں اس کی۔ اگر اس سوچ کے ساتھ بیٹھے ہو کہ معاملے کو جلدی ختم کرنا چاہئے کیونکہ آخر کار یہ معاملہ خلیفہ وقت کے سامنے پیش ہونا ہے خود ہی وہ غور کر کے فیصلہ کرلے گا تو یہ خیانت ہے۔ اور خائن کے بارے میں فرمایا کہ اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔ تو یہ جو حدیث ہے اس میں تو یہ فرمایا گیا کہ ایک مسلمان بھائی بھی اگر تم سے مشورہ مانگے تو تب بھی غور کر کے پوری تفصیلات میں جا کر اس کو مشورہ دو۔

جب جماعت کے معاملے میں خلیفہ وقت کی طرف سے نظام کی طرف سے بلایا جائے کہ مشورہ دو تو اس میں دیکھیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔“

تقویٰ پر چلنے والے ہوں

”ممبران جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ صرف اپنی دوستی اور رشتہ داری یا تعلق داری کی وجہ سے ہی شوریٰ کے نمائندے منتخب نہیں کرنے بلکہ ایسے لوگ جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں، کیونکہ تم جس ادارے کے لئے یہ نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہے ہو یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث ہو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیا دار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔“

(خطبات مسرور، جلد 4 صفحہ 159)

اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق

”جو لوگ کھلی آنکھ سے ظاہراً نااہل نظر آ رہے ہوں ان کو اگر آپ چنیں گے تو وہ پھر شوریٰ کی نمائندگی کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یا ایسے لوگ جو بلاوجہ اپنی ذات کو ابھار کر سامنے آنے کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی جب شوریٰ میں آتے ہیں تو مشوروں سے زیادہ اپنی علمیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ تو جماعتیں جب انتخاب کرتی ہیں تو اس بات کا مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگوں کو نہ چنیں۔ تو یہ ہے شوریٰ کے ضمن میں ذمہ داری افراد جماعت کی کہ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے نمائندگان شوریٰ چنیں نہ کہ کسی ظاہری تعلق کی وجہ سے۔ اور جس کو چنیں اُس کے بارہ میں اچھی طرح پرکھ لیں۔ اُس کو آپ جانتے ہوں، آپ کے علم کے مطابق اُس میں سمجھ بوجھ بھی ہو اور علم بھی ہو اور عبادت گزار بھی ہو اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا بھی ہو۔“

(خطبات مسرور، جلد 4، صفحہ 159-160)

آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہو

”پھر شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کو، چاہئے وہ مقامی جماعتوں کے ہوں یا مرکزی انجمنوں کے ہوں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کی نظر میں آپ جماعت کا ایک بہترین حصہ ہیں جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام کیا گیا ہے اور آپ لوگوں سے یہ امید اور توقع کی جاتی ہے کہ آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہوگا اور ہونا چاہئے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں ہو، عبادت کرنے کی طرف توجہ دینے کے بارہ میں ہو، یا بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو یا خلیفہ وقت سے تعلق اور اطاعت کے بارہ میں ہو۔“

(خطبات مسرور، جلد 4 صفحہ 163)

نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہے

”مجلس شوریٰ میں جب بھی مشورہ کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری مجلس شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے، ممبران شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے اور ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ تصور لے کر مجلس شوریٰ میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کارروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تا کہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچتی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہوگی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کر لیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یا اس سے ہٹ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

(سورۃ آل عمران 3: 160)

یعنی اور ہر اہم معاملے میں ان سے مشورہ کر (نبی کو یہ حکم ہے) پس جب کوئی تو فیصلہ کر لے تو پھر اللہ پر توکل کر۔ یعنی یہاں یہ تو ہے کہ اہم معاملات میں مشورہ ضروری ہے، ضرور کرنا چاہئے اور اس حکم کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ اس حد تک مشورہ کیا کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

تو یہ حکم الٰہی بھی ہے اور سنت بھی ہے اور اس حکم کی وجہ سے جماعت میں بھی شوریٰ کا نظام جاری ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا کہ مشورہ تو لے لو لیکن اس مشورہ کے بعد، تمام آراء آنے کے بعد جو فیصلہ کر لو تو ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ یہ فیصلہ ان مشوروں سے الٹ بھی ہو۔ تو فرمایا جو فیصلہ کر لو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو کیونکہ جب تمام چھان پھٹک کے بعد ایک فیصلہ کر لیا ہے پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر ہی چھوڑنا بہتر ہے۔ اور جب اے نبی! تو نے معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی بات کی لاج رکھے گا۔ اور انشاء اللہ اس کے بہتر نتائج ظاہر ہوں گے۔“

شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو ہے

”تو مشورہ لینے کا حکم تو ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نتھر کر سامنے آجائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ مشورہ مانا بھی جائے تو آپؐ کی سنت کی پیروی میں ہی ہمارا نظام شوریٰ بھی قائم ہے، خلفاء مشورہ لیتے ہیں تا کہ گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھا جا سکے لیکن ضروری نہیں ہے کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے اس لئے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ شوریٰ کی کارروائی کے آخر پر معاملات زیرغور کے بارہ میں جب رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے، یہ لکھنے کا حق نہیں ہے کہ شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے۔ شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے۔ فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو ہے۔“

مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں

’’اس پر کسی کے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر شوریٰ بلانے کا یا مشورہ لینے کا فائدہ کیا ہے، آج کل کے پڑھے لکھے ذہنوں میں یہ بھی آ جاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے۔ اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں ہے جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں۔ آخری فیصلے کے لئے بہرحال معاملہ خلیفہ وقت کے پاس آتا ہے اور خلیفہ وقت کو ہی اختیار ہے کہ فیصلہ کرے، اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ لیکن بہرحال عموماً مشورے مانے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سوائے خاص حالات کے، جن کا علم خلیفہ وقت کو ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض حالات میں بعض وجوہات جن کی وجہ سے وہ مشورہ رد کیا گیا ہو ان کو خلیفہ وقت بتانا نہ چاہتا ہو ایسی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مشورہ لینے کا فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف ماحول کے، مختلف قوموں کے، مختلف معاشرتی حالات کے لوگ، زیادہ اور کم پڑھے لکھے لوگ مشورہ دے رہے ہوتے ہیں پھر آج کل جب جماعت پھیل گئی ہے، مختلف ملکوں کے لحاظ سے ان کے حالات کے مطابق مشورے پہنچ رہے ہوتے ہیں تو خلیفہ وقت کو ان ملکوں میں عمومی حالات اور جماعت کے معیار زندگی اور جماعت کے دینی روحانی معیار اور ان کی سوچوں کے بارہ میں علم ہو جاتا ہے ان مشوروں کی وجہ سے۔ اور پھر جو بھی سکیم یا لائحہ عمل بنانا ہو اس کو بنانے میں مدد ملتی ہے۔ غرض کہ اگر ملکوں کی شوریٰ کے بعض مشورے ان کی اصلی حالت میں نہ بھی مانے جائیں تب بھی خلیفہ وقت کو دیکھنے اور سننے سے بہرحال ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ مشورہ دینے والے کا بہرحال یہ فرض بنتا ہے کہ نیک نیتی سے مشورہ دے اور خلیفہ وقت کا یہ حق بھی ہے اور فرض بھی ہے کہ وہ جماعت سے مشورہ لے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرمایا کرتے تھے کہ: ’’لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ‘‘

(کنز العمال، کتاب الخلافۃ، جلد3، صفحہ 139)

کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔

اور یہ بھی کہ خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہی ہے۔

تو جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی اہم چیز ہے، جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کیونکہ قوم کی مشترکہ کوششیں ہوں تو پھر کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔‘‘

مشورہ دینے والے کن صفات کے حامل ہونے چاہئیں

’’پھر ایک اور روایت ہے جس سے مشورہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارہ میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپ سے کچھ سنا تو ہم کیا کریں گے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے معاملے کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور اس معاملہ کے بارہ میں ان سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملہ کے بارے میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔

(کنز العمال، جلد2، صفحہ 340)

اس حدیث کی طرف بھی جماعت کو توجہ کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ دینی علوم کے بھی اور دوسرے علوم کے بھی ماہرین پیدا فرماتا رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عبادالرحمٰن پیدا فرمائے اور ہمیں عبادالرحمٰن بنائے تاکہ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے میں بھی کبھی دقت پیش نہ آئے اور ہمیشہ مشورے سن کر یہ احساس ہو کہ ہاں یہ نیک نیتی سے دیا گیا مشورہ ہے۔ یہ نیک نیتی پر مبنی مشورہ ہے۔ اور اس میں اپنی ذات کی کسی قسم کی کوئی ملونی نہیں۔‘‘

مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفۂ وقت کا مقام بہرحال دونوں کی سرداری ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس شوریٰ میں خلیفہ وقت کی حیثیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’کہ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفہ کا مقام بہرحال دونوں کی سرداری ہے انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 27/اپریل 1938ء)

جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے

’’تو اس اصول کے تحت تمام ممالک کی مجالس شوریٰ کی رپورٹس خلیفہ وقت کے پاس پیش ہوتی ہیں اور خلیفہ وقت جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ کیونکہ ہر ملک کی مجلس شوریٰ کی صدارت کرنا تو خلیفہ وقت کے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہو، وہاں جائے اور صدارت کرے، خلیفہ وقت کسی کو اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہے جو صدارت کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ بات بھی نمائندگان شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

’’خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔ ... دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے‘‘، تو فرمایا کہ ’’پس مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے۔‘‘ (رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء، صفحہ 36)

’’اس لئے نمائندگان شوریٰ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داری شوریٰ کے اجلاس کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک دفعہ کا منتخب کردہ نمائندہ مجلس شوریٰ پورے سال تک کے لئے نمائندہ ہی رہتا ہے تاکہ اصولی باتوں میں مدد کر سکے اور شوریٰ کی کارروائی میں جو فیصلے ہوئے ہیں، جو اصولی باتیں ہوئی ہیں ان پر عمل درآمد کرانے میں تعاون بھی کرے اور پوری ذمہ داری سے مقامی انتظامیہ کی مدد بھی کرے۔ گو فیصلہ سے ہٹی ہوئی بات دیکھ کر جو بھی شوریٰ میں ہوئی ہو۔ ممبران شوریٰ براہ راست تو مقامی انتظامیہ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے ورنہ اس طرح تو ایک ٹکر کی صورت پیدا ہو جائے گی لیکن ان کو توجہ ضرور دلا سکتے ہیں کہ یہ یہ فیصلے ہوئے تھے، اس طرح کارروائی ہونی چاہئے تھی، یہ ہماری جماعت میں نہیں ہو رہی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا توجہ کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کرانے کے لئے ان سے تعاون بھی کریں اور اگر دیکھیں کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح جو شوریٰ کے فیصلے ہوئے ان پر عمل نہیں کر رہی تو پھر نظام جماعت قائم ہے وہ مرکز کو توجہ دلا سکتے ہیں، خلیفۂ وقت کو اس بارہ میں لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا بھی ممبران شوریٰ کا فرض ہوتا ہے کہ سارا سال جب تک وہ ممبر ہیں ان معاملات پر عملدرآمد کرانے میں مدد کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے یعنی خلافت کے اغراض و مقاصد بتائے ہیں، قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی

بتادیا ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ۔ مجلس شوریٰ کو قائم کرو، ان سے مشورہ لے کر غور کرو، پھر دعا کرو، جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کردے اس پر قائم ہو جاؤ۔ ... تو خلیفہ وقت کا یہ کام ہے کہ شوریٰ کے مشوروں کے بعد دعا کر کے فیصلہ کرے۔ اور جب کوئی فیصلہ کرلے پھر اس پر قائم ہو جائے جیسا کہ قرآن کریم میں حکم ہے۔ فرمایا کہ ... وہ خواہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہو تو خدا تعالیٰ مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے جب عزم کرلو تو اللہ پر توکل کرو گویا ڈرو نہیں اللہ تعالیٰ خود تمہاری تائید و نصرت کرے گا۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں (یعنی جو لوگ چاہتے ہیں خلیفہ ان کی باتوں کے پیچھے چلے کہ خواہ خلیفہ کا منشاء کچھ ہو اور خدا تعالیٰ اسے کسی بات پر قائم کرے) مگر وہ چند آدمیوں کی رائے کے خلاف نہ کرے۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی رائے پر ہی چلا جائے۔ ... خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہر وقت ایک نوکر کی طرح کام کرتا ہے اس کو خوف کیا اور اس میں موحد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اگر نبی کو بھی ایک شخص نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے۔ یہی حال خلیفہ کا ہے اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہ فرع کا بھی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دنیا اس کی دشمن ہو۔''

(منصب خلافت۔ انوار العلوم، جلد 2، صفحہ 53-54)

نمائندگان شوریٰ کے لئے بعض اہم باتیں

''اب مَیں نمائندگان شوریٰ کے لئے جن اہم باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے ان کو خلاصۃً پیش کرتا ہوں اور یہ باتیں عمومی طور پر احباب جماعت کے بھی علم میں ہونی چاہئیں۔ ہوسکتا ہے کل کو یہ بھی ممبر مجلس شوریٰ بن جائیں۔ تو یہ باتیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمائندگان شوریٰ کو بیان فرمائی تھیں۔''

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1922ء، صفحہ 8-13)

لیکن یہ آج بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی آج سے 80 سال پہلے اہم تھیں اور ضروری تھیں اس لئے ان کو ہمیشہ اس لحاظ سے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔ یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔

کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث و تمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔

اگر آپ کی رائے میں وزن ہوگا، لوگوں کو پسند آئے گی تو خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا، وہ آپ نے کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔

آپ نے ایک رائے اپنے ذہن میں بنائی ہے ہوسکتا ہے کہ جب دوسرا اس سے پہلے آ کر اپنی رائے دے دے تو آپ اپنی رائے چھوڑ دیں۔ پھر یہ کہ کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔

کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہئے، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے اور پھر یہ ہے کہ کسی حکمت کے تحت کبھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے، یہ نہیں کہ فلاں حکمت حاصل کرنی ہے۔ پھر یہ ہے کہ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ خواہ اسے کوئی بھی پیش کر رہا ہو، بعض لوگ صرف اس لئے مخالفت کر دیتے ہیں بعض باتوں کو پیش کرنے والا کم پڑھا لکھا یا دیہاتی مجلس کا آیا ہوا ہے۔ پھر یہ ہے کہ رائے قائم کرنے کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے اس پر اصرار کرتے رہیں۔

پھر یہ ہے کہ رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے ۔ مجھے یہ احساس ہے، بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے ، تائیدی طور پر یہ احساسات تو پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر جب رائے دے رہے ہوں تو واقعات پیش ہونے چاہئیں، معین اعداد و شمار پیش ہونے چاہئیں، جس کی روشنی میں دوسرا بھی رائے قائم کر سکے۔ اور وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو۔ اصل مقصد تو دین کی ترقی ہے نہ کہ اپنی بڑائی یا علم کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے ہر مشورہ اسی سوچ کے ساتھ پیش کرنا چاہئے ۔ پھر یہ ہے کہ ایسی رائے کو سوچ سمجھ کر آنا چاہئے۔

شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئے ۔ فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔

پھر یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے اس معاملے میں کوئی اور رائے دے چکا ہے اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر آپ سٹیج پہ آ جائیں اور وہی بات شروع کر دیں۔

اور میں آخر پر سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ کے پیش نظر ہو، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں، تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔ تیرے نام پر، تیرے دین کی سربلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح و مہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورہ کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔ صحیح راستہ سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلہ سے تقویٰ پر چلتے ہوئے گزار۔

اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورہ دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔''

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ 35)

قسط دوم

وحی والہام

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

نوٹ : اس مضمون کے بنیادی نقوش مکرم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کی کتاب ' حقانیت احمدیت' سے اٹھائے گئے ہیں۔ (مصنف)

۶ : نزولِ جبریلؑ

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں:

۱۔ "قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ اِنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خَافَ عَلٰی اُمَّتِہٖ اَنْ یَّصِیْرُوْا مِثْلَ اُمَّةِ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فَقَالَ اللّٰهُ لَا تَهْتَمَّ لِذٰلِکَ فَاِنِّیْ وَ اِنْ اُخْرَجْتُکَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا اَنِّیْ جَعَلْتُ جِبْرِیْلَ خَلِیْفَةً لَّکَ یَنْزِلُ اِلٰی اُمَّتِکَ کُلَّ لَیْلَةِ قَدْرٍ وَ یُبَلِّغُهُمُ السَّلَامَ مِنِّیْ۔"
(التفسیر الکبیر۔ جزء 3، صفحہ 277)

یعنی مفسرین کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو یہ ڈر لاحق ہوا کہ آپؐ کی امت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی امت کی طرح گمراہ ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے اس بات کا فکر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر میں نے تجھے وفات دیدی تو میں جبرئیل کو تیرا خلیفہ مقرر کردوں گا جو ہر لیلۃ القدر میں تیری امت کی طرف آیا کرے گا اور انہیں میری طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچایا کرے گا۔"

مطلب ظاہر ہے کی جبرئیل جو خدا تعالیٰ کا کلام لاتا ہے اس کا نبی کریم ﷺ کے بعد زمین پر اُترنا بند نہیں ہوا خصوصاً لیلۃ القدر کے موقع پر تو وہ ضرور آتا ہے۔

۲۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: " وَخَبَرُ لَا وَحْیَ بَعْدِیْ بَاطِلٌ وَّمَا اَشْتَهَرَ اَنَّ جِبْرِیْلَ لَایَنْزِلُ اِلَی الْاَرْضِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلْعَمْ فَهُوَ لَا اَصْلَ لَهٗ ۔ (روح المعانی۔ جزء22، صفحہ 41 زیر آیت خاتم النبیّین۔ الخصائص الکبریٰ، صفحہ 243)

۳۔ اس مذکورہ بالا عبارت کا ترجمہ فارسی میں اہلحدیث کے بہت بڑے عالم نواب صدیق حسن خان صاحب نے یہ کیا ہے:

"و آنکہ بر آلسنہ عامہ مشہور شدہ کہ نزول جبرائیلؑ بسوئے ارض بعد موت رسول خدا صلعم نشود بے اصلِ محض است۔" (حجج الکرامہ، صفحہ 431)

کہ یہ حدیث کہ 'میرے بعد کوئی وحی نہیں' باطل ہے (موضوع ہے) اور یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ جبرائیل وفاتِ نبویؐ کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوں گے اس کی کوئی بنیاد نہیں۔

۴۔ پھر ایک اور حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ جبرئیلؑ نازل ہوتا رہتا ہے اور اس کا نزول بند نہیں ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"مَا اُحِبَّ اَنْ یَّرْقُدَ الْجُنُبُ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَوَفّٰی وَ مَا یَحْضُرُهٗ جِبْرِیْلُ فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ جِبْرِیْلَ یَنْزِلُ اِلَی الْاَرْضِ وَ یَحْضُرُ مَوْتَ کُلِّ مُؤْمِنٍ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَ هُوَ عَلٰی طَهَارَةٍ۔" (الفتاوی الحدیثیة صفحہ 230 مطلب: فی انّ جبریل یعضد الموتی۔ صفحہ 243 مطلب: خبر لا وحی بعدی باطل)

کہ میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص وضوء بغیر سو جائے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مر جائے گا تو جبرئیل اس کے پاس نہیں آئے گا۔" پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جبرائیل زمین پر اترتا ہے اور ہر مومن کی موت کے وقت اگر وہ باوضو ہو تو وہ حاضر ہوتا ہے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کی ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امتِ محمدیہ وحی سے حصّہ پاتی رہے گی۔ ہاں اگر وہ اپنے فرض سے غافل ہو جائے تو پھر وہ نعمت اس سے چھین لی جائے گی۔ آپؐ کے الفاظ یہ ہیں:

"اِذَا عَظَّمَتْ اُمَّتِی الدُّنْیَا نُزِعَتْ مِنْهَا هَیْبَةُ الاِسْلَامِ وَ اِذَا تَرَکَتِ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ حُرِمَتْ بَرَکَةُ الْوَحْیِ۔" (الجامع الصغیر۔ جزء1، صفحہ 31)

کہ جب میری امت دنیا کو اہمیت دینے لگے گی تو اس سے اسلامی رُعب چھن جائے گا اور جب وہ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ترک کردے گی تو اس سے وحی کی برکت اُٹھ جائے گی۔"

پس معلوم ہوا کہ جب تک امت مسلمہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھے گی اور نیکی کا حکم دیتی رہے گی اور بدی سے روکتی رہے گی تو خدا تعالیٰ اسے وحی کی برکت سے نوازتا چلا جائے گا۔ ہاں اگر وہ اس تعلیم کو چھوڑ دیں گے اور اس ارشاد کو پس پشت ڈال دیں گے تو پھر انہیں وحی الٰہی سے محروم کر دیا جائے گا۔ پس اس حدیثِ نبویؐ کی صداقت کی عملی شہادت یہ ہے کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی جماعت، جماعت احمدیہ ہے جو وحی و الہام جیسی نعمتِ عظمیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات و تائیدات سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ اس کے برعکس آپؑ پر ایمان نہ لانے والے ان آسمانی نعمتوں سے محروم ہیں۔

۷: انبیاء علیہم السلام پر غیر تشریعی وحی

قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک نبی سے کلام کیا، ان میں سے بعض نبی ایسے تھے جنہیں شریعت عطا کی گئی تھی اور بعض ایسے تھے جنہیں کوئی نئی شریعت عطا نہیں کی گئی تھی۔ اس طرح وحی بھی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ چنانچہ یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ متبوع یا تشریعی نبی کی طرف جو کلام الٰہی نازل ہوا وہ وحی ہے، اور جو تابع یا غیر تشریعی نبی کی طرف نازل ہوا وہ وحی نہیں۔ خدائے پاک کا کلام ہونے کی وجہ سے دونوں ہی وحی ہیں۔ انہی لغوی معنیٰ میں اگر کتاب کا نام دیا جائے تو بھی صحیح ہے اور اس لحاظ سے ہر ایک نبی کتاب لایا ہے۔ لیکن قرآنی اصطلاح میں ' الکتاب' وحی تشریعی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے کتاب شریعت کہلائے گی اور دوسری محض ' الکتاب' کے نام موسوم نہ ہوگی۔ علمائے اسلام نے اس موضوع پر بحثیں اٹھائی ہیں۔ چنانچہ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں:

"وَ الْفَرْقُ بَیْنَ الْهُدٰی وَالذِّکْرٰی اَنَّ الْهُدٰی مَا یَکُوْنُ دَلِیْلاً عَلَی الشَّیْءِ وَ لَیْسَ مِنْ شَرْطِهٖ اَنْ یَّذْکُرَ شَیْئًا اٰخَرَ کَانَ مَعْلُوْمًا ثُمَّ صَارَ مَنْسِیًّا وَ اَمَّ الذِّکْرٰی فَهِیَ الَّذِیْ یَکُوْنُ کَذٰلِکَ فَکُتُبُ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰی هٰذَیْنِ الْقِسْمَیْنِ بَعْضُهَا دَلَائِلُ فِیْ اَنْفُسِهَا وَ بَعْضُهَا مُذَکِّرَاتٌ لِّمَا وَرَدَ فِی الْکُتُبِ الْاِلٰهِیَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ۔" (التفسیر الکبیر۔ جزء27، صفحہ 68 سورة المومن زیر آیت ھدًی و ذکرٰی لاولی الالباب)

کہ "الھُدٰی اور الذِّکْرٰی کا فرق یہ ہے کہ اَلْھُدٰی اس کو کہتے ہیں جو کسی چیز پر بطور دلیل ہو اور اس میں کوئی شرط نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات ذکر کرے جو پہلے معلوم تھی اور پھر بھلا دی گئی، لیکن الذِّکْرٰی سے یہی مراد ہے پس انبیاء کی کتابیں ان دونوں قسموں پر مشتمل ہیں بعض تو خود دلائل ہیں اور بعض کتابیں یاددہانی کراتی ہیں ان باتوں کی جو ان سے پہلی کتب میں وارد ہیں۔"

زبور اس کی واضح مثال ہے۔ مشہور یہ ہے کہ وہ ایک کتاب ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ساتھ ہی علماء اور مفسرین اس امر کا بھی برملا اقرار کرتے ہیں کہ اس میں کوئی نیا حکم نہیں ملتا۔ بلکہ اس میں تاکید ملتی ہے کہ شریعت تورات پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ آیت ' وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا' (النساء آیت :162) کے تحت لکھا ہے:

"اِسْمٌ لِلْکِتَابِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی دَاوٗدَ وَ هُوَ مِئَةٌ وَ خَمْسُوْنَ

سُوْرَۃً لَیْسَ فِیْھَا حُکْمٌ وَّلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ بَلْ کُلُّھَا تَسْبِیْحٌ وَّتَقْدِیْسٌ وَّتَمْجِیْدٌ وَ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مَوَاعِظُ۔"
(تفسیر الخازن ۔جزء1، صفحہ 519 وتفسیر الفتوحات الالٰھیۃ۔ جزء 1،صفحہ 470)

کہ زبور اس کتاب کا نام ہے جو داوٗد (علیہ السلام) پر اتاری گئی۔ اس کی ایک سو پچاس سورتیں (باب) ہیں ان میں کوئی نیا حکم نہیں اور نہ ہی حلال اور حرام کا بیان ہے بلکہ وہ تمام کی تمام تسبیح و تقدیس اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا اور وعظ پر مشتمل ہیں۔

قریباً یہی مضمون حاشیہ الجلالین الشیخ احمد الصاوی جزء1 صفحہ :225 میں بھی موجود ہے۔پس واضح ہو گیا کہ زبور ایک کتاب ہے لیکن اس میں کوئی نیا حکم نہیں پایا جاتا اور نہ ہی حلال وحرام کے متعلق کوئی نئی بات ہے۔اسی طرح سورۃ آل عمران آیت 184 میں الزُّبُر کے ماتحت لکھا ہے:

"اَلزُّبُرُ الْکُتُبُ الْمَقْصُوْرَۃُ عَلَی الْحِکَمِ وَالْمَوَاعِظِ وَالْکِتَابُ الْمُنِیْرُ الْوَاضِحُ الْمَعْنٰی الْمُتَضَمِّنُ لِلشَّرَائِعِ وَالْاَحْکَامِ۔" (تفسیر جامع البیان للعلّامہ معین بن صفی۔صفحہ 66)

کہ الزبر سے مراد وہ کتابیں ہیں جو صرف حکمتوں اور نصائح پر مشتمل ہیں اور الکتاب المنیر سے وہ کتاب جو واضح ہے اور شرائع اور احکام اپنے اندر رکھتی ہے۔"

علامہ ابوالسعو د آیت "جَاءُوْا بِالْبَیِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْکِتَابِ الْمُنِیْر" کے ماتحت لکھتے ہیں:

"وَالْکِتَابُ فِي عُرْفِ الْقُرانِ مَا یَتَضَمَّنُ الشَّرَائِعَ وَالْاَحْکَامَ۔" (حاشیہ التفسیر الکبیر جزء3 صفحہ :3) کہ الکتاب عرف قرآن میں اس کتاب الٰہی کو کہا جاتا ہے جس میں (نئے) شرعی احکام ہوں۔"

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ زبور اور الزُبُر وہ صحائف ہیں جو انبیاء کو دیئے گئے لیکن ان میں کوئی نیا حکم اور نئی شریعت نہ تھی۔حالانکہ انہیں کتاب کا نام دیا جاتا ہے۔بعض علماء نے کتاب کو صرف اس وحی کے لئے مخصوص قرار دے دیا ہے جس میں کوئی نئی شریعت پائی گئی ہو یا نئے احکام ملتے ہوں۔لیکن یہ ان کی اپنی تشریح اور اپنے معنے ہیں۔اس لئے یہ صرف عُرفی معنے قرار دیئے جائیں گے۔

حضرت امام راغب اصفہانیؒ اپنی مفردات میں زیرِ لفظ 'زبور' تحریر فرماتے ہیں:

"وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَلزَّبُوْرُ اِسْمٌ لِلْکِتَابِ الْمَقْصُوْرِ عَلی الْحِکَمِ الْعَقْلِیَّۃِ دُوْنَ الْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّۃِ وَالْکِتَابُ لِمَا یَتَضَمَّنُ الْاَحْکَامَ وَالْحِکَمَ وَیَدُلُّ عَلی ذٰلِکَ اَنَّ زُبُوْرَ دَاوٗدَ علیہ السلام لَا یَتَضَمَّنُ شَیْئًا مِّنَ الْاَحْکَامِ۔"

یعنی بعض علماء کا کہنا ہے کہ زبور اس کتاب کا نام ہے جس کا بیان عقلی حکمتوں تک محدود ہے، اس میں احکام شرعیہ نہیں پائے جاتے اور الکتاب اس کو کہتے ہیں جس میں احکام بھی ہوں اور حکمتیں بھی ہوں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام کی زبور میں احکام (جدیدہ) نہیں پائے جاتے۔

یہاں خدا تعالیٰ کے ایک فرمان کی وضاحت ضروری ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ اس نے انبیاء کو مبعوث کیا تو اَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتَابَ (سورۃ البقرہ آیت 213) ان کے ساتھ کتاب بھی نازل فرمائی۔ (نیز دیکھئے سورۃ الحدید آیت25)

یہاں اگر الکتاب سے مراد کلام الٰہی لیا جائے تو کوئی مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ بیشک ہر ایک نبی سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوا اور اسے کثرت کے ساتھ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا شرف عطا ہوا۔لیکن الکتاب سے اگر مراد وہ وحی لی جائے جو نئے احکام اور شرائع پر مشتمل ہو تو پھر تمام انبیاء کو کتاب دیئے جانے کا مطلب بیان کرتے ہوئے علاّمہ اُلوسی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"کَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ یَاْ خُذُ الْاَحکَامَ اِمَّاً مِنْ کِتَابٍ یَخُصُّہُ اَوْ مِنْ کِتَابِ مَنْ قَبْلَہُ (روح المعانی جلد2 صفحہ 101 زیر آیت وَ اَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتَابَ) کہ ہر ایک نبی احکام اخذ کرتا تھا یا تو اپنی اس کتاب سے جو اس پر نازل ہوئی ہوتی یا اپنے سے کسی پہلے نبی کی کتاب سے۔"

علامہ معین بن صفی اپنی تفسیر (جامع البیان) میں اسی آیت کی ذیل میں لکھتے ہیں کہ اَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتَاب کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک نبی پر الگ الگ کتاب نازل ہوئی۔

"اِذْ لَمْ یَکُنْ لِبَعْضِھِمْ کِتَابٌ وَاِنَّمَا کَانُوْا یَأخُذُوْنَ بِکُتُبِ مَنْ قَبْلَھُمْ"

کیونکہ بعض انبیاء کی کوئی کتاب نہ تھی وہ صرف اپنے سے پہلے انبیاءؑ کی کتابوں سے احکام اخذ کیا کرتے تھے۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ نے وَ اٰتَیْنَاھُمُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ (سورۃ الانعام آیت 89) پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

"وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمَرَادُ مِنْہُ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ فَھْمًا تَامًّا لِمَا فِی الْکِتَابِ وَعِلْمًا مُحِیْطًا بِحَقَائِقِہٖ وَاَسْرَارِہٖ وَھٰذَا ھُوَ الْاَوْلٰی لِاَنَّ الْاَنْبِیَاءَ الثَّمَانِیَۃَ عَشَرَ الْمَذْکُوْرِیْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ کِتَابًا اِلٰھِیًا عَلَی التَّعْیِیْنِ وَالتَّخْصِیْصِ۔" (التفسیر الکبیر۔جزء13،صفحہ 56۔سورۃ الانعام)

یعنی یہ بھی احتمال ہے کہ کتاب دینے سے مراد اس آیت میں یہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے ان انبیاء کو اس کتاب کا پورا پورا فہم عطا کیا تھا اور ایسا علم دیا تھا جو اس کے اسرار اور حقائق پر محیط تھا اور یہی معنے زیادہ مناسب ہیں کیونکہ ان اٹھارہ انبیاء میں سے جو (اس آیت سے) پہلے مذکور ہیں ہر ایک کو الگ الگ کتاب نہیں دی گئی تھی۔"

۸: صحابہ رضی اللہ عنہم پر وحی

۱: حضرت ابوبکرؓ: کتاب اللّمع میں لکھا ہے:

"کَانَتْ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَارِیَۃٌ حُبْلٰی فَقَالَ اُلْقِیَ فِیْ رَوْعِیْ اَنَّھَا اُنْثیٰ۔" (کتاب اللّمع لابی نصر عبداللہ علی السراج الطوسی باب ذکر ابی بکر الصدیقؓ صفحہ 171۔دار الکتب الحدیثیۃ بمصر ومکتبہ المثنیٰ ببغداد)

کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی لونڈی حاملہ تھی، فرماتے ہیں مجھے الہام ہوا کہ حمل میں لڑکی ہے تو اس کے ہاں لڑکی ہی پیدا ہوئی۔

۲: حضرت عمر بن الخطابؓ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو ایرانیوں سے جنگ کے دوران جو تحریری فرمان بھجوایا اس میں یہ درج تھا کہ مجھے القاء ہوا ہے کہ تمہارے مقابلہ میں دشمن کو شکست ہوگی۔ (الوثائق السّیاسیّۃ مرتبہ ڈاکٹر حمید اللہ حیدر آبادی فرمان بنام سعدؓ بن ابی وقاص صفحہ 303)

چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"اِنَّہُ مِنَ الْمُحَدَّثِیْنَ بِفَتْحِ الدَّالِ اَیْ اَلْمُلْھَمِیْنَ (الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ 395 مطلب: فی کلام علی کرامات الاولیاء علی اکمل الوجہ) کہ وہ محدثین (بمعنی ملہمین) میں سے ہے:

شیخ عبدالرحمان الصفوری اپنی کتاب (نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس جزء اوّل باب الحلم والصفح عن عثرات الاخوان) میں لکھتے ہیں:

۳: "قَالَ عُمَرُ رَأَیْتُ رَبِّیْ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ تَمَنَّ عَلَیَّ فَسَکَتُّ فَقَالَ فِی الثَّانِیَۃِ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَعْرِضُ عَلَیْکَ مُلْکِیْ وَ مَلَکُوْتِیْ وَاَقُوْلُ لَکَ تَمَنَّ عَلَیَّ وَ اَنْتَ فِیْ ذٰلِکَ تَسْکُتُ فَقُلْتُ یَا رَبِّ شَرَّفْتَ الْاَنْبِیَاءَ بِکُتُبٍ اَنْزَلْتَھَا عَلَیْھِمْ فَشَرِّفْنِیْ بِکَلَامٍ مِنْکَ بِلَا وَاسِطَۃٍ فَقَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ: مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی مَنْ أَسَاءَ اِلَیْہِ فَقَدْ اَخْلَصَ لِیْ شُکْرًا وَ مَنْ أَسَاءَ اِلٰی مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْہِ فَقَدْ بَدَّلَ نِعْمَتِیْ کُفْرًا۔"

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ربّ کو خواب میں دیکھا تو اس نے فرمایا: اے ابن الخطاب! کچھ مانگ!! میں چُپ رہا تو اس نے دوبارہ فرمایا: اے ابن الخطاب! میں تیرے سامنے اپنا ملک اور حکومت پیش کر رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے کسی چیز کی خواہش کر اور تو خاموش بیٹھا ہے؟ اس پر میں نے عرض کی 'اے میرے ربّ! تو نے انبیاء کو ان پر کتابیں نازل فرما کر

(اپنے کلام سے) مشرّف کیا ہے مجھے بھی اپنے کلامِ بلا واسطہ سے نواز‘، تو خدا تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! جو بھلا کرے اس شخص کا جس نے اسے دُکھ دیا ہو تو اس نے یقیناً میرا حقیقی اور خالص شکر ادا کیا اور جو شخص اس شخص کو دکھ دے جس نے اس کا بھلا کیا ہو تو اس نے میری نعمت کو کفر سے تبدیل کر دیا۔

اس روایت سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے پاک مقرّب بندوں سے خواہ وہ نبی ہوں یا نہ محبت سے گفتگو کرتا ہے۔

۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خدا تعالیٰ نے جس قدر علم و عرفان سے نوازا تھا وہ ظاہر و باہر ہے۔ آپؓ جیسی مطہّرہ پر منافقین کو جھوٹا اتہام لگانے کا موقع ہاتھ آ گیا تو آپؓ کو جب اس کی خبر پہنچی کہ بعض منافقین آپؓ کی ذات بابرکت پر گندے الزام لگا رہے ہیں تو آپؓ کو بہت رنج پہنچا، کھانا پینا چھوٹ گیا اور زندگی تلخ ہو گئی، اپنے ربّ کے سامنے گڑگڑاتی رہیں اور مدد کی درخواست کرتی رہیں۔ آپؓ کے درد اور دُکھ کو دیکھ کر خواب میں ایک فرشتہ ایک نوجوان کی شکل میں آیا:

”فَقَالَ لِیْ: مَا لَکِ؟ فَقُلْتُ خَزِیْنَۃٌ مِمَّا ذَکَرَ النَّاسُ فَقَالَ: اُدْعِیْ بِھٰذِہٖ یُفَرَّجْ عَنْکَ فَقُلْتُ مَا ھِیَ؟ فَقَالَ: قُوْلِیْ یَا سَابِغَ النِّعَمِ وَ یَا دَافِعَ النِّقَمِ! وَ یَا فَارِجَ الْغَمَمِ وَ یَا کَاشِفَ الظُّلَمِ یَا اَعْدَلَ مَنْ حَکَمَ وَ یَا حَسِیْبَ مَنْ ظَلَمَ! یَا اَوَّلُ بِلاَ بِدَایَۃٍ وَ یَا آخِرُ بِلاَ نِھَایَۃٍ وَ یَا مَنْ لَّہٗ اِسْمٌ بِلاَ کُنْیَۃٍ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِی فَرْجًا وَمَخْرَجًا قَالَتْ فَانْتَبَھْتُ وَ اَنَا رَیَّانَۃٌ شَبْعَانَۃٌ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْجِیْ۔ (الدرّ المنثور۔ جزء5، صفحہ 38)

یعنی اس نے مجھے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا کہ لوگوں کی باتیں سنکر مجھے سخت غم لاحق ہے۔ اس نے کہا ان کلمات کے ذریعہ دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے غم کو دور فرما دے گا، میں نے کہا: کون سے کلمات؟ اس نے کہا: یوں کہو: اے جو تمام نعمتیں عطا فرماتا ہے، تمام مصیبتیں دفع کر دیتا ہے، تمام غموں کو دور کرتا ہے تمام اندھیروں کو نابود کر دیتا ہے اور اے جو سب حاکموں سے زیادہ عادل ہے اور جو سب ظالموں کا احتساب کرنیوالا ہے اور اے خدا جو اول ہے اور تیری ابتداء نہیں اور آخر ہے اور تیری کوئی انتہا نہیں اور اے جس کا نام ہے کوئی کنیت نہیں۔ میرے لئے اس غم سے چھٹکارے کا کوئی انتظام فرما دے۔“

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ”اس کے بعد میں جاگ اُٹھی تو میں نے دیکھا کہ مَیں سیر ہوں نہ پیاس تھی اور نہ بھوک اور نیز خدا تعالیٰ نے میری براءت کے بارے میں اپنا ارشاد بھی نازل فرما دیا۔“

وہ شخص جو نہ کھاتا ہو اور نہ کچھ پیتا ہو، اُٹھے تو سیر ہو، تو یہ وحی کا ہی کرشمہ تھا۔ ورنہ جسے شدید غم لاحق ہو اور کھانا پینا بھی چھوٹ گیا ہو، اس کے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اُٹھے گا تو سیر ہو گا اور اسے کمزوری اور ضعف تک محسوس نہ ہو گا۔ نیز الزام سے بریّت بھی نازل ہو چکی ہو تو یہ وحی کا ہی منظر تھا جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دکھایا گیا تھا۔

۵: حضرت علیؓ: لکھا ہے:

”کَانَ عَلِیٌّؓ والفضلؓ یَغْسِلَانِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَنُوْدِیَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِرْفَعْ طَرْفَکَ اِلَی السَّمَاءِ۔“

(الخصائص الکبریٰ للسیوطیؒ صفحہ 482 باب ماوقع فی غسلہؐ من الآیات)

کہ حضرت علی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے کہ حضرت علیؓ کو (ایک غیبی) آواز آئی کہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھا۔

۶: حضرت علیؓ و دیگر صحابہؓ:

”عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللّٰہ تعالی عنھا قَالَتْ لما اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ و سلم قَالُوْا وَاللّٰہِ لَا نَدْرِیْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَنْ ثِیَابِہٖ کَمَا نُجَرِّدُ مَوْتٰی اَمْ نَغْسِلَہٗ وَ عَلَیْہِ ثِیَابُہٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَی اللّٰہُ عَلَیْھِمُ النَّوْمَ حَتّٰی مَا مِنْھُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَ ذَقْنُہٗ فِیْ صَدْرِہٖ ثُمَّ کَلَّمَھُمْ مُکَلِّمٌ مِنْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ لَا یَدْرُوْنَ مَنْ ھُوَ اَنْ اغْسِلُوا النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ و سلم وَ عَلَیْہِ ثِیَابُہٗ۔ اخرجہ ابو داود والحاکم والبیھقی وحیلۃ ابو نعیم۔“ (الخصائص الکبریٰ للسیّوطیؒ صفحہ 483 باب ماوقع فی غسلہؐ من الآیات)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ جب صحابہؓ نے نبی کریم ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو کہنے لگے خدا کی قسم ہم نہیں جانتے کہ رسول کریم ﷺ کے کپڑے اتار لیں جیسا کہ ہم مُردوں کے کپڑے اتار لیتے ہیں یا آپؐ کو آپؐ کے کپڑوں میں ہی غسل دیں۔ پس جب انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے سب پر نیند وارد کر دی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی آدمی نہ رہا مگر اس کی ٹھوڑی اس کے سینے کو جا لگی۔ پھر ان سے ایک کلام کرنے والے نے گھر کے ایک طرف سے کلام کی۔ صحابہؓ نے نہ جانا کہ وہ کون ہے۔ اس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دو۔ (اس روایت کی تخریج ابوداؤد، الحاکم اور بیہقی نے کی ہے اور ابو نعیم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

یہ ایسی شان اور طاقت کی وحی تھی کہ تمام صحابہؓ نے بغیر کسی شک اور شبہ کے اس آواز کو سچا یقین کیا اور اسے خدائی آواز اور الٰہی فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کیا۔

۷: حضرت ابیّ بن کعبؓ: ”عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اُبَیُّ ابْنِ کَعْبٍ لَاَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ فَلَاُصَلِّیَنَّ وَ لَاَحْمِدَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بِمُحَامِدٍ لَمْ یَحْمِدْ بِھَا اَحَدٌ فَلَمَّا صَلّٰی وَ جَلَسَ یَحْمِدُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَیُثْنِیْ عَلَیْہِ اِذَا ھُوَ بِصَوْتٍ عَالٍ مِنْ خَلْفٍ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْمُلْکُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ عَلَانِیَتُہٗ وَ سِرُّہٗ لَکَ الْحَمْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِغْفِرْ لِیْ مَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاعْصِمْنِیْ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمْرِیْ وَارْزُقْنِیْ اَعْمَا لاً زَاکِیَۃً تَرْضٰی بِھَا مِنِّیْ وَتُبْ عَلَیَّ۔ فَأَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَصَّ عَلَیْہِ فَقَالَ جِبْرِیْلُ علیہ السلام۔“

(روح المعانی جلد 22 صفحہ 40 زیر تفسیر آیت خاتم النبیّن)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ابیّ بن کعب نے کہا میں مسجد میں ضرور داخل ہونگا پھر ضرور نماز پڑھونگا اور ضرور اللہ تعالیٰ کی ایسے محامد کے ساتھ حمد کروں گا کہ کسی نے ایسی حمد نہ کی ہو۔ جب انہوں نے نماز پڑھی اور خدا کی حمد کرنے کے لئے بیٹھ گئے تو ناگاہ انہوں نے پیچھے سے ایک شخص کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا۔ ”اے اللہ سب حمد تیرے لئے ہے، ملک تیرا ہے، سب بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، سب امور کا مرجع تو ہے خواہ وہ امور ظاہری ہوں یا باطنی حمد تیرے لئے ہی ہے بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ میرے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دے اور مجھے باقی عمر محفوظ رکھ اور مجھے ایسے پاکیزہ اعمال کی توفیق دے کہ تو ان کے ذریعہ مجھ سے راضی ہو جائے۔ مجھ پر رحمت سے رجوع کر۔“ پھر ابیّ بن کعب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا، وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

۸: عبداللہ بن زید بن ربہؓ: حضرت عبداللہ بن زید ؑ کو رؤیا میں اذان سکھائی گئی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کو بھی۔

(مشکوۃ باب الاذان)

نمونہ کے طور پر یہ چند حوالہ جات جو پیش کئے گئے ہیں۔ یہ ثابت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم الہام کی نعمت سے محروم نہ تھے۔ وہ بکثرت اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے بہرہ ور تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ” إِذْ یُوحِی رَبُّکَ إِلَی الْمَلآئِکَۃِ أَنِّی مَعَکُمْ فَثَبِّتُواْ الَّذِیْنَ آمَنُواْ“ (سورۃ الانفال:13) ترجمہ: ”یعنی جب تیرا رب ملائکہ کی طرف وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں انہیں ثبات بخشو۔“

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ جہاد کے موقع پر اس میں شامل ہونے والے تمام صحابہؓ پر ملائکہ کا نزول ہوا اور انہوں نے وحی الٰہی کے مطابق مسلمانوں کو حوصلہ دیا اور ثبات بخشا۔

۹: امام ابن حجر الہیثمیؒ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا بیٹا ابراہیمؑ (جو آیت خاتم النّبین کے نزول کے بعد پیدا ہوئے) نبی تھا اور پھر

یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ان کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر نازل ہوئے۔جس طرح جبرئیلؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ماں کی گود میں وحی لے کر نازل ہوئے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پر تین سال کی عمر میں نازل ہوئے۔لکھتے ہیں:

’’وَلَا بُعْدَ فِیْ اِثْبَاتِ النُّبُوَّةِ لَهٗ مَعَ صِغْرِهٖ لِاَنَّهٗ كَعِيْسَى الْقَائِلِ يَوْمَ وُلِدَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِیَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا وَ كَيَحْيَ الَّذِیْ قَالَ تَعَالٰى فِيْهِ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۔‘‘(الفتاویٰ الحدیثیہ مصنفہ امام ابن حجر الہیثمی۔ باب مطلب ما ورد فی حق ابراہیم ابن نبینا ﷺ صفحہ 236)

’’کہ آنحضرت ﷺ کا صاحبزادہ ابراہیمؑ چھوٹی عمر میں ہی نبی ہو گیا۔(یہ اس روایت کی بنا پر ہے کہ جس میں بیان ہوا ہے آنحضرت ﷺ نے اس کی تدفین کے موقع پر فرمایا تھا:’’ اَمَا وَاللّٰهِ اَنَّهٗ لَنَبِيٌّ ابْنُ نَبِيٍّ‘‘ کہ بخدا یہ نبی ہے اور نبی کا بیٹا ہے۔)

تو اس میں کوئی بعید از عقل کی بات نہیں کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح ہیں جنہوں نے پیدائش کے دن کہا تھا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ مجھے اللہ نے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے نیز وہ حضرت یحییٰ کی طرح ہیں۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو بچپن ہی کی عمر میں دانشمندی عطا فرمائی تھی۔‘‘

پھر فرماتے ہیں:

’’وَ اِحْتِمَالُ نُزُوْلِ جِبْرِيْلَ بِوَحْيٍ لِعِيْسٰى اَوْ يَحْيٰ يَجْرِیْ فِیْ اِبْرَاهِيْمَ۔‘‘ (الفتاویٰ الحدیثیہ مصنفہ امام ابن حجر الہیثمی۔باب مطلب ما ورد فی حق ابراہیم ابن نبینا ﷺ صفحہ 236)

کہ جس طرح حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام پر بچپن میں جبرئیلؑ وحی لے کر نازل ہوئے اس طرح احتمال ہے کہ بچپن کی عمر میں حضرت ابراہیمؑ ابن النبیؐ پر جبرئیل وحی لے کر نازل ہوئے۔

۱۰: ’’وَالْاَخْبَارُ طَافِحَةٌ بِرُؤْيَةِ الصَّحَابَةِ لِلْمَلَكِ وَسِمَاعِهِمْ كَلَامَهٗ وَ كَفٰى دَلِيْلاً لِمَا نَحْنُ فِيْهِ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ فَاِنَّ فِيْهَا نُزُوْلَ الْمَلَكِ عَلٰى غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ فِی الدُّنْيَا وَ تَكْلِيْمَهٗ اِيَّاهُ وَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَنَّ ذٰلِكَ يَسْتَدْعِی النُّبُوَّةَ وَكَوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ النُّزُوْلَ وَالتَّكْلِيْمَ قُبَيْلَ الْمَوْتِ غَيْرُ مُفِيْدٍ كَمَا لَا يَخْفٰى۔‘‘ (تفسیر روح المعانی جزء 22 صفحہ 40 زیر آیت خاتم النبیّین)

’’یعنی روایات بھری پڑی ہیں اس بات سے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرشتے (جبرائیل) کو دیکھا اور اس کا کلام سنا اور اس کے لئے بطور دلیل ایک آیت ہی کافی ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب صرف اللہ ہی ہے اور پھر وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جو انہیں کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی مناؤ اس جنت کی وجہ سے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ نبی نہیں ان پر بھی فرشتے اُترتے اور ان سے کلام کرتے ہیں اور کوئی شخص اس بات کا قائل نہیں کہ یہ امر نبوّتِ خاصہ کو ہی چاہتا ہے ہاں یہ کہنا کہ فرشتوں کا یہ نزول اور ان کا کلام موت سے ذرا پہلے ہوتا ہے بے فائدہ سا قول ہے جیسے کہ واضح ہی ہے۔‘‘ اس میں علامہ موصوف نے قرآن مجید سے استدلال کیا ہے کہ آئندہ بھی فرشتے مومنوں پر نازل ہوتے رہیں گے۔

صحابہؓ پر وحی والہام میں کمی کی وجہ: ایک سوال یا خیال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے قریب کے زمانہ میں نزولِ وحی کا زیادہ ذکر نہیں ملتا یا اس کا کثرت سے اظہار نہیں ہوا جبکہ آپؐ کے بعد اس کا زیادہ ذکر ملتا ہے۔اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن حجرؒ صحیح بخاری کی شرح میں لکھتے ہیں:

’’وَكَانَ السِّرُّ فِیْ نُدُوْرِ الْاِلْهَامِ فِیْ زَمَنِهٖ وَ كَثْرَتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ....لِمَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ لِلْاَمْنِ مِنَ اللَّبْسِ فِی ذٰلِكَ۔ (فتح الباری شرح البخاری کتاب التعبیر باب المبشّرات)

’’یعنی یہ بات کہ آنحضرت ﷺ کے قریب کے زمانہ میں الہام کی وہ کثرت نہیں پائی جاتی جو بعد کے زمانہ میں پائی جاتی ہے اس میں تقدیرِ الٰہی کا یہ راز مخفی تھا کہ تا قرآنی وحی کے ساتھ کسی دوسری وحی کا خلط نہ واقع ہو۔‘‘

۹: غیر انبیاء پر وحی

الف : پہلی امتّوں میں غیر انبیاء پر وحی کا نزول

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:’’وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِیْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ‘‘(سورۃ الانبیاء:8)

اور تجھ سے پہلے ہم نے کبھی کسی کو نہیں بھیجا مگر مَردوں کو جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بیان فرمایا ہے کہ منصبِ نبوّت صرف مردوں کو دیا جاتا ہے،لیکن ولایت میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی ہمیشہ شامل ہوتی رہیں اور خدا تعالیٰ دونو سے ہمکلام ہوتا رہا اور انہیں اپنی رحمت اور فضلوں سے نوازتا رہا۔ یہ نعمتِ الٰہی صرف امتِ محمدیہ ہی کو حاصل نہیں بلکہ اس کے ساتھ پہلی امتوں کے اولیاء بھی اس نعمت ہمکلامی میں شریک ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِی الْيَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَo (سورۃ القصص آیت 7)

’’اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اسے دودھ پلا۔ پس جب تو اس کے بارہ میں خوف محسوس کرے تو اسے دریا میں ڈال دے اور کوئی خوف نہ کر اور کوئی غم نہ کھا۔ہم یقیناً اسے تیری طرف دوبارہ لانے والے ہیں اور اسے مرسلین میں سے (ایک رسول) بنانے والے ہیں۔‘‘

موسیٰؑ کی ماں کا نام یوکبد تھا (خروج باب 16 آیت 20) یا یوحانذ تھا (تفسیر الخازن جزء5 صفحہ 134) بعض لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء کی وحی ظنّی ہوتی ہے مگر دیکھئے موسیٰؑ کی والدہ پر جو وحی نازل ہوئی اس نے اسے کیسا یقین دلایا اور یہ کتنی شاندار وحی ہے۔اس میں دو باتوں کا حکم دیا گیا، پھر دو باتوں سے منع فرمایا گیا ہے پھر دو خوشخبریاں دی ہیں، سبحان اللّٰہ العظیم۔اور پھر کس خوبی سے یہ وحی سچی ثابت ہوئی؟ اور کس یقین سے موسیٰ کی والدہ کا دل یقین سے بھر گیا اور اس نے اس پر عمل کیا۔

اگر یہ وحی الٰہی یقینی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ ماں اپنے بیٹے کو دریا میں ڈالنے پر آمادہ ہو جاتی۔ یہ وحی کا کرشمہ تھا کہ وہ ایسی باتیں کر گزری جن کی ایک ماں سے از خود ہرگز امید نہ کی جا سکتی تھی۔اسی وحی کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس پر اپنی خاص رحمت نازل فرمائی اور اسے اپنے وعدہ کے مطابق ماں سے واپس ملا دیا۔

قرآن کریم بھی آیت’’ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ‘‘میں استقامت دکھانے والے مومنوں کی وحی کو،اِنَّ سے جو کہ تحقیق جملہ کے لئے استعمال ہوتا ہے مؤکّد کر کے یقینی قرار دیتا ہے۔

(۲) قرآن کریم میں ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہاں موسیٰؑ پر اور ان کی ماں پر یقینی وحی نازل فرمائی، وہاں حضرت عیسیٰؑ اور آپؑ کی ماں پر جو وحی نازل ہوئی وہ بھی یقینی تھی۔وحی کی برکت سے ہی مریم کا دل تھم گیا اور ڈھارس بندھ گئی اور اسی وحی کے طفیل اس نے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور خدا کے حضور میں وہ عزّت پائی جو بہت کم مردوں کے حصّہ میں آتی ہے فرمایا:

”فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَاباً فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاًo قَالَتْ إِنِّی أَعُوذُ بِالرَّحْمَن مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيّاًo قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيّاً o قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِی غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِی بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيّاً o قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْراً مَّقْضِيّاًo“ (سورۃ مریم : 18۔ 22)

’’پس اس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔تب ہم نے اس کی طرف اپنا فرشتہ (جبرئیل) بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک متناسب بشر کا تمثّل اختیار کیا۔اس نے کہا میں تجھ سے خدا کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقوٰی شعار ہے۔اس نے

کہامیں تو تیرے ربّ کا محض ایک ایلچی ہوں تا کہ تجھے ایک پاک لڑکا عطا کروں۔ اس نے کہا میرے کوئی لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں کوئی بدکار نہیں؟ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے ربّ نے کہا ہے کہ یہ بات مجھ پر آسان ہے اور (ہم اسے پیدا کریں گے) تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان بنائیں اور اپنی طرف سے مجسّم رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ امر ہے۔"

کیسا عظیم الشان کلام ہے۔ ایک کنواری سے خدا تعالیٰ کا فرشتہ ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تو ایک لڑکا جنے گی، وہ لڑکا پاکباز انسان ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان اور کئی لوگ اس سے مل کر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرینگے اور پھر ایسا ہی وقوع میں آ گیا۔ مریم کئی ماہ تک حاملہ رہی اور خدا تعالیٰ کو یاد کرتی رہی، آخر انسان تھی اور وہ بھی ایک عورت اور پھر کنواری اور پھر سفر میں جب ولادت کا وقت آیا تو ادھر دردِ زہ کی تکلیف اُدھر کھانے پینے کو کچھ نہ تھا، خدا کے سوا اسے کوئی نظر نہیں آ رہا تھا؟ اس موقع پر خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور فرشتہ کو حکم ہوا۔ چنانچہ

فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ○ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ○
(سورۃ مریم آیت:25۔27)

تب (ایک پکارنے والے نے) اسے اس کے زیریں طرف پکارا کہ کوئی غم نہ کر۔ تیرے ربّ نے تیرے نشیب میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اور کھجور کی ساق کو تُو اپنی طرف جنبش دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔ پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر اور اگر تو کسی شخص کو دیکھے تو کہہ دے کہ یقیناً میں نے رحمٰن کے لئے روزہ کی منّت مانی ہوئی ہے۔ پس آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔

یہ کتنی تفصیلی اور طویل وحی ہے جو حضرت مریمؑ کو ہوئی اور اس کا حرف حرف یقینی اور سچا ثابت ہوا۔

(۳) ایک اور جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اور یہود نے آپؑ کی سخت مخالفت کی تو خدا تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دلوں میں وحی نازل فرمائی اور اس وحی کا اتنا اثر ہوا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے، فرمایا:

"وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ○" (سورۃ المائدۃ: 112)

اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے، پس گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

اس مخالفت کے زمانہ میں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بظاہر بے کس و بے بس تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کی تائید میں لوگوں کے دلوں میں وحی نازل فرمائی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ آپؑ پر ایمان لائے اور بڑے مخلص ثابت ہوئے، اگر ان پر یہ وحی نازل نہ ہوئی ہوتی تو ان میں یقیناً وہ صدق و اخلاص پیدا نہ ہو سکتا تھا جو وحی کے ذریعہ پیدا ہوا۔ مدّعا یہ ہے کہ پہلی امتوں میں بھی اولیاء اللہ پر وحی نازل کی گئی۔ ایک دو پر نہیں، بہت سے اولیاء پر۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

"قَدْ كَانَ فِيمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ اُنَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ"
(الجامع الصغیر جزء 2 صفحہ 48 رواہ البخاری عن ابی ھریرہ)

کہ تم سے پہلی امتوں میں بہت سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جن سے خدا ہمکلام ہوا۔

ب: امّتِ محمدیہ میں صلحاء پر نزولِ وحی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ جب تُو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے گا تو:

"فَيُؤْخَذُ بِيَدِكَ فَتُقَدَّمُ وَيُنْزَعُ عَنْكَ مَا عَلَيْكَ ثُمَّ تُغَوَّصُ فِي بِحَارِ الْفَضَائِلِ وَالْمِنَنِ وَالرَّحْمَةِ فَيُخْلَعُ عَلَيْكَ خِلَعُ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَالْعُلُوْمِ الْغَرَائِبِ اللَّدُنِّيَّةِ فَتُقَرَّبُ وَتُحَدَّثُ وَتُكَلَّمُ وَتُعْطٰى وَتُغْنٰى وَتُشَجَّعُ وَتُرْفَعُ وَتُخَاطَبُ بِاَنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ" (فتوح الغیب مقالہ 26)

تو پھر تیرا ہاتھ پکڑا جائے گا اور تو مقدم کیا جائے گا اور تجھ سے سختی اور بوجھ اُٹھا لیا جائے گا۔ پھر احسان، رحمت اور کمالات کے سمندر میں تجھے غوطہ دیا جائے گا پھر انوار و اسرار کی خلعت تجھے پہنائی جائے گی اور نادر علوم لدنّیہ کا جامہ تجھے دیا جائے گا اور تو مقربّ بنے گا پھر تجھ سے گفتگو شروع ہوگی اور تجھے کلام سے نوازا جائے گا۔ تجھ پر خدا کی عطا ہوگی اور تو غنی اور بہادر بنایا جائے گا اور تجھے عزت دی جائے گی اور تجھ سے بایں کلام خطاب کیا جائے گا کہ اب تو ہمارے نزدیک بلند مرتبہ اور امین ہے۔"

کلام الٰہی اور وحی کی جو اقسام خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں انہیں بیان کرنے کے بعد حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ اپنی کتاب الفتوحات المکیۃ جزء2 صفحہ 236 پر فرماتے ہیں:

"وَهٰذَا كُلُّهُ مَوْجُوْدٌ فِيْ رِجَالِ اللّٰهِ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَالَّذِيْ اخْتُصَّ بِهِ النَّبِيُّ مِنْ هٰذَا دُوْنَ الْوَلِيِّ الْوَحْيُ بِالتَّشْرِيْعِ"

کہ یہ تمام قسم کی وحی اللہ کے بندوں یعنی اولیاء میں پائی جاتی ہے۔ ہاں وہ وحی جو نبی کے لئے مخصوص ہے اور ولی کو نہیں ملتی تشریعی وحی ہے۔

پس ایسی وحی جس میں کوئی نیا حکم مخالف قرآن ہو نہیں اترے گی۔ اگر کوئی امتی نبی مبعوث ہوتا ہے تو اسے لازماً وحی کا شرف حاصل ہوگا۔ اس میں کوئی عقلی اور نقلی روک نہیں۔ اس میں لازم ہے کہ کوئی ایسا امر نہ ہوگا جو قرآن مجید کے خلاف ہو۔ حضرت عبد الوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں:

"اِعْلَمْ اَنَّهُ لَمْ يَجِئْ لَنَا خَبَرٌ اِلٰهِيٌّ اَنَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْيَ تَشْرِيْعٍ اَبَدًا اِنَّمَا لَنَا وَحْيُ الْاِلْهَامِ۔" (الیواقیت والجواھر۔ جزء 2، صفحہ 84)

کہ ہمیں خدا کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی تشریعی کبھی نازل ہوگی البتہ ہمارے لئے وحی الالہام ضرور موجود ہے۔

اس میں وحی الالہام کے الفاظ صرف اس لئے استعمال کئے گئے ہیں تا کہ قارئین کرام یہ ملحوظ رکھیں اور ہرگز نہ بھولیں کہ ایسی وحی جس میں کوئی نیا حکم خلاف قرآن مجید نہیں وہی نازل ہو سکتی ہے اور وہ وحی جس میں کوئی نیا حکم ہو خواہ اسے وحی تشریعی کہیں یا وحی نبوت ہرگز نازل نہ ہوگی۔ علامہ الوسیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اِعْلَمْ اَنَّ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ اَنْكَرُوْا نُزُوْلَ الْمَلَكِ عَلٰى قَلْبِ غَيْرِالنَّبِيِّ لِعَدَمِ ذَوْقِهٖ لَهٗ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ يَنْزِلُ وَلٰكِنْ بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم۔" (روح المعانی۔ جزء 7، صفحہ 326)

کہ تمہیں یہ علم ہونا چاہئے کہ بعض علماء نے انکار کیا ہے۔ غیر نبی کے دل پر فرشتہ کے نازل ہونے کا کیونکہ اس نے اس کا مزہ نہیں چکھا۔ حق بات یہ ہے کہ فرشتہ تو نازل ہوتا ہے، لیکن ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت کے ساتھ، نہ کہ کوئی دوسری شریعت لیکر۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے خود تحریر فرمایا ہے:

"وَكَافِيْكُمْ مِنْ فَخْرِاَنَّ اللّٰهَ افْتَتَحَ وَحْيَهٗ مِنْ اٰدَمَ وَخَتَمَ عَلٰى نَبِيٍّ كَانَ مِنْكُمْ وَمِنْ اَرْضِكُمْ۔"
(التبلیغ۔ روحانی خزائن، جلد 5صفحہ 420)

کہ (اے اہل عرب!) تمہارے لئے یہی کافی فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کا آغاز آدم سے کیا اور ایک عظیم الشان نبی (یعنی محمد ﷺ) پر ختم کی جو تم میں سے اور تمہارے ملک سے ہے۔"

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل عرب کو مخاطب کرتے ہوئے وحی کے ابتدائی درجہ اور پھر اس کے انتہائی نقطۂ عروج کی بات کی ہے۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر جو وحی نازل ہوئی وہ وحی کی ابتدائی حالت تھی جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وحی ایسے کمال کو پہنچی کہ اس سے بڑھ کر اس کے علوّ اور اس کی رفعت کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ باقی جہانتک آپؐ کے بعد وحی کے نزول کا تعلق ہے تو گزشتہ صفحات

میں اس کی تفصیل آ چکی ہے کہ صحابہؓ سے لے کر اب تک یہ جاری ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہونے والی وحی الٰہی بھی اسی فیض کا تسلسل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امّت کو مسلسل پہنچ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ختم ہونے مطلب یہی ہے کہ آپؐ کی وحی آپؐ کے بعد کے زمانے میں نازل ہونے والی وحی پر مصدق ہے اور اسی کے فیض سے فیضیاب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کتاب میں جس کی مذکورہ بالا عبارت پیش کی گئی ہے، اپنے پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

”لَمَّا بَلَغْتُ اَشُدَّ عُمُرِیْ وَبَلَغْتُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً جَاءَ تْنِیْ نَسِیْمُ الْوَحْیِ“ (التبلیغ۔ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 584)

کہ جب میں جوان ہوا اور میری عمر چالیس برس کو پہنچی تو مجھے وحی کی بادِ نسیم پہنچی۔ پھر حضورؑ نے فرمایا:

”وَ اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ مَا اَوْحٰی“ (ایضاً صفحہ 382)

کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ چاہا میری طرف وحی کیا۔“

پس مصنّف کی ایک تحریر کو درمیان میں سے اچک لینا اور باقی تحریروں کو نظر انداز کر دینا کوئی منصفانہ طریق نہیں۔ اس کی اس نوع کی دیگر تحریرات کے مختلف زاویوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔ پھر مجموعی تناظر میں دیکھنا چاہئے کہ مصنّف کی اس زیرِ نظر تحریر کا کیا مطلب نکلتا ہے اور یہ کہ مصنف کس پہلو سے کیا بیان کر رہا ہے۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب توضیح المرام (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 61) میں حدیث ”لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ“ کی تشریح کرتے ہوئے وحی کے متعلق پہلے ہی وضاحت فرما دی تھی کہ:

”اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ النُّبُوَّةَ التَّامَّةَ الْحَامِلَةَ لِوَحْیِ الشَّرِیْعَةِ قَدِ انْقَطَعَتْ وَلٰکِنَّ النُّبُوَّةِ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْهَا اِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ فَهِیَ بَاقِیَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاانْقِطَاعَ لَهَا اَبَدًا۔“

یعنی حدیث لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ دلالت کرتی ہے کہ نبوّت تامہ کاملہ جو اپنے اندر وحی شریعت رکھتی ہو ختم ہو چکی ہے۔ لیکن وہ نبوّت جس میں صرف مبشرات ہیں، قیامت تک باقی ہے۔ وہ ہرگز ختم نہ ہوگی۔

اس سے معلوم ہوا کہ وہ وحی جو ایک ”تابع نبی“ پر نازل ہو یعنی اس میں کوئی نئی شریعت نہ ہو اور وہ صرف وحی مبشرات ہو، ہمیشہ جاری رہے گی اور کبھی منقطع نہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتیوں میں سے مقامِ نبوّت پانے والوں کی شان میں فرماتے ہیں:

”اُوْتِیَ الْاَنْبِیَآءُ اِسْمَ النُّبُوَّةِ وَ اُوْتِیْنَا اللَّقَبَ اَیْ حُجِرَ عَلَیْنَا اِسْمُ النَّبِیِّ مَعَ اَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰی یُخْبِرُنَا فِیْ سَرَائِرِنَا بِمَعَانِیَ کَلَامِهٖ وَکَلَامِ رَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَ یُسَمّٰی صَاحِبُ هٰذَا الْمَقَامِ مِنْ اَنْبِیَاءِ الْاَوْلِیَاءِ فَغَایَةُ نُبُوَّتِهِمُ التَّعْرِیْفُ بِالْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّةِ حَتّٰی لَا یُخْطِئُوْا فِیْهَا لَا غَیْرَ۔“ (الیواقیت والجواہر۔ جلد 2، صفحہ 374 البحث الخامس والثلاثون فی کونہٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین کما بہٖ صرّح القرآن۔ ونبراس شرح الشرح لعقائدِ نسفی، حاشیہ صفحہ 445)

یعنی انبیاءؑ کو تو نبی کا نام دیا گیا ہے۔ اور ہم اُمّتی صرف لقبِ نبوّت پاتے ہیں۔ ہم سے النّبوّۃ کا نام (یعنی محض نبی کہلانے کا حق) روکا گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے۔ اور نبیوں کے اس مقام والے ولی کہلاتے ہیں۔ ان کی (اس نوع کی) نبوّت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ احکامِ شریعت سے آگاہ کریں۔ اس میں وہ غلطی نہیں کھاتے۔ اس کے علاوہ (ان کی اس نبوّت کی) کوئی غرض نہیں۔

حضرت پیرانِ پیرؒ نے اس قول میں ایک قسم کی نبوّت کو اُمّتِ محمدؐیہ میں جاری مانا ہے۔ اور اُمّت کے اندر ہونے والے نبیوں کو نبی کہلانے کا پورا حقدار سمجھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو انبیاء میں شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ اولیاء اللہ ہیں مگر انہیں نبوّت کا لقب دیا جاتا ہے۔

پس امّت میں اس طرح بھی نبوّت جاری ہے۔ اس مسئلہ پر ایک اور زاویہ سے راشنی ڈالتے ہوئے حضرت مجدّد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں:

”اِنَّ کَلَامَ اللّٰهِ قَدْ یَکُوْنُ شِفَاهاً وَذٰلِکَ الْاَفْرَادُ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ یَکُوْنَ لِبَعْضِ الْکُمَّلِ مِنْ مُّتَابِعِیْهِمْ۔“

یعنی اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں سے بالمشافہ کلام کرتا ہے اور یہ لوگ انبیاء ہوتے ہیں اور کبھی انبیاء کے بعد ان کے کامل متّبعین سے بھی اس طرح کلام کرتا ہے۔ آگے فرماتے ہیں:

وَ اِذَا کَثُرَ هٰذَا الْقِسْمُ مَعَ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سُمِّیَ مُحَدَّثًا۔

یعنی جب انبیاء میں سے کسی کے کامل متّبع سے خدا تعالیٰ اس قسم کا کلام بکثرت کرتا ہے تو اس کا نام محدّث یعنی مکلّم مِنَ اللہ رکھا جاتا ہے۔

کثرتِ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ جو غیب کی خبروں پر بھی مشتمل ہو، نبوّت کی ایک نوع ہے جسے اسلامی اصطلاح میں محدثیّت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آیت کریمہ ”عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ أَحَدًاo اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ“ (سورۃ الجنّ: 27-26) اس پر دالّ ہے۔ کہ وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ بندوں کے۔

پھر آپؒ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں:

”ہم چنانکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آں علم را از وحی حاصل مے کرد۔ ایں بزرگواران بطریق الہام آں علوم را از اصل اخذ مے کنند۔ علماء ایں علوم را از شرائع اخذ کردہ بہ طریق اجمال آوردہ اند ہماں علوم چنانکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حاصل بود تفصیلاً و کشفاً ایشاں را نیز بہماں وجوہ حاصل میشود اصالت و تبیعّت درمیان است بہ ایں قسمِ کمالِ اولیاءِ کُمّل بعضے از یشاں از قرونِ متطاولہ و از منۂ متباعدہ انتخاب مے فرمائند۔“ (مکتوبات۔ جلد 1: 40)

ترجمہ: جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ علوم وحی سے حاصل کرتے تھے، یہ بزرگ الہام کے ذریعہ وہی علوم اصل یعنی خدا تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں اور عام علماء ان علوم کو شریعتوں سے اخذ کر کے بطریق اجمال پیش کرتے ہیں۔ وہی علوم جس طرح انبیاء کو تفصیلاً و کشفاً حاصل ہوتے ہیں ان بزرگوں کو بھی انہی طریقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ دونوں کے علوم کے درمیان صرف اصالت اور تبعیت کا فرق ہوتا ہے۔ ایسے با کمال اولیاء میں سے بعض کو صدیوں اور لمبا زمانہ گزرنے پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ حضرت سیّد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ اپنی کتاب منصبِ امامت میں تحریر فرماتے ہیں:

”باید دانست ازاں جملہ الہام است ہمیں الہام کہ بانبیاء ثابت است آں را وحی گویند و اگر بغیر ایشاں ثابت مے شود او را تحدیث مے گویند و گاہے در کتاب اللہ مطلق الہام را خواہ بانبیاء ثابت مے شود خواہ باولیاء اللہ وحی مے نامند۔“ (منصبِ امامت۔ صفحہ 31)

ترجمہ: (ان تمام امور میں سے) ایک تو الہام ہے۔ اور الہام وہی ہے جو انبیاء سے ثابت ہے اور اُس کو وحی کہتے ہیں اور اگر ان کے بغیر کسی اور سے ثابت ہو تو اسے تحدیث کہتے ہیں۔ اور کہیں کتاب اللہ میں مطلق الہام کو (خواہ انبیاء کو ہو یا اولیاء کو) وحی کہا گیا ہے۔

(اردو ترجمہ از حکیم محمد حسین علوی صفحہ 39 مطبوعہ 1949 گیلانی پریس لاہور)

اِن اقتباسات سے ظاہر ہے کہ اُمّتِ محمدؐیہ کے اولیاء اللہ کو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت سے محروم نہیں کیا گیا۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے محروم تصوّر نہیں کیا جا سکتا۔ گو اُن کے الہامات محفوظ رکھنے کا اہتمام نہیں کیا گیا پھر بھی بعض الہامات ایسے ملتے ہیں جن سے یہ بالبداہت معلوم ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو بھی خدا کی ہم کلامی کا شرف ضرور عطا کیا گیا تھا۔

(باقی آئندہ)

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی یاد میں

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ۔ ربوہ

جماعت کے قیام کو پچاس سال ہو رہے تھے اور اسی کے ساتھ سیدنا مصلح موعودؓ کی خلافت کو بھی پچیس سال بیت گئے تھے۔ یوں 1939ء کے سال دو جوبلیاں اکٹھی ہو گئی تھیں۔ جماعت نے اس سال کو خصوصی اہمیت کے پیش نظر دینی روایات کے ساتھ منایا۔ اس تاریخی سال کی ایک خاص بات یہ بھی ہوئی کہ مئی کا مہینہ تھا اور اس کی 9 تاریخ، خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے آنگن میں ایک خوبصورت پھول کھلا جس نے اپنی خوشبو سے گلشن احمدیت کو رونق بخشی اور ایک خادم دین اور نافع الناس وجود بن کر تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ٹھہرا۔ گلشن احمدیت کی رونق میں اضافہ کرنے والا یہ خوبصورت پھول محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب تھے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانی اور جسمانی رشتہ بھی تھا۔ آپ نے ان دونوں رشتوں کی لاج رکھی اور اپنی تمام عمر سایہ خلافت میں اس کے سلطانِ نصیر بن کر گزار دی۔ یہ عظیم المرتبت ہستی 5 اور 6 فروری 2018ء کی درمیانی رات راضیۃً مرضیۃً کی حالت میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب عفی عنہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس وجود اور روشن چراغ تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑ پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان سے ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو بزرگ والدین کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت میں پروان چڑھنے کا موقع ملا اور آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شفقت ومحبت اور تربیت سے وافر حصہ پایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اور آپ کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور آپ کی بہنوں کو اپنے بچوں کی طرح خیال کرتے تھے۔ یوں آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگرانی میں پرورش پائی اور انہی نیک اور دینی روایات کو لے کر آپ آگے بڑھے اور جماعتی روایات کے امین بنے رہے۔

ایم اے سیاسیات (Political Science) کرنے کے بعد 1962ء میں آپ نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اس طرح آپ کی خدمات سلسلہ کا دائرہ 56 سال تک محیط رہا۔ یہ خدمات غیر معمولی انتظامی صلاحیت والی بھی تھیں، علمی نوعیت کی بھی تھیں۔ ذیلی تنظیموں کی قیادت بھی کی۔ 1974، 1984، 2010ء کے مشکل اور ابتلاء کی صورت حال میں صف اول کے مجاہد کے طور پر سایہ خلافت میں احباب جماعت کو مشکل حالات سے نکالنے کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ خلفائے سلسلہ کی قربت اور اعتماد حاصل رہا اور خلافت کے سلطانِ نصیر کا کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنی خدمات کا آغاز ریویو آف ریلیجنز کے مینیجنگ ایڈیٹر سے کیا پھر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ وحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور ناظر تعلیم، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی، ناظر دیوان، صدر مجلس کارپرداز اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات کے بعد صدر صدر انجمن احمدیہ، ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مقرر ہوئے جس پر آپ تادم واپسیں فائز رہے۔ ان خدمات کے علاوہ آپ صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ، صدر خلافت لائبریری کمیٹی، صدر تبرکات کمیٹی، ممبر مجلس افتاء، صدر بیوت الحمد سوسائٹی، مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ، نائب افسر جلسہ سالانہ، ڈائریکٹر طاہر فاؤنڈیشن، ممبر الفضل بورڈ اور اس کے علاوہ متعدد بورڈز و کمیٹیز کے ممبر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصار اللہ مرکزیہ و پاکستان میں بھی تقریباً نصف صدی خدمات کی توفیق ملی۔ دونوں تنظیموں کے صدر رہنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ 2009ء آپ کی انصار اللہ صدارت کا آخری سال تھا اور میرا تنظیم انصار اللہ میں آمد کا پہلا سال تھا۔ خاکسار کو آپ کی صدارت میں بطور قائد تربیت انصار اللہ پاکستان کام کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی طبیعت میں رعب ودبدبہ بھی تھا اور لاچار و مجبور لوگوں کے لئے انتہائی نرم گوشہ رکھتے ہوئے دل پسیج جاتا تھا۔ خدمت دین اور خدمت خلق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمال تک پہنچی ہوئی شخصیت تھے۔ مجھے گزشتہ تین دہائیوں سے آپ کی شخصیت کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ وہ لوگ جو اپنا دوسروں پر اثر جما دیتے ہیں، جن کی قوت مؤثرہ اپنا طلسماتی کام دکھاتی ہوئی دوسروں پر اپنا اثر ڈال کر ان پر نقش ہو جاتی ہے۔ کچھ ایسا ہی جوہر آپ کی شخصیت میں تھا۔ آواز میں رعب تھا لیکن ذکر حبیب پر یہی آواز گلوگیر ہو جاتی تھی۔ آپ کی شیر کی طرح گرج بھی سننے کا موقع ملا اور ایک دردمند دل سے اٹھنے والے رقت آمیز بول بھی سننے کو ملے جو طبیعت پر گہرے نقوش چھوڑ جاتے تھے۔

اس قد آور شخصیت کے ساتھ گزرنے والے کئی لمحات یقیناً سرمایہ زیست ہیں اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آپ کی گونا رفاقت نصیب ہوئی اور اس پہاڑ جیسی شخصیت کے مشاہدہ کا موقع ملا۔ آپ کا ذکر خیر کرنا جہاں ایک قرض ہے وہاں میرے لئے

باعث اعزاز بھی ہے۔ میں 1990ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں آیا تو نظارت اصلاح وارشاد مقامی جانے کا رقعہ حدیقۃ المبشرین سے ملا۔ یہاں ان دنوں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بطور ناظر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ یوں آپ کے ساتھ براہ راست آمنا سامنا ہونے کا یہ پہلا موقع میسر آیا تھا۔ آپ کی بارعب اور پرکشش شخصیت متاثر کئے بغیر نہ رہ سکی۔ اگرچہ میری میدان عمل میں آپ کے زیر سایہ یہ رفاقت صرف 2 ماہ ہی رہی اور پھر مجھے وکالت تعلیم کے تحت ابلاغیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی بھجوا دیا گیا لیکن آئندہ زندگی میں آپ کی کئی لحاظ سے رفاقت نصیب ہوئی۔ میرا روزنامہ الفضل ربوہ میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر تقرر ہوا تو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب بھی ممبر الفضل بورڈ تھے۔ اس دوران آپ سے بہت مواقع پر رہنمائی لینے کا موقع ملا اور تقریباً سولہ سال بطور ممبر الفضل بورڈ آپ کی رفاقت رہی۔ میرا طاہر فاؤنڈیشن میں تقرر ہوا تو آپ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بھی شامل تھے، میری انصار اللہ آمد پر آپ نے میرا انتخاب بطور قائد تربیت کیا۔ نظارت اشاعت میں خدمت کا موقع ملا تو یہاں بھی کئی مسودات کے حوالہ سے آپ سے راہنمائی کا موقع ملا اور پھر نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ میں بھی آپ نے مختلف اوقات میں روابط کا موقع پیدا کئے رکھا۔ یوں میں ان تین دہائیوں میں آپ کی شخصیت کا عینی شاہد ہوں۔

آپ کی شخصیت کا نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 فروری 2018ء میں اتنی خوبصورتی سے کھینچا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ یقیناً محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی سیرت وسوانح کا عظیم الشان بیان اور آپ کی خدمات کے لئے شاندار خراج تحسین ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ کہ **اذکروا موتاکم بالخیر** کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے بعض محاسن ومحامد کا تذکرہ تحدیث نعمت کے طور پر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

اسم بامسمّٰی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا آپ خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں فرمایا تھا کہ تمہارا نام تو غلامِ احمد ہے لیکن ہم تمہیں **احمد** کہہ کے پکاریں گے کیونکہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔

یوں آپ **میاں احمد** کے نام سے مشہور ہوگئے۔ آپ حقیقت میں اسم بامسمّٰی بنے۔ آپ نے اپنے نام "**غلام احمد**" کو حقیقت میں سچا کر دکھایا۔ تمام عمر اپنے اس نام کی لاج رکھی۔ آپ احمد عربی ﷺ کے بھی غلام تھے اور احمد ہندی علیہ السلام کے بھی چاکر تھے کیونکہ آپ نے ساری زندگی وفا کے ساتھ خدمت دین میں گذار دی۔ یوں آپ نے اپنے نام کو سچا کر دکھایا۔

جماعتی تاریخ اور روایات کے امین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ اور روایات پر عبور حاصل تھا۔ روایات صحابہ اور ان کے خاندانوں کا تعارف آپ کو ودیعت کیا گیا تھا۔ آپ جماعتی روایات کا خاص اہتمام کرتے اور انہیں روایات سلسلہ کو اپنی گفتگو اور خطابات کا موضوع بھی بنایا کرتے تھے تاکہ نئی نسل ان روایات کی حفاظت کر سکے۔

ذکرِ حبیب اور حالاتِ صحابہؓ کے ماہر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا بیان اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ آپ کی ایک بڑی خوبی تھی۔ اسی طرح صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ بھی بڑے ذوق اور شوق سے فرمایا کرتے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اپنی صدارت انصار اللہ کے زمانہ میں بہت زور دیا کرتے تھے۔ اسی طرح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور ان کی روایات پڑھنے کے بارہ میں احباب کو توجہ دلاتے۔ آپ کا یہ ذوق اور جنون اس قدر تھا کہ آپ نے سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیرتِ صحابہؓ پر موجود کتب کی اشاعت میں بھی ذاتی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔

چنانچہ آپ کے دور صدارت انصار اللہ میں "اصحاب احمد" کی اشاعت نو ہوئی اور 313 صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ نے کتاب مرتب کروائی۔ سیرت وروایاتِ صحابہؓ پر مبنی دیگر کئی کتب کی اشاعت بھی آپ نے کروائی۔ یوں روایات صحابہ اور روایات سلسلہ کے امین ہونے کا عملی ثبوت ہمیں دیا۔

قادیان سے پیار اور آخری سفر میں اطاعت نظام کی اعلیٰ مثال

مسیح آخر الزمان کی مقدس بستی قادیان سے آپ کو بہت پیار تھا۔ مقامات مقدسہ کی تاریخ کے بارہ میں آپ کا علم سند رکھتا تھا۔ آپ نے اس علم کو اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہر سال آپ اپنے خاندان کے بچوں اور دوسرے زائرین کے گروپس کو بھی مقامات مقدسہ کے بارہ میں معلومات بڑی دلچسپی کے ساتھ فراہم کیا کرتے تھے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2017ء میں بھی آپ کو جانے کا موقع ملا۔ خاکسار کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر آپ کی سیرت کے ایک اور پہلو کا مشاہدہ کرنے کا بھی موقع ملا کہ اس بڑھاپے اور کمزوری کی حالت میں آپ نے اٹاری سے قادیان اور قادیان سے اٹاری کا سفر جماعتی انتظام کے تحت چلنے والی بسوں میں ہی کیا حالانکہ آپ کے لئے بس کی سیڑھیاں چڑھنا بہت مشکل مرحلہ تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ جس سواری کا نظام جماعت نے انتظام کیا ہوا ہے اسی انتظام کے تحت ہمیں قادیان جانا اور وہاں سے آنا ہے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے خاندان کے افراد انہی بسوں میں گئے اور انہیں میں واپس آگئے۔ یہ آپ کی اطاعت نظام کی شاندار مثال ہے۔

مثالی برادران

پچھلی چار دہائیوں سے ہم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو ایک ساتھ دیکھتے رہے۔ مختلف دنیاوی حالات اور وقت گذرنے کے ساتھ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ الحمد للہ کہ دونوں بھائیوں نے سلسلہ سے بھی وفا کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور آپس میں بھی وفا کی مثال بن گئے اور خُلدِ بریں میں بھی ایک ساتھ ہونے میں دیر نہ کی اور جلد چھوٹا بھائی بڑے بھائی جان کے ساتھ جا ملا۔

ہمدردیٔ خلق کا جوش

دکھی انسانیت کی ہمدردی آپ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا۔ مصائب وآلام سے گزرنے والے لوگ دادرسی اور مدد کے لئے آپ کے پاس آتے۔ مختلف النوع حاجت مند آپ کے ہاں حاضر رہتے تھے۔ ان سب کی ضروریات پوری کرنے کے لئے آپ ذاتی وممکنہ جماعتی ذرائع اختیار کرتے ہوئے ان کے کام آتے اور جب تک ان کی ضرورت پوری نہ ہو جاتی آپ بے چین رہتے۔ بیوت الحمد سوسائٹی کے لئے آپ کی لمبی خدمات تھیں۔ اس سکیم کے ذریعہ بھی آپ کو سینکڑوں خاندانوں کی سکونتی ضروریات براہ راست اپنی نگرانی میں پوری کرنے کی توفیق ملی۔ علمی ضرورت مند بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے۔

(باقی صفحہ 35)

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔
جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کیا ہے۔

آج کل مسجد بیت المبارک، بریمپٹن زیر تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا میں مختلف مراکز صلوٰۃ کو مساجد نظر آنے والی عمارات میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور جماعت کو احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

”ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔“

پھر فرمایا کہ:

”اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔“

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

نیشنل مجلس شوریٰ کینیڈا 2017ء کی یہ سفارش حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمائی ہے کہ احباب وخواتین اپنے ماہانہ چندوں کے ساتھ حسب توفیق باقاعدگی سے کچھ رقم تعمیر مساجد فنڈ میں بھی ضرور ادا کیا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر بھی نیشنل مساجد فنڈ کی اس بابرکت مد میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

غزل

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب لندن

اپنے پیارے سے بات کرتے ہیں
رت جگا آج رات کرتے ہیں

وہ جو تقدیر کو بدلتا ہے
اس سے ہی معاملات کرتے ہیں

ہاتھ آجائے دولتِ تسکیں
ایسی اِک واردات کرتے ہیں

حاکمِ تختِ دل کی خدمت میں
گوہرِ جاں سوغات کرتے ہیں

چھو کے مُردوں کو زندگی بخشیں
ایسے وہ معجزات کرتے ہیں

اب تلک ہم سے جو نہ بن پایا
معاملہ ان کے ہات کرتے ہیں

چور کو وہ قطب، ولی کر کے
صاف راہِ نجات کرتے ہیں

وہ سکندر ہوا مقدر کا
جس پر وہ التفات کرتے ہیں

ہم ظفرؔ پا کے نصرتِ مولا
دشمن دیں کو مات کرتے ہیں

چودھویں قسط

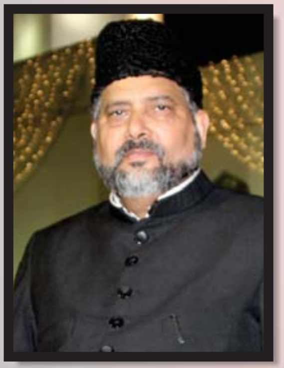

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

یونی ورسٹیز کے طلباء اور طلبات کے ساتھ نشست، سسکاٹون سے روانگی اور کیلگری میں ورود مسعود

کیلگری میں پریس کانفرنس اور ٹی وی چینل News 660 کو انٹرویو اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

7 نومبر 2016ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دستِ مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Prairie Land سنٹر تشریف لائے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 62 خاندانوں کے 232 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Lloyd Minister اور ایڈمنٹن سے آئی تھیں۔ لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 240 کلومیٹر اور ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک Indigenous فیملی میاں بیوی بھی شامل تھے۔ ان کا تعلق کینیڈا کے قدیم قبائل سے ہے۔ ان کو کینیڈا کی First Nation اور Aboriginal بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ملاقات کرنے والی فیملی سسکاٹون سے 450 کلومیٹر دور کے علاقہ سے سفر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔

Aboriginal's کے اس علاقہ میں چند سال قبل ایک مخلص احمدی دوست مکرم منیر صدیق صاحب ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ موصوف نے اپنے اعلیٰ اخلاق اور کردار اور محبت سے ان لوگوں کے دل جیتے۔ اس علاقہ میں ہر چھوٹا بڑا منیر صدیق صاحب سے بہت پیار اور اخلاص کا اظہار کرتا جس کا مظاہرہ منیر صدیق صاحب کی اچانک وفات پر سامنے آیا۔ منیر صدیق صاحب حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئے تھے۔

ان کی وفات پر قریباً ساٹھ Indigenous افراد ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے 560 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سسکاٹون آئے۔ پھر جب مرحوم کا جنازہ ٹورانٹو لایا گیا تو بھی ان کے چند نمائندے اڑہائی تین ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے ٹورانٹو مرحوم کی بیوہ اور بچوں سے ملنے کے لئے آئے اور اپنی کمیونٹی کی جانب سے ایک رقم تالیف قلب کے طور پر مرحوم کی بیوہ کو پیش کی۔

بعد ازاں انہوں نے اپنے مخصوص علاقہ میں بھی مرحوم کی وفات کے حوالہ سے ایک پروگرام بنایا جس میں جماعت کو بھی مدعو کیا۔ اس طرح مکرم منیر صدیق صاحب مرحوم کے اعلیٰ اخلاق، کردار اور محبت و پیار اور دینی اقدار کی وجہ سے ان قدیم باشندوں کے جماعت کے ساتھ بڑے مفید رابطے اور تعلقات قائم ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بج کر پچاس منٹ پر Prairie Land سنٹر تشریف لے آئے۔ جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ نشستیں تھیں۔

یونی ورسٹیز اور کالجز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

سات بجے طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سکینہ وجاہت صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ نائلہ انور صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد علم کی فرضیت کے حوالہ سے عزیزہ ثنا خان صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثانیہ ناصر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ نتاشہ رحمٰن صاحبہ نے قرآن کریم کی رُو سے حضرت موسیٰ کے زمانے کے فرعون کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ کینیڈا میں ہر سال ستمبر کے مہینہ میں سائنس کے علوم کی ترویج کے لئے مختلف تقریبات کی جاتی ہیں۔ اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کی وجہ سے جماعت نے بھی سائنس اور قرآن کریم پر نمائش منعقد کی۔ اس میں سے دو عناوین پیش خدمت ہیں۔

☆ پہلا عنوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے بارہ میں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کو فرعون کی ظالمانہ حکومت سے نجات دلانے کے لئے ہجرت کرنے کو کہا۔ جس کی مخالفت میں فرعون اور اس کے ساتھیوں نے آپ علیہ السلام کا تعاقب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو تو بچا لیا مگر فرعون کو غرق کر دیا۔

تاریخ دان کہتے ہیں کہ یہ فرعون (Ramesses II 1279BC تا 1300BC یا اس کا بیٹا Merneptah چار سال کا دور تھا) ہوگا۔ ان دونوں کی 1881 mummies اور 1898 میں بالترتیب دریافت ہوئیں۔ ان دونوں کی mummies قاہرہ کے میوزیم میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پندرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ فرعون کا جسم محفوظ رہے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی

جاتی۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 93 میں آیا ہے۔ ''پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔''

1975ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر Maurice Bucaille نے ایک تحقیق کی اور ثابت کیا کہ Merneptah کی موت طبعی موت نہیں تھی بلکہ وہ ڈوب کر مرا تھا۔ اس وقت اس کو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی تھی تو اس نے عربی زبان سیکھی اور بعد میں وہ مسلمان ہو گیا۔ 1976ء میں اس ڈاکٹر نے ایک کتاب The Bible, The Quran and Science لکھی۔ جس میں اس نے ثابت کیا کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے جبکہ بائبل میں تضاد پایا جاتا ہے۔

☆بعد ازاں دوسری presentation نائلہ چوہدری صاحبہ نے قرآن کریم میں دو سمندروں کے ملائے جانے کی پیشگوئی کے بارے میں پیش کی۔ موصوفہ نے بتایا کہ قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن کی آیات 20-21 میں اس پیشگوئی کا اس طرح ذکر ہے کہ ''وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سر دست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔''

اس نئے دور میں بالکل ایسا ہی ہوا کہ دو سمندروں کو ملایا گیا۔ 1859 سے 1869 کے دوران سوئز کنال Suez Canal اور 1903 تا 1914 کے دوران Panama Canal کے بننے سے دنیا نے سمندروں کو ملتے دیکھا۔ اس طرح قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان کی آیت 54 میں بھی فرماتا ہے کہ ''اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اُس نے ان دونوں کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جا سکتی۔''

جدید دور کی سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ جہاں سمندر ملتے ہیں وہاں پر ایک روک اور جدائی پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ حقیقت Mediterra- nean اور Atlantic کے جوڑ پر واضح طور پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی پیشگوئیاں بڑے واضح طور پر پوری ہوئی ہیں۔ پندرہ سو سال قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انسان ایسی باتیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

☆اس کے بعد سدرہ حق صاحبہ نے جو یونیورسٹی آف سسکاچیوان میں دوسرے سال کی میڈیکل طالبہ ہیں دمہ (Asthma) پر تحقیق پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ دمہ ہمارے پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ دمہ بچوں میں زیادہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ 4 تا 11 سال کی عمر کے بچوں میں 16% فیصد بچوں کو دمہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں 9% فیصد تک ہوتا ہے۔ کینیڈا میں تین لاکھ لوگوں کو دمہ کی تکلیف ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً اڑھائی سو افراد دمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ دمہ میں سانس کی دشواری، سینہ کی تنگی اور صبح یا شام کو زیادہ کھانسی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مکمل علاج معلوم ہے۔ اگرچہ ہم علامات کو دیکھ کر پرہیز کے ذریعہ اس کو بڑھنے سے بچا سکتے ہیں۔ اس کا وقتی علاج Puffers یا Nebulizers سے کیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لمبے عرصہ تک کے لئے دوائیاں دی جاتی ہیں۔

دمہ کا سدِّ باب ایک اور طریقہ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جن ماؤں نے حمل کے دوران Fish Oil کھایا تھا ان کے بچوں میں دمہ کی بیماری 63% کم تھی۔ ایک تحقیق کے مطابق Fast Food، موٹاپا، زیادہ نمکین کھانے اور ہر روز 5 گھنٹہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے دمہ کی شکایت ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ زیادہ پھل اور سبزیاں، وٹامن ای (E اور سی C)، اومیگا 3 Omega، فیٹی ایسڈ، میگنیزیم اور antioxidant کھانے کی وجہ سے دمہ میں بہت حد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی صفائی، پالتو جانور کو گھروں میں نہ رکھنے اور سیگرٹ نوشی سے پرہیز دمہ ہونے سے بچاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پریشانی سے بچنے، ذہنی سکون، یوگا کرنے سے دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نماز کی وجہ سے بھی دمہ کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔

مجلس سوال و جواب

☆اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حال ہی میں کینیڈا میں physician assisted suicide کا قانون پاس ہوا ہے۔ ایک مسلمان کو اسلامی تعلیم کے مطابق کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اس سے مراد mercy killing ہے تو پھر یہ خودکشی تو نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر مارتا ہے۔ یہ یورپ اور بعض دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص لمبی بیماری میں ہے اور سخت تکلیف کاٹ رہا ہے اور اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے تو مریض کہتا ہے کہ مجھے مار دو۔ تو ڈاکٹر رحم کے نام پر اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے اور جب تک سانس ہے تو زندہ رہنا چاہئے۔ لیکن بلا وجہ زندگی کو لمبا کرنا بھی درست نہیں ہے۔ اگر کوئی قومہ میں ہے تو بعض اوقات ڈاکٹرز Ventilator لگا کر اس کی زندگی کو لمبا کرتے ہیں۔ یہ زندگی تو ہے مگر کوالٹی آف لائف نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ 48 گھنٹہ تک Ventilator لگا کر دیکھ لو۔ اُس کے بعد اللہ کی مرضی ہے۔ لیکن از خود انجیکشن دے کر یا کسی اور طریق سے مارنا غیر انسانی (Inhumane) ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں بوڑھوں کو گھروں میں نہیں رکھتے اور تنگ آکر اولڈ ہاؤس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان کے بچے انہیں چڑ کر جواب دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اچھا پھر ہمیں مار دو۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟ ماں باپ کی خدمت کرنا ہماری روایت ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرنے کا اگلے جہان میں ثواب ملے گا۔

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالبہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کس یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں اور کیا ان کی یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی پہلی دس یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے؟ نیز سسکاچوان میں کل کتنی یونیورسٹیز ہیں؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ وہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پڑھ رہی ہیں جو ریٹنگ میں آخری نمبر پر آتی ہے۔ پہلی دس یونیورسٹیز زیادہ تر انٹاریو میں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر یونیورسٹی آف سسکاچون پہلی دس بہترین یونیورسٹیوں میں نہیں آتی تو اس یونیورسٹی کے ڈگری ہولڈرز کو جماعت کا میڈل نہیں ملنا چاہئے۔ ہم تو صرف پہلی دس یونیورسٹیوں کو ہی دیتے ہیں۔

☆حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ سسکاچوان صوبہ میں دو یونیورسٹیز ہیں۔ ایک یونیورسٹی آف ریجائنا اور دوسری یونیورسٹی آف سسکاچیوان جو کہ سسکاٹون میں ہے۔ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹ ہیں مگر جرنلزم، آرکیٹیکچر اور سوشل ورک یونیورسٹی آف ریجائنا سے ہوتا ہے۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پچیس ہزار کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز اس یونیورسٹی سے ملحق کئی کالجز بھی ہیں جو چھوٹے شہروں میں ہیں اور بیچلر کی ڈگری دیتے ہیں۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک اور طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں دس ہزار طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ایک دو کالجز بھی ہیں لیکن خاص شعبے یونیورسٹی کے مین کیمپس میں ہیں اور زیادہ تر پروفیشنل پروگرامز بھی مین کیمپس میں ہوتے ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ سوشل ورک میں بیچلر کر رہی ہیں۔ کیا انہیں اس شعبہ میں ماسٹر کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر وقت ہے تو کر لیں۔ لیکن اگر اچھا رشتہ ہو جائے تو شادی کر لیں۔ جب تک اچھا رشتہ نہیں آتا تو اس وقت تک پڑھائی کر لیں لیکن جب رشتہ آجائے تو شادی کر لیں۔

☆ اس کے بعد ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ وہ Early Childhood Education میں ڈپلومہ کر رہی ہیں اور ان کی تین بیٹیاں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کہ ماں بیٹی اکٹھی ہی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن موجود ہے۔ یہاں 35 لڑکیاں ہیں جب کہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں نہیں ہے کیونکہ وہاں صرف تین احمدی طلباء ہیں۔ نیز احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی پریذیڈنٹ نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی میں سیمینارز بھی کرتی ہیں اور نمائشیں وغیرہ بھی لگاتی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں Behind the Veil کے موضوع پر سیمینار کیا گیا تھا جس میں ہم نے اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بات کی تھی اور وہ بہت کامیاب ہوا تھا۔

☆ بعد ازاں ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ویسٹرن سوسائٹی میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ cousin marriage نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بچوں میں genetically مسائل ہو جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو ریسرچ کرتے ہیں وہ صرف مسلمانوں پر ہی کرتے ہیں۔ کیا ان کے ہاں genetics کے مسائل نہیں ہوتے۔ یہ مسائل تو کئی نسلوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں بھی آکر کسی کو بھی مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے جائز کہا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا ہو۔ ہمارے خاندان میں تو چار نسلوں سے cousin marriages ہو رہی ہیں مگر ابھی تک تو اللہ کا فضل ہی ہے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اکثر جب زندگی میں مشکلات ہوتی ہیں تو دعا میں درد، جوش اور جنون ہوتا ہے۔ مگر جب آسانی آتی ہے تو خدا کا شکر تو پیدا ہوتا ہے لیکن دعا میں وہ درد جوش اور جنون نہیں رہتا۔ اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا کا صحیح شکر بھی نہیں ہوتا۔ اگر صحیح شکر ہو تو یہی درد پیدا ہو جاتا ہے۔ لوگ جب کسی قریبی یا پیارے سے ملتے ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیار زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی صحیح شکر گزاری ہو تو اس میں جوش پیدا ہو جانا چاہئے۔ حالات ایک جیسے تو نہیں رہتے۔ اس لئے اچھے حالات میں بھی اللہ کو یاد رکھنا چاہئے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ موسم کو تبدیلیوں سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ماحول کی (حفاظت) کی طرف توجہ دیں۔ لیکن جماعتی پروگراموں میں Recycling نہیں ہوتی اور سٹائرفوم Styrofoam کا بہت استعمال ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ نے تحریک چلائی ہوئی ہے کہ کلائمیٹ فرنڈلی (Climate Friendly) ہونا چاہئے تو گورنمنٹ اُن فیکٹریز کو کیوں نہیں بَین (Ban) کر دیتی۔ لیکن سٹائرفوم (Styrofoam) کا استعمال تو ویسے بھی غلط ہے۔ یہ زہریلی ہوتی ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

☆ اس پر لجنہ نے عرض کیا کہ ماحول کی حفاظت کے لئے کیا جماعت کو بھی کچھ کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے آپ اپنی لجنہ کو توجہ دلائیں۔ ان سے برتن دھلوائیں۔ خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع کے لئے سارے پلاسٹک کے برتن پاکستان سے ایک احمدی کی فیکٹری سے منگوائے تھے جو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ پلیٹیں ایک دو مرتبہ دھو کر ایک سال کے لئے استعمال ہو جاتی ہیں اور بعد میں اسے Recycle کر دیتے ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل مریخ پر جانے کی ریسرچ ہو رہی ہے کہ لوگوں کو مریخ پر جانا چاہئے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا یہ انسانیت کی خدمت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر انسان وہاں جا کر زندہ رہ سکتا ہے اور نارمل زندگی گزار سکتا ہے تو بے شک چلا جائے۔ کئی Planet ایسے ہیں جہاں آبادیاں ہیں۔ تو اگر انسان وہاں جا کر رہ سکتا ہے تو رہ لے۔ لیکن ابھی کون سا دنیا ختم ہو گئی ہے۔ ابھی تو رہنے کے لئے کینیڈا کا بھی ایک بہت بڑا حصہ پڑا ہوا ہے اس لئے مریخ پر جا کر رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ کیا آپ سسکاٹون کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کے افتتاح کے لئے تو نہیں آسکتا۔ مسجد کا افتتاح ہو جائے گا۔ دو مہینہ بعد دوبارہ آنا تو ممکن نہیں ہے۔ پھر کبھی اللہ نے موقع دیا تو آجائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کینیڈا کی تاریخ میں یورپین لوگوں کی طرف سے Indigenous لوگوں پر بہت ظلم ہوا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی ثقافت اور مذہبی عقائد کو کھو دیا اور یہ لوگ نشہ وغیرہ میں پڑ گئے اور پھر ان کی طرف سے تشدد میں بھی اضافہ ہو گیا۔ سسکاچیوان میں ان لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم انہیں خدا اور اسلام کی طرف کس طرح بلا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم ان کو اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ آج صبح ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کی اپنی روایات اور مذہب بھی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔ اسلام تو ناانصافی نہیں کرتا۔ اس فیملی کا Head قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کے بہت قریب آگیا ہوں۔ کہتا ہے کہ عیسائیت نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ تو اگر آپ اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں تو لوگ سمجھیں گے۔

ویسے تو جمہوریت اور انصاف کے بڑے نعرے مارے جاتے ہیں لیکن indigenous کے ساتھ بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ تو ان کے علاقوں میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ افریقہ کے بارہ میں سمجھا جاتا ہے کہ وہاں تو سب افریقن ہیں اس لئے ایک دوسرے کو کچھ نہیں کہتے ہوں گے۔ لیکن وہاں بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ وہاں قبائلی نظام چلتا ہے اور Pygmy جو کہ چھوٹے قد کے لوگ ہوتے ہیں ان کو بڑی نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کو نہیں مانتے اس لئے وہاں عیسائی بھی نہیں گئے۔ اب ہم نے وہاں جا کر تبلیغ شروع کی ہے اور ان کو پتہ لگنا شروع ہوا ہے اور ان میں سے کئی لوگ، سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیت قبول کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ قرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔ اسلام بھی سیکھ رہے ہیں۔ تو اگر صحیح طرح اسلامی تعلیم بتائی جائے اور ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کیا جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ 1947ء میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے اقوامِ متحدہ میں فلسطین اور اسرائیل کی دو سٹیٹس کا ایک حل بتایا تھا جو رد کر دیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس مسئلہ کا کوئی ممکنہ حل ہے؟ مسلمان اس حوالہ سے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ انصاف نہیں کر رہے۔ پہلے ایک حد

بناتے ہیں اوراس کے بعد ہر چھ مہینہ یا سال بعد اُن کو ابال چڑھتا ہے اور کچھ نہ کچھ بڑھاتے چلے جارہے ہیں اور فلسطین پر آہستہ آہستہ قبضہ ہوتا جارہا ہے۔ظلم تو نہیں رُک رہا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسرائیلیوں کو یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ آباد کرے گا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم ظلم سے نہیں باز آؤ گے تو پھر تمہارے ہاتھ سے یہ ملک نکل جائے گا۔دوسری طرف مسلمانوں کو یہ کہا ہے کہ تم ہتھیاروں سے اور بندوقوں سے نہیں جیت سکتے۔اپنی اصلاح کرو۔صحیح مسلمان بنو اور دعاوں سے اور اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تم حقیقی مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ ملک واپس کردے گا۔ اس لئے اگر کسی وقت اس مسئلہ کے حل کا کوئی امکان ہے تو صرف ان مسلمانوں کے ذریعہ سے جو صحیح رستے پر چلنے والے ہوں گے۔ اگر احمدی چلتے رہیں گے تو ہو سکتا ہے کسی زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ سے یہ ملک دوبارہ واپس مل جائے۔لیکن اس وقت جو حالات ہیں ان میں تو مسلمان خود ظالم بنے ہوئے ہیں۔ان حالات میں تو انہیں یہ ملک واپس نہیں ملے گا اور نہ ہی یہ تلوار کے زور سے ملنا ہے۔ پہلے بھی اسرائیل دو دفعہ تباہ ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی بادشاہوں کے ذریعہ حملے کروا کر اسے تباہ کروایا ہے۔اور اب جو ہونا ہے وہ ہتھیاروں سے نہیں ہونا وہ دعاوں سے ہونا ہے۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ نشست سات بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔

یونیورسٹیز اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

بعد ازاں پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے یونیورسٹیز اور کالجز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ہبۃ اللہ صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نعمان حسن صاحب نے Cystic Fibrosis کے عنوان پر presentation دی۔نعمان حسن صاحب نے ڈیپارٹمنٹ آف سائیکالوجی میں ماسٹرز کیا ہوا ہے اور اب وہ میڈیسن کے پہلے سال میں ہیں۔

موصوف نے اپنی presentation دیتے ہوئے بتایا کہ Cystic Fibrosis ایک بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں بنی لیکن بعض دوائیں جو دی جاتی ہیں ان سے صرف symptoms پر اثر پڑتا ہے۔ اب synchrotron technology کو استعمال کر کے اس پر studies کی گئی ہیں۔مگر اس کا تجربہ صرف جانوروں پر ہی کیا جارہا ہے۔فی الحال جانوروں پر تجربہ کر کے سیکھ رہے ہیں تا کہ بعد میں دواساز اداروں کو ادویات بنانے کے لئے دیا جاسکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کمپنیوں نے تو صرف پیسے کمانے ہوتے ہیں۔آپ کی ریسرچ کا کیا نتیجہ آیا ہے؟ کیا یہ nano technology سکین کرنے کے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہے؟

اس پر عزیزم نعمان صاحب نے عرض کیا کہ ابھی نتائج دیکھے جارہے ہیں اور nano technology کے ذریعہ سکین کرنے کے بارہ میں سٹڈی نہیں کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری ایشین خواتین میں Uterus Cystic Fibrosisi بہت عام ہے۔

اس پر نعمان صاحب نے عرض کیا کہ سب سے زیادہ Caucasian لوگوں میں پائی جاتی ہے اور اس کے بعد ایشین لوگوں میں اس کی ریشو (Ratio) زیادہ ہے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک خادم مشرف نوید خان صاحب نے بتایا کہ انہوں نے organic chemistry میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے اور اس وقت کینیڈا میں بطور post doctor fellow کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے Organic Synthesis کے عنوان پر اپنی Presentation دی تھی۔اس حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک نیا synthetic method بنایا ہے جو کہ Good American Journal میں شائع ہوا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس agro chemical کو سپرے کے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے یا کوئی اور طریق ہے؟

اس پر مشرف نوید خان صاحب نے عرض کیا کہ لیب میں ٹیسٹ کرنے کے لئے مائیکرو پلیٹس ہوتی ہیں جن پر اس کمپاونڈ کو dissolve کر کے چیک کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس کیمیکل کے فوائد کیا ہیں؟ کیا اس کو anti-bacterial کہیں گے یا anti fungal؟

اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ اس پر اس کے مطابق oxodiozol بنایا گیا ہے جو کہ دوائیوں میں استعمال ہو سکتا ہے جن کو فنگس یا insects کے خلاف بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجہ میں فصلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں تو خشک موسم ہے۔کیا یہاں فصلوں میں فنگس آتی ہے؟

اس پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ یہاں پر کنولا اور mustard وغیرہ کی کافی پیداوار ہے اور ان فصلوں میں فنگس آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مشرف صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا تھا اور اس کے بعد جرمنی سے ماسٹرز کیا ہے۔پھر یو کے سے پی ایچ ڈی کی تھی۔ پہلے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی جاب یو کے میں کی اور اب کینیڈا میں کر رہے ہیں۔لیکن مستقل جاب نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ملک کا residence status نہیں مل سکا۔ اب وہ دوبارہ کوئی جاب تلاش کر رہے ہیں۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ سسکاچوان کی یونیورسٹیز کی ranking اتنی اعلیٰ نہیں ہے۔لیکن ہم نے میڈل دینے کا criteria بنایا ہوا ہے اس کے مطابق تو پہلے دس نمبر پر آنے والی یونیورسٹیوں کے طالبعلموں کو دیا جاتا ہے۔اس لحاظ سے سسکاٹون یونیورسٹی کا تو کوئی طالبعلم میڈل نہیں لے سکتا۔اس لئے اس کو بدلنا پڑے گا کہ ہر سٹیٹ کی پہلی یا پہلی دو یونیورسٹیوں کے طلباء میڈل حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ اس کے بعد توصیف احمد خان صاحب نے بتایا کہ وہ بھی post doctorate fellowship کر رہے ہیں۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق شہد پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں شہد کی مکھی کا ذکر کیا ہے۔نیز قرآن کریم میں آیا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔میری ریسرچ کا موضوع شہد اور چینی میں فرق دیکھنا ہے کہ آیا شہد چینی سے بہتر ہے یا نہیں؟ ابھی تو ڈاکٹرز یہی کہتے ہیں کہ شہد بھی چینی کی ہی ایک قسم ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ چینی اور شہد میں فرق ہے۔چینی لوگ بناتے ہیں اور شہد اللہ تعالیٰ کے الہام سے بنتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے پڑھا تھا کہ ایک آدمی جسے کینسر تھا اس نے sugar بالکل ختم کر دی۔اپنی ہر چیز سے شوگر نکال دی اور وہ پچھلے دس سال سے survive کر رہا ہے اور اس کا کینسر بھی subside کر گیا

ہے۔اب مجھے نہیں پتہ کہ اس نے شہد استعمال کیا ہے یا نہیں۔لیکن اس نے چینی کے ذریعہ اپنا کینسر کنٹرول کرلیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Manuka honey کے بارہ میں کیا ریسرچ آئی ہے؟ آپ کو نیوزی لینڈ سے پتہ کرنا پڑے گا کیونکہ Manuka نیوزی لینڈ میں ہوتا ہے۔وہ بڑے دعوے کرتے ہیں کہ اس شہد کی یہ یہ خاصتیں ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈنمارک سے بھی پتہ کریں۔انہوں نے propolis پر ریسرچ کی تھی۔

اس پر توصیف خاں صاحب عرض کیا کہ propolis پر پورے یورپ میں ہی ریسرچ ہورہی ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو سارے یورپ میں ہورہی ہے لیکن شروع ڈنمارک سے ہی ہوئی تھی۔ وہاں سے بھی پتہ کرنا چاہئے کہ انہوں نے کن اقسام پر ریسرچ کی ہے۔ہمارے ایک البرا کی صاحب بھی ہیں جو پہلے امریکہ میں تھے اور اب یہاں ٹورانٹو میں آگئے ہیں۔ان کا بیٹا بھی ریسرچ کررہا ہے۔ان کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کرلینا تھا۔ان کا شہد کی مکھیوں کا بہت بڑا فارم بھی تھا۔

اس پر عزیزم توصیف صاحب نے عرض کیا کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ میں ہیں۔وہ اس بات پر ریسرچ کررہے ہیں کہ شہد کی مکھیوں میں کمی کیوں واقع ہورہی ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فصلوں پر کثرت کے ساتھ Insecticides استعمال ہورہے ہیں۔یہی اس کی بڑی وجہ ہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ insecticide کا شہد پر کوئی اثر پڑتا ہے؟اس پر توصیف صاحب نے بیان کیا کہ شہد کی مکھی بڑی اچھی طرح سے impurities نکال دیتی ہے اس لئے اس کا شہد پر اثر نہیں پڑتا۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: insecticides کا residual effect تو نہیں ہوگا لیکن جس فصل یا پھول پر insecticide spray کیا ہوا ہے وہاں شہد کی مکھی نے جا کر nectar تو لینا ہی ہوتا ہے۔اس لئے بعض اوقات وہ شہد بنانے سے پہلے ہی مرجاتی ہیں۔اس لئے تو مکھیاں مررہی ہیں۔تقریباً تیس فیصد فارمز ہیں جو تباہ ہوگئے ہیں۔اوراس کی بڑی وجہ insecticides ہی ہیں۔

طلباء کی حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے اور حضور انور نے باری باری ہر طالب علم سے دریافت فرمایا کہ وہ کس کلاس میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں،کون سا مضمون لیا ہوا ہے۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پونے نو بجے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سسکاٹون کی زیر تعمیر مسجد کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ۔سسکاٹون میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ جماعت سسکاٹون نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا قطعہ زمین 1988ء میں خریدا تھا۔2005ء میں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کینیڈا کے دوران 20 جون 2005ء کو اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا تھا اور مسجد اور اس کمپلیکس کی تعمیر کے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قطعہ زمین پر بڑی خوبصورت اور وسیع وعریض مسجد تعمیر ہورہی ہے۔مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، مشن ہاوس، نمائش ہال، ملٹی پرپز ہال (جس میں Indoor کھیلوں کا بھی انتظام ہوگا) رہائشی حصہ، گیسٹ ہاوس اور دیگر مختلف حصے بھی تعمیر ہورہے ہیں۔ایک بڑا وسیع وعریض کمپلیکس ہے۔

حضورانور نے تفصیل سے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ انتظامیہ سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ مسجد کا ایک بہت بڑا گنبد بھی ہے اور ایک بلند مینارہ بھی ہے جو ہر آنے جانے والے کو دور سے نظر آتا ہے۔ یہ مسجد مین روڈ کے قریب ہے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں گزرنے والے مسافر اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔

مسجد کے معائنہ کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مکرم بلال انور صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ بلال انور صاحب نے اپنا نیا گھر مسجد کے قریب ہی تعمیر کیا ہے اور انہوں نے سسکاٹون کے دورہ کے دوران حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کے لئے اپنا گھر بھی پیش کیا تھا۔لیکن اس کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

بعدازاں دس بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

8 نومبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سات بجے Prairie Land سنٹر میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔پولیس نے نماز پر جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے قافلہ کو Escort کیا۔

سسکاٹون سے روانگی اور کیلگری میں ورودِ مسعود

آج پروگرام کے مطابق سسکاٹون سے کیلگری کے لئے روانگی تھی۔سسکاٹون جماعت کے مقامی احباب مردوخواتین ہوٹل کے بیرونی حصہ میں جمع تھے۔صبح ساڑھے نو بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی عہدیداران سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں نو بج کر چالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ پولیس کے Escort میں ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضورانور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

سسکاٹون سے کیلگری تک اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ 14 احباب کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔جن میں امیر صاحب کینیڈا مع اہلیہ، نائب امیر ڈاکٹر سید محمد اسلم داود صاحب، جنرل سیکرٹری صبیح ناصر صاحب،صدر مجلس خدام الاحمدیہ، نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ،صدر لجنہ اماء اللہ،سید عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، طارق ہارون ملک صاحب (رسالہ ریویو آف ریلیجنز)، بشیر احمد ناصر صاحب فوٹو گرافر، سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقفِ نو تحریک جدید ربوہ، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب آف امریکہ (موصوف ڈاکٹر صاحب اس سفر میں قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں) شامل ہیں۔

گیارہ بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ایئر کینیڈا کی پرواز AC8581، گیارہ بج کر بیس منٹ پر سسکاٹون سے کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ پچیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز کیلگری کے وقت کے مطابق گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔(کیلگری کا وقت سسکاٹون سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)۔

ایئرپورٹ پر پروٹوکول آفیسرز نے حضورانور کو خوش آمدید کہا۔

مکرم ملک عبدالباری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حکومت کی طرف سے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Deepak Obrai صاحب، صوبہ البرٹا کے صوبائی ممبر پارلیمنٹ Graham Sucha صاحب اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Prab Gill صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعدازاں بارہ بج کر بیس منٹ پر ایئرپورٹ سے مسجد بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے دس سے زائد موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے اور آگے اور دائیں بائیں چلتے ہوئے راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت النور کیلگری تشریف آوری ہوئی جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

استقبال کرنے والوں میں کیلگری کی مقامی جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، سسکاٹون، ایڈمنٹن، وینکوور اور بعض دوسری جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد بیت النور کے قریب پہنچی۔ ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے والہانہ اور پُرشگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں ہر طرف بلند ہو رہی تھیں۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ مسجد کے سامنے والے حصہ میں خواتین کھڑی تھیں جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے قریب پہنچے تو خواتین نے بڑے بھرپور انداز میں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک بار پھر سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی کچن کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ڈائننگ ہال میں بھی تشریف لے گئے، بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین اپنے پیارے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور یہاں نصب مارکیز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک مارکی میں لنگر خانہ قائم کیا گیا ہے اور باقی دو مارکیز کھانا کھانے کے لئے استعمال ہوں گی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں کیلگری جماعت کے 42 خاندانوں کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملک سیریا سے آئے ہوئے ایک مہاجر خاندان نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کیلگری کا شہر کینیڈا کے صوبہ البرٹا میں دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر واقع ہے اور 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں سرسبز و شاداب قطعات زمین اور شہر کے ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔

کیلگری میں جماعت کا قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور مشن ہاؤس ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف چند سو ڈالرز تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کیلگری نے یہاں پندرہ ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک بہت خوبصورت، وسیع و عریض مسجد اور جماعتی سنٹر پر مشتمل ایک پورا کمپلیکس تعمیر کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری میں اس پہلی مسجد بیت النور کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور پھر اپنے 2008ء کے دورہ کینیڈا میں 4 جولائی 2008ء کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

کیلگری کی یہ مسجد بیت النور شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ چار ایکڑ ہے اور یہاں مسجد اور پورے کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48 ہزار مربع فٹ ہے۔

مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی (Lobby) ہے۔ ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ایک ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کمرشل کچن اور سٹور کی سہولیات بھی موجود ہیں۔

اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں۔ ریجنل امیر، مبلغ سلسلہ، جماعتوں کے لوکل صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال اور ناصرات کے لئے مختلف کلاس روم بھی یہاں بنے ہوئے ہیں جہاں ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔ اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔

یہ مسجد اور کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش، اسی رہائشی حصہ میں ہے۔

9 نومبر 2016ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پونے سات بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 خاندانوں کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والے ان تمام خاندانوں کا تعلق کیلگری جماعت سے تھا۔ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔

پریس کانفرنس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق پریس کانفرنس شروع ہوئی جس میں کیلگری سے درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹس شامل ہوئے۔

1. Canadian Press
2. The Calgary Herald
3. The Calgary Sun
4. Metro News
5. CBC News Calgary
6. CTV News Calgary
7. Global News
8. City TV
9. Radio Canada
10. CBC Radio Calgary
11. AM 660 News
12. Radio Red FM

☆ سب سے پہلے Calgary Herald Newspaper کے صحافی Michael نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے انتخاب کے حوالہ سے آپ کا کیا ردِّعمل ہے؟ آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیا نصیحت کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا ردِّعمل وہی تھا جو اکثر امریکن لوگوں کا تھا جنہیں اس نتیجہ کی بالکل توقع نہیں تھی۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو احمدی مسلمان قانون پر عمل کرنے والے اور امن پسند شہری ہیں۔ ہم نے ملک کے قانون کو ہمیشہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے۔اس لئے ہماری جماعت اس حکومت کے خلاف کوئی مظاہرہ نہیں کرے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے لوگوں میں سے بعض نے ٹرمپ کو ووٹ دیا ہو لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

☆ اس کے بعد سی بی سی نیوز چینل کی رپورٹر Kate نے سوال کیا کہ بہت سے کینیڈین لوگ اس بات پر پریشان ہیں کہ Donald Trump نے کہا تھا کہ وہ مسلمانوں کو ملک کے اندر داخل نہیں ہونے دے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ بے شک مسلمانوں کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روکے لیکن وہ مسلمان جو امریکہ میں پیدا ہوئے ہیں اور امریکہ میں ہی پلے بڑھے ہیں ان کے بارہ میں کیا کرے گا؟ وہ لوگ جو کینیڈا میں پیدا ہوئے ہیں بیشک پیچھے سے ان کا تعلق کسی اور ملک سے ہو لیکن وہ یہاں پیدا ہوئے اور یہاں ہی پلے بڑھے ہیں وہ تو کینیڈین ہی کہلائیں گے۔اسی طرح جو لوگ یورپ میں پلے بڑھے ہیں اور ان کے پاس یورپین نیشنیلیٹیاں ہیں وہ یورپین ہی کہلائیں گے۔ اس لئے میرا نہیں خیال کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل کرے گا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میری خوش فہمی ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کہ کوئی بھی حکومت یا کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کے اقدام اُٹھائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ وہ مسلمان ممالک کے مسلمانوں کو امریکہ میں داخل ہونے سے بھی منع کرے گا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ملکوں کے درمیان بھی تنازعات اُٹھیں گے۔

اس جرنلسٹ نے کہا کہ کیا آپ ڈونلڈ ٹرمپ سے ملنا پسند کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ ملاقات کا انتظام کروا دیں تو مل لوں گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ ٹرمپ سے کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ پھر میں اسے یہی کہوں گا کہ جو کچھ بھی تم نے الیکشن کی تحریک میں کہا ہے اس پر عمل درآمد نہ کروانا۔ ورنہ ملک کے اندر بڑا فساد پیدا ہو جائے گا۔

☆ Metro Newspaper کے صحافی Aaron نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت اور Brexit کا آپس میں کافی موازنہ کیا جا رہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ Brexit کے بعد مسلمانوں کے خلاف ظلم میں اضافہ ہوا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکہ میں بھی اضافہ ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ Brexit کے بعد یوکے میں مسلمانوں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ آج کل تو امریکن لوگوں میں ایک لطیفہ چل رہا ہے کہ جس طرح برطانیہ کے لوگ Brexit کے حق میں ووٹ دے کر یورپین یونین سے علیحدہ ہوئے ہیں اسی طرح امریکن ٹرمپ کو ووٹ دے کر امریکہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو میرا نہیں خیال کہ مسلمانوں کو کسی بڑے مسئلہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ کہیں کہیں اِکّا دُکّا واقعات ہو جائیں لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے امریکہ کے شہری مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نکل آئیں گے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ امریکن شہریوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خود مسلمان نہیں ہیں لیکن مسلمانوں کے حق میں بول رہے ہیں۔ اس لئے میرا نہیں خیال جو اس نے کہا وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔

☆ اس کے بعد ریڈیو کینیڈا کے صحافی Stephany نے سوال کیا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے الیکشن جیتنے کی وجہ سے ساری دنیا میں مسلمانوں پر کیا اثرات آئیں گے؟ مسلمان دنیا میں اس کا کیا ردِّ عمل ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ کسی قسم کا ردِّعمل ہوگا۔ میں تو بعض ایسے مسلمانوں کو بھی جانتا ہوں جو Trump کے حق میں بول رہے تھے۔ ہر ایک کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ ردِّعمل تو اس وقت ہو جب واقعی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی سخت پالیسی آ جائے جس سے مسلمانوں کو دھچکا لگے۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ جیت بھی جاتا ہے تو وہ کبھی بھی اپنی پالیسیوں پر عمل نہیں کرے گا۔ یہ صرف اس کے الیکشن جیتنے کے حربے ہیں۔

☆ ریڈ ایف ایم ریڈیو کے نمائندہ Risi صاحب نے کہا کہ میرا سوال اسلاموفوبیا کے بارہ میں ہے۔ دنیا میں اس وقت بہت سے لوگ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ ہم اس مسئلہ کو کس طرح حل کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک Islamophobia کا سوال ہے تو بعض لوگ اس میں حق بجانب ہیں۔ میں کئی خطابات میں کہہ بھی چکا ہوں کہ extremist groups نے ویسٹرن ورلڈ میں ایک خوف پیدا کر دیا ہے۔ پیرس، بیلجیم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں نے اور

نائین الیون کے بعد 7/7 کو لنڈن میں ٹرین کے ساتھ ہونے والے واقعات نے خوف پیدا کیا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔اب extremist groups نے حملوں میں زیادہ تیزی پیدا کر دی ہے۔ اگر تیزی پیدا نہیں ہوئی تو کم از کم اعلان کر دیتے ہیں کہ یہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے اور وہ حملہ بھی ہم نے کیا ہے۔کینیڈا میں ایک ٹرین کا واقعہ ہوا اور ایک دوسرا واقعہ بھی ہوا۔ امریکہ میں بھی دو تین واقعات ہوئے۔ تو یہ ساری چیزیں خوف پیدا کرتی ہیں۔اس لئے ان کا خوف حق بجانب ہے۔لیکن یہ اسلامی تعلیم نہیں ہے۔اسلامی تعلیم تو extremism کے خلاف ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم بڑے واضح طور پر کہتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں کسی قسم کی کوئی شدت پسندی کی جگہ نہیں ہے اور نہ رسولِ کریم کی سنت سے ثابت ہے۔اسلام کے اندر ہر قسم کے خودکش حملے یا کلبوں پر ہونے والے حملے یا اس قسم کی دوسری کارروائیاں مکمل طور پر منع ہیں۔ اگر ہم اسلام کی اصل تعلیمات کا مطالعہ کریں اور اسلام کی اصل تعلیمات کو پھیلائیں جو کہ احمدی مسلمان کر رہے ہیں تو یہی ایک طریق ہے جس سے مغربی دنیا کے لوگوں کے ذہنوں میں سے اسلام کا خوف نکالا جا سکتا ہے۔

☆ اس کے بعد ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ کی حکومت ٹرمپ کی باتوں پر عمل نہیں کرے گی؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ Donald Trump کو اپنی پارٹی کی پالیسی پر عمل کرنا پڑے گا۔ان کی پارٹی کا کوئی نہ کوئی تو منشور ہوگا۔ اور میرا نہیں خیال کہ اس کی پارٹی کا منشور یہ کہتا ہو کہ تم مسلمانوں کے خلاف ظلم کرو۔ اس کے علاوہ امریکہ کی حکومت کے پیچھے پینٹاگون اور سی آئی اے کا بھی ہاتھ ہوتا ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ اپنے ملک میں بھی اُسی قسم کا اضطراب اور فساد دیکھنا چاہتے ہیں جو دنیا کے بعض دیگر ممالک میں نظر آ رہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے دیکھا ہوگا کہ الیکشن جیتنے کے بعد ٹرمپ کا رِویہ ایک رات میں تبدیل ہو گیا ہے۔کل تک تو وہ کہہ رہا تھا کہ ہیلری کلنٹن کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہئے اور آج کہہ رہا ہے کہ ہیلری کلنٹن تو ہمارے ملک کا اثاثہ ہے اور اس کے ساتھ اس کے مطابق سلوک ہونا چاہئے۔تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدل گیا ہے۔

☆ ہیرالڈ نیوز پیپر اور کیلگری سَن کے صحافی Michael نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کو ختم کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ پیرس، بیلجئم اور جرمنی میں ہونے والے حملوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری طرف آپ کو یہ بات بھی پریشان کرتی ہوگی کہ بعض مغربی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے جیسا کہ Calais میں مسلمان مہاجرین کے لئے کیمپس بنائے گئے جو بعد میں ختم کر دیئے گئے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ سارے غیر قانونی immigrants ہیں اس لئے انہوں نے Calais میں کیمپس بنائے ہیں۔ اور یہ کیمپ صرف Calais میں نہیں بلکہ جرمنی میں بھی بہت ساری جگہوں پر بنائے گئے ہیں کیونکہ سیرین ریفیوجیز اور بعض دیگر ملکوں کے ریفیوجیز کی ایک بہت بڑی تعداد جرمنی میں آئی ہے۔لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کیمپوں میں رہنے والے مہاجرین غیر قانونی کام نہیں کر رہے ہیں یا پھر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہیں۔لہٰذا حکومت ملک میں امن و امان کے لئے ان کیمپوں کو ختم کر رہی ہے اور ان مہاجرین کو ایسی جگہوں پر رکھ رہی ہے جہاں انہیں بآسانی کنٹرول کیا جا سکے اور ان پر نظر رکھی جا سکے۔اس کی ابتدا حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ مہاجرین کی طرف سے ہوئی جنہوں نے ملکی قانون کو توڑنے کی کوشش کی۔ یہ مہاجرین بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریفک روک رہے تھے اور بعض جگہ انہوں نے ٹرکوں اور کاروں کو بھی لُوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو بھی اقدام اٹھانے پڑے۔ اگر وہ پُرامن طور پر رہ رہے ہوتے تو میرا نہیں خیال کہ حکومت کبھی بھی ان کے خلاف کوئی قدم اٹھاتی۔ اب جب حکومت نے ان کے خلاف کارروائی کی ہے تو وہ آگے سے سختی دکھا رہے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ انتقام لینے پر تُلے ہوئے ہیں۔تو اس طرح یہ لوگ انصاف سے کام نہیں لے رہے۔

☆ اس کے بعد میٹرو نیوز پیپر کے نمائندہ نے دوبارہ سوال کیا کہ آپ کی جماعت کیلگری میں حکومت کی طرف سے ہونے والی parades میں شامل ہوتی ہے اور کینیڈین لوگوں تک پہنچنے کے لئے اسی قسم کی دوسری تقریبات بھی منعقد کرتی ہے۔آپ کے خیال میں خاص اس وقت کینیڈین لوگوں تک پہنچنا کیوں ضروری ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ صرف اِس وقت ضروری نہیں بلکہ یہ کام تو ہم ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے۔ ہماری جماعت کا کام ہی تبلیغ کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ حقیقی اسلام کا پیغام پھیلایا جائے اور یہی ہم کر رہے ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات ایسے ہیں کہ لوگ اسلام سے خوفزدہ ہیں۔ ہم لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کے بارہ میں خوف نکالنے کے لئے اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیمات کو پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ہم جہاں بھی رہتے ہیں امن، پیار اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہیں اور یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے۔

☆ اس کے بعد Red FM ریڈیو کے نمائندہ Risi نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ شدت پسند مختلف جگہوں پر اسلام کے نام پر ہونے والے حملوں کی ذمہ داری لیتے ہیں تو اسلاموفوبیا میں اضافہ ہوتا ہے۔اس پر آپ کا کیا ردِّعمل ہوتا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے خطابات اور انٹرویوز وغیرہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ اسلام کی اصل تعلیم نہیں ہے۔ یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور یہ لوگ صرف اور صرف اسلام کا نام بدنام کر رہے ہیں۔ میں جب بھی اس قسم کی گھناؤنی حرکتیں دیکھتا ہوں تو اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی اصل تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کریں۔

یہ پریس کانفرنس دو بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

ٹی وی چینل 660 News کے نمائندہ سے انٹرویو

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں کیلگری کے مشہور ٹیلیویژن چینل 660 News کے سینئر جرنلسٹ Ian Campell نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ جرنلسٹ نے سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلگری تشریف لائے اور انٹرویو کے لئے وقت دیا۔

☆ اس کے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کل رات امریکہ میں ہونے والے الیکشن کے بارہ میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو نتیجہ نکلا ہے اس کی توقع تو امریکن شہریوں کو بھی نہیں تھی۔ لیکن گزشتہ دنوں میں ماہرین نے رائے دینا شروع کر دی تھی کہ دونوں فریق برابر ہی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی جیت سکتا ہے۔ چونکہ لوگوں نے پہلے ہی کہنا شروع کر دیا تھا اس لئے الیکشن کے نتائج اتنے بھی حیران کن نہیں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ دنیا بھر میں لاکھوں احمدی بستے ہیں۔ کیا آپ وائٹ ہاوس اور Donald Trump کے ساتھ اپنے تعلقات میں بہتری دیکھتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل میں Donald Trump اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہے۔ اگر اسے صحیح تعلیمات کا علم ہوتا تو وہ باتیں نہ کہتا جو اس نے کہی

ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند انتہا پسند لوگ اسلام کے نام پر ظلم و بربریت کر رہے ہیں تو Donal Trump کے ردِّعمل کی وجہ سمجھ آتی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات سمجھنے کی کوشش کرتا اور یہ سمجھتا کہ یہ جو دہشت گرد کر رہے ہیں یہ اسلام کی تعلیم نہیں اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں اور اسلام کو اور اپنے ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اگر دیکھا جائے تو ساری دنیا میں گنتی کے چند ایک لوگ ہیں جنہوں نے یہ ظالمانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے جبکہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمان ہیں اور یہ سب تو اس میں شامل نہیں ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں اگر اس نے مسلمان کمیونٹی سے تعلقات بنائے ہوتے تو اس کے لئے بہتر ہوتا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ کیا آپ ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر ہوتا دیکھتے ہیں یا آپ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کر لے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں جب وہ اپنا دفتر سنبھالے گا تو خود بھی اسلام کی حقیقت کو سمجھنا چاہے گا۔ کیونکہ اُس نے جو باتیں پہلے کی تھیں وہ صرف الیکشن جیتنے کے لئے تھیں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے امریکہ کے پریذیڈنٹ کو اتنی اجازت نہیں ہوتی کہ وہ ہر جگہ پر اپنی مرضی چلا سکے۔ اس لئے اس کو اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کا خیال ہے کہ Trump اپنے وعدے پورے کرے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں وہ کبھی بھی ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا اور مجھے امید بھی ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وہ کرتا ہے تو پھر بہت فساد پیدا ہوگا۔

☆ اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کو کیسے یقین دلائیں گے کہ Donald Trump کے آنے سے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کے دلوں میں جو خوف ہے وہ Trump کی ان باتوں کی وجہ سے ہے جو اس نے الیکشن سے پہلے کی تھیں۔ آپ دیکھیں کہ دنیا میں پہلے ہی بہت فسادات ہو رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں مسلمان حکومتیں اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھا رہیں جس کے نتیجہ میں وہاں صورتحال کافی خراب ہے۔ تو ان حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اگر وہ اپنی باتوں پر عمل کرے گا تو یہاں بھی وہی صورتحال پیدا ہوگی جو مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہے بلکہ خانہ جنگی کی طرف بھی جا سکتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے اگلا سوال کیا کہ آپ کے خیال میں آپ کی جماعت کے لئے سب سے بڑی دشواریاں کیا ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم ایک تبلیغ کرنے والی جماعت ہیں۔ ہم تو قرآن کریم کی بیان کردہ اسلام کی صحیح تعلیم جو امن وامان اور آشتی کے پیغام پر مشتمل ہے دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ ہم قانون کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارا ردِّعمل بھی پُرتشدد نہیں ہوتا۔ پاکستان میں تو ہمارے خلاف قوانین بھی موجود ہیں جیسے کہ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنایا گیا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا اور اسی طرح 1984ء میں ملٹری حکومت نے اس قانون کو اور سخت کیا اور ہمیں اسلامی شعائر پر عمل کرنے سے بھی روک دیا۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے نہ ہی تبلیغ کر سکتے ہیں اس کے باوجود ہم نے کوئی پرتشدد کارروائی نہیں کی۔ ہم جہاں بھی رہتے ہیں قانون کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ محسوس ہو کہ ہم کسی جگہ کے خاص حالات کے باعث وہاں نہیں رہ سکتے تو ہم ہجرت کر لیں گے۔ کہاں کریں گے؟ یہ خدا بہتر جانتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں دنیا کی کوئی بھی بڑی طاقت ایسے حالات نہیں پیدا کرنا چاہے گی کہ اس کے اپنے شہریوں کو ملک چھوڑنا پڑے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض لیڈر لوگوں میں اسلام کے مخالف جذبات پیدا کر رہے ہیں اور ISIS نے بھی ایک بڑی مشکل پیدا کی ہے تو ان مسائل کے پیش نظر آپ کے لئے امن کا پیغام پہنچانا کتنا مشکل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل مشکل یہ ہے کہ وہ جو بھی ظلم وستم کر رہے ہیں وہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ ہم واحد جماعت ہیں جو ان حملوں کے جواب دے رہے ہیں اور اپنے عمل سے لوگوں کے شکوک دور کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے اصل دشواری یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم نے اسلاموفوبیا کے بعض واقعات یہاں کیلگری میں اور باقی دنیا میں بھی دیکھے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ جاہلیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جاہلیت ہی ہے۔ بعض نام نہاد علماء ذاتی مفاد کی خاطر اور بعض دہشت گرد گروہوں کی وجہ سے اسلام کی اور قرآن کی صحیح تعلیمات کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قرآن کا مطالعہ کریں یا وہ تقاریر ہی سن لیں جو میں نے کی ہیں تو شاید ان لوگوں کو سمجھ آ جائے۔ ان تقاریر میں میں نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ قرآن اس طرح کے ظلم وستم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اور سب کو رزق عطا کرتا ہے اور ان کو پالتا ہے۔ اور بانی اسلام تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جو یہ ظلم وستم کر رہے ہیں وہ بخش دیئے جائیں گے۔ جو لوگ اسلام کے نام پر یہ ظلم کر رہے ہیں وہ ضرور خدا تعالیٰ کے مورد عتاب ٹھہریں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شام کے لوگوں کی مدد کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں، آپ کے خیال میں یہ کافی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ بہت پہلے ہونا چاہئے تھا۔ اور اب بھی جو کچھ ہو رہا ہے یہ کافی نہیں ہے۔ ان دہشت گرد تنظیموں کو ابھی بھی تیل کی refineries تک رسائی حاصل ہے اور وہ یہ تیل مختلف حکومتوں کو بیچ رہے ہیں اور ایک بینک سے دوسرے بینک میں پیسے ٹرانسفر کئے جا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ ان کو اسلحہ کہاں سے مل رہا ہے۔ اس لئے جو بھی اقدامات ہو رہے ہیں یہ کافی نہیں ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے آخری سوال کیا کہ کینیڈا کے لوگ اسلام کی موجودہ حالت دیکھ رہے ہیں اور Donald Trump سے سن رہے ہیں کہ وہ امریکہ میں مسلمانوں کے آنے پر پابندی لگا دے گا۔ اس حوالہ سے آپ کا اپنے پیروکاروں کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا پیغام اپنے پیروکاروں کے لئے یہی ہے کہ ہمیشہ امن وامان سے رہیں۔ میرا ہمیشہ یہی پیغام رہا ہے جو میں اپنی جماعت کو MTA کے ذریعہ بھی پہنچاتا ہوں کہ کبھی بھی شدید ردّعمل کا اظہار نہیں کرنا اور نہ ہی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ بلکہ قانون کی ہمیشہ پیروی کرنی ہے۔

آخر پر اس جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے مسجد بیت النور کے ہال میں تشریف لائے جہاں یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ

کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 76 طالبات شامل ہوئیں۔

یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

☆ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سدرۃ المنتہیٰ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ شوار یا باجوہ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نائلہ چوہدری صاحبہ نے اطاعت کے موضوع پر عربی میں حدیث پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ روکاش رانا صاحبہ نے پیش کیا۔

☆ بعدازاں عائشہ ملک صاحبہ نے شہد کی مکھیوں اور قرآن کریم پر ایک پریزنٹیشن دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں مل جل کر رہتی ہیں اور ان کا ایک باقاعدہ نظام ہوتا ہے جس میں ان کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور باقی اس کے تحت ہوتی ہیں جن کے سپرد مختلف کام ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النحل کی آیت 69 میں بیان ہوا ہے کہ اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

چنانچہ شہد کی مکھیاں ایسی ہی جگہوں پر گھر بناتی ہیں۔ شہد کے چھتے ایک منفرد خاصیت رکھتے ہیں۔ ہر قسم کے کام نہایت منظّم طریقے سے ہوتے ہیں۔ شہد کے چھتوں میں ایک خاص حد تک نمی کا ہونا لازمی ہے۔ اس میں کمی بیشی سے شہد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے چھتہ کی نمی کو ایک خاص حد تک برقرار رکھنے کا کام بھی کچھ مکھیوں کے سپرد ہوتا ہے۔ سورۃ النحل کی آیت 70 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

شہد کی مکھیاں پھولوں سے nectar اکھٹا کرتی ہیں اور اس کو اپنے پیٹ سے نکلنے والے ایک انزائیم انورٹیز (Invertas) سے ملا کر شہد بناتی ہیں۔

جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے شہد کے استعمال میں بہت سی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ اسی طرح تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ شہد کو بہت سی بیماریوں میں استعمال کر کے شفا حاصل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً شہد کو زخموں اور جلے ہوئے حصوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ موسموں کی allergies کو کم کیا جاسکتا ہے۔ بچوں کی پیٹ کی بیماری Gastroenteritis میں بہت مفید ہے۔ اس سے انفیکشن کو بھی ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے بیکٹیریا ختم ہوتا ہے خاص طور پر Manuka Honey سے زخموں کے انفیکشن میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نیز قدرتی شہد کھانسی کے لئے بھی بطور علاج استعمال ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ عام مکھی اور شہد کی مکھی میں فرق الہام کا ہے۔ ایک گند کھاتی ہے اور ہر کوئی اس سے تنگ آتا ہے اور دوسری نیکٹر (Nector)) کھاتی اور شفا والی چیز بناتی ہے۔ گند پر بیٹھنے والی مکھیاں بیماریوں کے پھیلانے کا پیش خیمہ ہیں جبکہ شہد کی مکھیاں بیماریوں سے شفا کی اشیاء بناتی ہیں جس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ الہام نے شہد کی مکھیوں کو مکمل اطاعت، تنظیم اور لگن کا مادہ سکھایا ہے۔ سائنس نے قرآن کریم کی پندرہ سوسال قبل بات کو ثابت کر دیا ہے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ شہد کی مکھیاں غائب ہو رہی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ غائب تو نہیں ہو رہیں مگر اس کا خطرہ ضرور ہے۔ اور اس کی وجہ زہریلے کیمیکلز ہیں جو کیڑے مکوڑے مارنے کے لئے پودوں پر چھڑکے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے حشرات کو مارا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس وجہ سے 30 فی صد مکھیاں کم ہوگئی ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے بتایا ہے کہ منوکا (manuka) شہد زخموں کو مندمل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ پراپولس (Propolis)) بھی شہد کی قسم ہے اس پر کوئی تحقیق نہیں کی؟ پراپولس میں شفا کی زیادہ بہتر خاصیت ہے۔ آج کل manuka پر زیادہ زور ہے حالانکہ اصل میں پراپولس میں خاص شفا ہے۔ پراپولس ایک قسم کا شہد ہے جو شہد کی مکھیوں کی ملکہ کو کھلایا جاتا ہے۔ اور شہد کی مکھیاں اس شہد کو اپنے چھتے کو متاثر ہونے سے بچانے کے لئے بھی استعمال کرتی ہیں۔

حضورِ انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ پولیٹیکل سائنس کی طالبہ ہیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پولیٹکل سائنس کا شہد کی مکھی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ تحقیق تو بائیولوجی کی سٹوڈنٹ یا کسی entomologist یا Apiculturist کو پیش کرنی چاہئے تھی جسے شہد کی مکھیوں میں دلچسپی بھی ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پراپولس میں دوسرے شہد کی نسبت زیادہ شفا پائی جاتی ہے اور اس کی تحقیق ڈنمارک میں 1970 کے آغاز میں شروع ہوئی تھی۔ پراپولس اب تو کمرشلائز بھی ہوگیا ہے۔ اس کی مرہم بھی ملتی ہے اور دوسری مصنوعات بھی ہیں۔

☆ اس کے بعد دوسری presentation سائیکالوجی کی طالبہ نے Resperate & Body Scan پر دی۔ موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے سائیکالوجی میں بی ایس سی اور اکنامکس میں بی اے کیا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اس non-pharmacuetical device کا کیسے پتہ چلا؟ کیا آپ نے اس کے بارہ میں خود تحقیق کی تھی؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی کلاس میں اس آلہ کے حوالہ سے پراجیکٹ تھا۔ اس لئے انہیں اس کو سٹڈی کرنے کا موقع ملا۔

موصوفہ نے بتایا: میری تحقیق اس بات پر ہے کہ Resperate اور باڈی سکین میں سے زیادہ بہتر کونسی چیز ہے؟ رسپریٹ ایک ایسا آلہ ہے جو کہ بغیر کسی دوائی کے سانسوں کی مقدار کو کم کر کے بلڈ پریشر کو کم کرنے کے لئے حال ہی میں بنایا گیا ہے۔ اس آلہ کے ساتھ ایک sensor لگا ہوتا ہے جسے سینہ پر لگاتے ہیں تا کہ سانسوں کا مشاہدہ کیا جاسکے اور اس کے ساتھ ایک ہیڈفون ہوتا ہے جس میں موقع کی مناسبت سے ہدایات دی جاتی ہیں جس میں میوزک کی ٹون (Tone)) بھی ہوتی ہے۔ 2002ء میں امریکہ کی FDA (فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن) نے باقاعدہ اس چیز کو تسلیم کیا کہ اس آلہ کے ذریعہ بلڈ پریشر میں کمی کی جاسکتی ہے۔ دوسری طرف باڈی سکین والی مشین ایک ویڈیو چلاتی ہے جس میں شامل ہونے والے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جسم کے مختلف حصوں کی طرف توجہ دلاتی ہے اور رہنمائی کرتی ہے۔

میری تحقیق کے مطابق باڈی سکین video active control کی طرح کام کرتی ہے۔ تحقیق کے دوران مریضوں سے پندرہ سوال کیے گئے۔ سوالات سے معلوم ہوا کہ صرف 17 فیصد لوگوں نے relax ہونے کی کوشش کی جبکہ باقی لوگوں نے کوئی کوشش نہیں کی۔ تحقیق میں مریضوں پر دونوں مشینوں کو آزمایا گیا۔ پانچ منٹ کے لئے تین مرتبہ مشین کو لگایا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ مریضوں کی سانسیں ایک منٹ میں 10 مرتبہ تک پہنچ گئی جو اس مشین کا مقصد تھا۔ جبکہ دونوں مشینوں سے دل کی دھڑکن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ انسان زیادہ تر پریشانی کی حالت میں مختلف جسمانی تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ جس میں سے دل کی دھڑکن کی تیزی، سانسوں کی تیزی، پسینہ، Pupil Dilation ہوتی ہے۔ باڈی سکین کی نسبت رسپریٹ کے ذریعہ سے سانسوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔ اس تحقیق کے دوران میں نے ایک مقالہ پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ آوے مریا (Ave Maria)) کی

دعائیں (عیسائیوں کی دعائیں) یا یوگی منتر پڑھنے سے ایک منٹ میں چھ سانسوں تک کم کی جاسکتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ممکن ہے عیسائیوں کی rosary prayer یا یوگی منتر بنیادی طور پر مذہبی عمل ہیں مگر شروع میں صرف سانسوں کی رفتار کم کرنے، ذہنی یکسوئی اور سکون حاصل کرنے کے لئے ہوں۔ ان تحقیقات میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مراقبہ کرنے سے ذہنی سکون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مراقبہ میں لوگ بغیر کسی تعصب کے غور وفکر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ان کی سوچ میں کس طرح تبدیلیاں آتی ہیں۔

موصوفہ نے بتایا: حیران کن بات یہ ہے کہ قرآن پاک نے ہم مسلمانوں کو پندرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ ہم اپنی پریشانی کو کس طرح کم کرسکتے ہیں۔ سورۃ الرعد کی آیت 29 میں ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ نماز کے دوران جسمانی حرکات ہمارے جسم اور روح کے لئے ایک اچھی ورزش کا ذریعہ بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ ریسپریٹ آلہ پر تحقیق کر رہی ہیں یا اس کو پروموٹ کر رہی ہیں؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ یہ ایک مہنگا آلہ ہے جس کی کئی سو ڈالر قیمت ہے۔ ہم یہ تحقیق کر رہے ہیں کہ اس کا فائدہ ہے یا نہیں۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنے زیادہ پیسے خرچ کرنے سے تو ہوسکتا ہے ویسے ہی انسان کی سانس ختم ہوجائے۔ پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ کوئی ایسی بات بتاؤ جو سستی بھی ہو اور بغیر دوائی کھائے بلڈ پریشر بھی نہ ہو اور سانس بھی ٹھیک رہتا ہو۔ جو بلڈ پریشر کے مریض ہیں وہ دکان پر جائیں گے اور قیمت پتہ کریں گے تو وہیں ان کا بلڈ پریشر ہائی ہوجائے گا۔

☆ ایک اور طالبہ نے عرض کیا کہ ایک سستی چیز ورزش ہے جو آپ کے آرام کی حالت میں دل کی دھڑکن کو بھی کم کرتی ہے اور سانسوں کی رفتار کو بھی کم کرتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ورزش کر تو سکتے ہیں مگر ہر ایک کے لئے ورزش کرنا بہت مشکل ہے۔ ویسے تو قرآن شریف بھی کہتا ہے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کون یہ ذکر کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا نمازیں پڑھنا ہی ہے۔ آپ لوگوں کا ڈرامہ لگا ہوتا ہے تو نمازیں چھوڑ دیتی ہیں۔ کہتی ہیں بعد میں پڑھ لیں گے۔ پتہ نہیں ڈرامہ کی قسط بعد میں دیکھی جائے یا نہ دیکھی جائے اس لئے ڈرامہ تو ابھی دیکھو۔ نماز تو بعد میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس طرح تو پھر ذکر تو نہ رہا۔ اور ڈرامے بھی ایسے اُوٹ پٹانگ ہوتے ہیں جن میں حادثات ہی حادثات ہوتے ہیں اور اس کے بعد بلڈ پریشر اور بڑھ جاتا ہے اور ڈپریشن بھی ہوجاتا ہے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا تھا کہ مریضوں سے سوال کرنے سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے پہلے کبھی مراقبہ وغیرہ نہیں کیا تھا۔ تو کیسے معلوم ہوگا کہ ان کے بلڈ پریشر میں ریسپریٹ کی وجہ سے فرق پڑا ہے یا مراقبوں کی وجہ سے؟

اس پر طالبہ نے جواب دیا کہ صرف تین لوگوں نے مراقبہ کیا تھا باقی لوگوں نے نہیں کیا تھا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ آلہ آپ کو صرف ہدایت دے گا کہ آپ بیٹھ جاؤ یا کھڑے ہو جاؤ یا لیٹ جاؤ۔ یہی کچھ بتائے گا یا کچھ اور بھی بتاتا ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ ریسپریٹ صرف بیٹھنے کی حالت میں استعمال ہوتا ہے اور آپ ہیڈفون کے ذریعہ ہدایات سن رہے ہوتے ہیں۔ باڈی سکین فوراً نہیں بتا سکتا کہ آپ اب کس طرح سانس لے رہے ہیں لیکن ریسپریٹ میں وہ ساتھ ساتھ بتاتا ہے کہ اب آپ تیز سانس لے رہے ہیں اور اب آہستہ ہوجائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو امیروں کے چونچلے ہیں۔ امیر تو ایسی چیزیں خرید لیں گے مگر غریب کیا کریں گے؟ اس کا مطلب ہے کہ امیر ریسپریٹ استعمال کرے اور غریب نمازیں پڑھے؟ اس لئے اسے چھوڑو۔ کمپنی والوں نے صرف پیسے بنانے ہوتے ہیں اور آخر پر دوائی ہی لینی پڑتی ہے۔ جس کو عارضی تکلیف ہو اس کی تو اور بات ہے لیکن جو مستقل بیمار ہیں تو ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جن کا بلڈ پریشر کبھی کبھار ہائی ہوتا ہے ان کو تو ویسے ہی آلہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو مستقل بیمار ہیں انہیں دوائی کھانی پڑے گی۔ چاہے وہ آلہ استعمال کریں یا نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تو صرف دو آلہ جات کا مقابلہ کیا ہے کہ ان میں سے کون سا بہتر ہے۔ تو یہ ثابت ہوا کہ ریسپریٹ زیادہ بہتر ہے۔ باڈی سکین صرف یہ بتاتا ہے کہ اب یہ ہوگیا ہے مگر ریسپریٹ رہنمائی بھی کرتا ہے کہ اب بیٹھ جاؤ، گہرے سانس لو، تھوڑا آرام کرو وغیرہ وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ صرف دل کے مریضوں کے لئے ہے یا دمہ کے مریضوں کے لئے بھی ہے؟

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ زیادہ تر تو دل کے مریضوں اور ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دمہ کی بیماری تو بہت عام ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں پر تحقیق کیا کریں جو غریبوں کو فائدہ دے، صرف امیروں کو نہیں۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ زندگی میں بعض دفعہ دو چیزوں میں سے ایک چننی ہوتی ہے اور بعض دفعہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کریں۔ مذہب کہتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے رہنمائی حاصل کریں۔ لیکن جب دعا کرتے ہیں تو براہ راست کوئی رہنمائی نہیں ملتی۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے؟ کس طرح ہم خدا سے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنا نیک تو کوئی نہیں کہ تم دعا کرو اور ساتھ ہی الہام ہوجائے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا پڑے گا۔ اگر یہ معیار نہیں ہے اور آپ نے دو اختیارات میں سے ایک کو چننا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دماغ دیا ہے۔ اس کے مثبت اور منفی پہلو کے بارہ میں سوچیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان میں سے جو بہتر ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے میرے دل میں سہولت پیدا کردے۔ اگر دل میں بیٹھ جائے کہ یہ چیز بہتر ہے تو ٹھیک ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ کوئی خواب آئے یا الہام ہو یا کسی خاص طریقے سے پتہ لگے۔ اگر دل کا اطمینان ہوجاتا ہے تو وہ بھی ٹھیک ہے۔ استخارہ کا مطلب ہی یہ ہے اللہ تعالیٰ میرے دل میں خیر ڈال دے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ اُس نے انٹرنیشنل کریمنل جسٹس میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ ہمارے سرپرست ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ بہت برے لوگ ہیں۔ ان سے خاص طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اس لئے ان سے سلوک اچھا نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے بہت برے کام کیے ہوتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم کہتے ہیں کہ ہمیں عملی طور پر اچھا ہونا چاہئے اور ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ اس لئے سمجھ نہیں آتی کہ ایسے لوگوں سے سلوک کیسا کیا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ملزموں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے جنہیں کوئی Tempatation ہوتی ہے یا Frustration ہوئی ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ساتھ چھوٹے موٹے جرائم کیے یا ایسے لوگوں کے ساتھ مل گئے اور ایک مجرم کے ساتھ دوسرے بھی پکڑے گئے تو وہ بھی جرم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اکثر اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ گھناونے جرائم کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر ان کو وہاں جیلوں میں سمجھایا جائے تو تبدیلی آسکتی ہے۔ جیلوں میں

کس لیے ڈالا جاتا ہے؟ اس کا مقصد اصلاح کرنا ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے عیسائیوں کے پادری بھی ہر اتوار عبادت کرانے کے لئے جیلوں میں جاتے ہیں۔ مسلمان مولوی بھی جاتے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے بعض جگہ کوشش کی کہ ہمارے آدمی جیلوں میں جائیں اور انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سکھائیں۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ میں بھی کئی لوگوں نے خاص طور پر افریقن امریکن اور بعض گوروں نے بھی اپنی اصلاح کی اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بعض ابھی بھی جیل میں ہیں اور مجھے خطوط لکھتے ہیں کہ ان کے اندر کس طرح تبدیلی آئی اور انہوں نے کس طرح یُوٹرن (U Turn) لیا۔ وہ لوگ جیلوں میں باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کے باقاعدہ دورے ہوتے ہیں۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ پاکستانی جیلوں کی طرح نہیں کہ وہاں جا کر اور مجرم بن جائیں۔ بعض ایسے لوگ ہیں مثلاً مسلمان مولوی ہیں یا اسی قسم کے شدت پسندانہ خیال رکھنے والے لوگ ہیں وہ دوسروں کو بھی Redicalize کر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو علیحدہ رکھنا چاہئے اور پھر اس کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سارے مجرموں کو ایک جگہ ڈال دیا جائے اور ایک جیسا سلوک کیا جائے تو ایک دوسرے کا اثر بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ یہاں کی جیلیں تو ایسی ہیں کہ اگر کوئی ان کی اصلاح کرنا چاہے تو اصلاح کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی جیلوں کی طرح نہیں ہیں۔ پاکستان میں مَیں بھی ایک جیل میں رہا ہوں۔ وہاں ایک بیرک میں اسّی افراد کی گنجائش تھی لیکن وہاں دوسو چالیس افراد تھے۔ سارے ڈاکو، قاتل اور چور تھے۔ یہ لوگ ایک دوسرے پر اثر ڈالتے ہیں۔ پھر رہنے کی جگہ بھی نہیں، لیٹنے کی جگہ نہیں، بیٹھنے کی جگہ نہیں۔ پھر آپس میں لڑتے ہیں۔ پھر جب جیلوں میں لڑتے ہیں تو ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے تھرڈ ورلڈ ملکوں کی جیلوں اور یہاں کی جیلوں میں فرق ہونا چاہئے۔ اصل یہ کوشش ہونی چاہئے کہ کس طرح اصلاح کرنی ہے۔ اور ہر ایک کی نفسیات علیحدہ علیحدہ ہے اور ہر ایک کا جرم کا معیار علیحدہ علیحدہ ہے۔ ان کی سمجھ علیحدہ ہے، ان کے جذبات علیحدہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی انفرادی اصلاح ہونی چاہئے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم وصیت کرتے ہیں تو اپنی ذاتی چیزوں اور جائیداد پر کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے گھر کے سربراہ (اپنے باپ یا شوہر) کی اجازت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ اور اس کے بغیر وصیت قبول کیوں نہیں ہوتی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کہیں نہیں لکھا کہ باپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ طالبعلم ہیں تو اپنی پاکٹ منی (Pocket Money) پر یا اگر آپ کی کوئی اپنی پراپرٹی ہے اس پر وصیت کر سکتے ہیں۔ اور جب بڑے ہو کر کچھ کمائیں گے اس پر وصیت ہوگی یا جو کوئی پراپرٹی ہوگی اس پر بھی وصیت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو اس کے بطور witness تصدیقی دستخط لئے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ حق مہر خاوند کے ذمہ ہے۔ اگر خاوند نے حق مہر پہلے ہی ادا کر دیا ہے تو اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ حق مہر کا حصہ عورت نے ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر حق مہر ادا نہیں کیا تو حق مہر ادا کرنا اسی کی ذمہ داری ہے۔ تو خاوند کے دستخط اس لئے لیے جاتے ہیں کہ اگر لڑکی کو کچھ ہو جاتا ہے تو اس کے حق مہر میں سے دسواں حصہ مَیں ادا کروں گا۔ تو خاوند سے دستخط کروانے کی یہ وجہ ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر وصیت نہیں کر سکتے۔ وہ لڑکیاں جن کی شادی نہیں ہوئی کیا وہ انتظار کریں گی کہ میری شادی ہو، میرا خاوند ہو تو میں اس سے دستخط کرواؤں اور پھر وصیت کروں؟ تو خاوند کے دستخط تو صرف قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ دماغی صحت کے بارہ میں لوگوں میں شعور دینے کے لئے جماعت کیا کہتی ہے؟ میرا ذاتی خیال ہے کہ دماغی بیماریوں سے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ میں بعض لوگوں سے ملی ہوں جو اس کا شکار ہیں۔ لجنہ میں کاؤنسلنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا جائزہ لینا چاہئے۔ بعض لوگوں کو بچپن میں ڈپریشن ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑھتا بڑھتا دماغی بیماری بن جاتا ہے۔ اگر شروع میں اس کا علاج کر لیا جائے تو اچھی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو چاہئے کہ لجنہ میں ایک ٹیم بنالیں۔ بہت سی لڑکیوں کو ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ مختلف کیسز سامنے آتے ہیں۔ بعضوں کو شادیوں کے بعد، شادی کی وجہ سے اور بعض کو بچوں کی وجہ سے بڑھاپے میں ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر ایسا کر سکتی ہیں تو کریں بڑی اچھی بات ہے۔ اگر اس کے لئے کوئی سکیم ہے جو جماعت میں ہر جگہ استعمال کی جا سکتی ہے تو مجھے بھجوا دیں۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 13 میں وراثت کے بارہ میں آیا ہے کہ اگر کسی میاں بیوی کی اولاد نہیں ہے تو بیوی فوت ہو جائے تو مرد اس کی آدھی جائیداد ورثہ میں لے گا۔ اور اگر خاوند فوت ہو تو اس کی بیوی اس کی جائیداد کا چوتھا حصہ لے گی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر مرد کے کوئی بچے نہیں ہیں اور اس نے کسی کی دیکھ بھال نہیں کرنی تو وہ پھر بھی عورت کی نسبت کیوں زیادہ ورثہ لے سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً بیوی نے اپنی جائیداد اپنے خاوند کے ذریعہ سے بنوائی ہوتی ہے۔ اور دوسری بات اگر مرد نئی شادی کرتا ہے اور اس سے بچے پیدا ہوتے ہیں تو اس نے ان کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ اسلام نے عورت کی حفاظت اس طرح کی ہے کہ مرد کے اخراجات اور ذمہ داریاں عورت سے زیادہ ہیں۔ دوسری طرف عورت کو جہاں وراثت کا حق بالکل بھی نہیں تھا بلکہ ماضی قریب میں تو یورپ میں بھی نہیں تھا وہاں عورت کو چوتھا حصہ وراثت کا حق ملا اور اگر بچے ہیں تو آٹھواں حصہ وراثت کا ملے گا۔ تو یہ حالات سامنے رکھو کہ پہلے عورت کو کچھ بھی نہیں مل رہا تھا۔ پھر اگر عورت چوتھا حصہ لیتی ہے اور آگے شادی کر لیتی ہے تو اس کو اگلے خاوند سے دوبارہ پراپرٹی ملنے کا امکان ہے اور اس کے اخراجات بالکل بھی نہیں ہیں۔ پھر اگلی آیات میں آتا ہے کہ جتنے پیسے خرچ کرنے ہیں وہ مرد نے کرنے ہیں، عورت نے نہیں کرنے۔ عورت پر تو کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ساری ذمہ داری تو مرد کے اوپر ڈال دی۔ اس لئے اس کو اِنکم بھی زیادہ دے دی۔ اور جو چوتھا یا آٹھواں حصہ عورت کو ملا وہ صرف عورت کا ہی ہے چاہے شادی کرے یا نہ کرے۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور اگر اس کی عمر شادی کی ہے تو اسے شادی کرنی چاہئے اور اس طرح ان کی ذمہ داری اٹھائی جاتی ہے۔ بعض ایسے کیسز بھی ہوتے ہیں کہ بعضوں کی نہیں بھی ہوتی۔ لیکن اسلام میں جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں وہ مرد پر ڈالی ہیں۔ اس لئے اس کا حصہ زیادہ مقرر کیا۔ عورت پر خرچ کے لئے کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی، سوائے اپنے خرچ کے لئے۔ اس لئے اس کا حصہ کم کیا۔ اس میں عورتوں کو بہت اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ پہلی چیز تو یہ دیکھیں کہ جہاں عورت کی وراثت تھی ہی نہیں۔ ماضی قریب میں یورپ میں بھی نہیں تھی۔ یہاں اب بھی قانون ہے کہ جائیداد بڑے بیٹے کو مل جاتی ہے۔ یا وصیت لکھ دو تو کسی اور کے پاس چلی جاتی ہے اور باقی محروم رہ جاتے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ ہر ایک کا حصہ ہے۔ خاوند کا بھی، بیوی کا بھی اور بچوں کا بھی۔

اب خاوند بیوی کا جہاں سوال ہے وہاں یہ سوال بھی تو اٹھتا ہے کہ بچوں میں لڑکوں کے دو حصے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ ہے۔ جس کے لڑکے ہیں وہ تو پوری پراپرٹی لے گئے اور جس کی لڑکیاں ہیں انہیں دو تہائی یا ایک تہائی حصہ ملے گا۔ باقی سارا رشتہ داروں میں چلا جائے گا۔ لیکن اگر کسی کی لڑکے لڑکیاں دونوں ہوں تو اولاد میں

ساری تقسیم ہو جائے گی۔ تو اسلام نے جو سارے فیصلے کیے ہیں وہ اس بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کئے ہیں کہ کس کس کی کتنی ذمہ داریاں ہیں۔ اسی حساب سے حصے مقرر کئے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض کیسز میں ظلم بھی ہوئے ہیں اور لوگ اپنی عورتوں کو حصہ نہیں دیتے اور خود ہی کھا جاتے ہیں۔ بلکہ یہاں بھی ہمارے ایشین لوگوں میں اور زمینداروں میں رواج ہے کہ بیٹیوں کو کچھ نہیں دیتے۔ ہاں اگر جماعت کو پتہ چلے تو جماعت سختی کرتی ہے اور زبردستی حصہ دلواتی ہے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے کعبہ کے بارے میں پڑھا تھا کہ ہر سال کعبہ کے غلاف پر 5.3 ملین امریکن ڈالر خرچ آتا ہے۔ کیا ہمیں اس پر اتنا پیسہ خرچ کرنا چاہئے یا یہ پیسوں کا ضیاع ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کعبہ کے غلاف میں سونے کا دھاگہ ڈالتے ہیں۔ یہ شرعی چیز تو نہیں ہے۔ اسے نہ بھی ڈھانکیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا غلاف تھا۔ ہر سال کئی ملین ڈالر خرچ کر کے غلاف چڑھاتے ہیں اور پھر اس کے ٹکڑے کاٹ کر نیلامی میں بیچتے ہیں۔ اتنے پیسے واپس بھی آجاتے ہیں۔ وہاں کے بادشاہ تیل کا پیسہ کھا رہے ہیں۔ گھروں میں بھی سونا لگایا ہوا ہے اگر کعبہ میں لگا دیتے ہیں تو ان کی مرضی ہے۔ اگر غلاف چڑھانا ہی ہے تو جو پیسے نیلامی میں بیچنے سے ملتے ہیں اگر غریب ملکوں میں دے دیں تو اور بھی زیادہ اچھا ہے۔ ویسے تو ضروری نہیں کہ غلاف چڑھایا جائے۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے عرض کیا کہ آج کل عورتوں کے حقوق کے بارے میں بہت زور دیا جاتا ہے۔ اس جمعہ کو حضور کے ساتھ ایک تقریب بھی ہے۔ اور اس میں کہا گیا ہے کہ لجنہ نہیں آئے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو مرکز میں پیس کانفرنس ہوئی تھی اس کے بارے انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جو مرد اور عورتیں اپنے تبلیغی دوست لائیں گے انہیں بیٹھنے دیا جائے گا۔ اگر آپ مہمان لا رہی ہیں تو آپ آسکتی ہیں۔ اگر جگہ نہ ہو تو آپ کے مہمان تو چلے جائیں گے اور آپ ان کے لئے قربانی دے دینا اور باہر کھڑی ہو جانا اور مہمان کو کہہ دینا کہ جگہ نہیں ہے اس لئے باہر ہوں اور میں قربانی دے رہی ہوں اور اگر جگہ ہوئی تو بیٹھ جانا۔ میں نے کہا ہوا ہے کہ ہماری لڑکیاں جو مہمان لائیں وہ شامل ہو سکتی ہیں لیکن کھانے کے وقت وہ علیحدہ کھانا کھائیں گی۔ اور یہ Discrimination نہیں بلکہ اسلامی تعلیم ہے۔ ٹورانٹو میں بھی لڑکیاں اپنے ساتھ مہمانوں کو لے کر آئی تھیں لیکن میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ تم لوگوں نے علیحدہ عورتوں میں جا کر کھانا کھانا ہے۔ اپنے مہمان کو کہہ دو کہ ہم اس طرح یہاں بیٹھ کر نہیں کھا سکتیں۔ ہاں جب تک وہ فنکشن ہو رہا ہے تقاریر ہو رہی ہیں وہ سن لیں۔ اس کے علاوہ ہمارا کچھ ڈریس کوڈ بھی ہونا چاہئے اور کچھ ethics بھی ہونے چاہئیں۔

☆ اس کے بعد ایک طالبہ نے جس نے تجویز دی تھی کہ جماعت میں جن عورتوں کو ڈپریشن کا مرض ہوتا ہے ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے، عرض کیا کہ اس کے لئے حضور انور کی خدمت میں کس طرح سکیم بھجوائی جاسکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے لجنہ سے مل کر یہاں کی لجنہ کی لسٹ بنائیں کہ کتنے ایسے کیسز ہیں؟ پھر یہ بات بھی ہو کہ ان کے گھر والوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ ہمارے کلچر میں یہ بھی تو ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ علاج کروایا تو لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے۔ حالانکہ اگر ان کو سمجھایا جائے اور ان کو کوئی کمپنی مل جائے اور کچھ باتیں کرنے کا موقع مل جائے تو اسی سے بہت سارے لوگ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تو اس کی سکیم بنا کر مجھے بھجیں اور صدر لجنہ کو بھی دیں۔

طالبات کے ساتھ یہ نشست سات بجے ختم ہوئی۔

یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست

اس کے بعد یونیورسٹیز اور کالج کے طلباء کی نشست شروع ہوئی۔ اس میں ستر طلباء نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم رخشان بٹ صاحب نے تلاوت کی اور دانیال خان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

☆ اس کے بعد شاہ نواز صاحب نے پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی آف البرٹا میں Bio Resource ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں اور Wind Turbines پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ کس طرح ان میں بہتری لائی جاسکتی ہے وہ اپنی ریسرچ میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ Bio degradable system زیادہ بہتر ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ سولر انرجی کے مقابل پر Wind Turbine کے ذریعہ کتنی کم یا زیادہ توانائی پیدا کی جاسکتی ہے؟

اس پر شاہ نواز صاحب نے بتایا کہ اس کا انحصار panels پر ہوتا ہے۔ شمسی توانائی wind energy سے زیادہ موثر نہیں ہے۔ اگر شمسی توانائی کے 25 پینلز سے 5 کلوواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے تو ونڈ سے 1.47 میگاواٹ طاقت پیدا ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ایک پینل کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ کیا یہ cost effective ہوتا ہے یا نہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ ایک پینل کی کیا قیمت ہوتی ہے لیکن توانائی پیدا کرنے کے دیگر پرانے ذرائع کی نسبت اس کو زیادہ cost effective نہیں سمجھا جاتا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے ونگ بنانے کے لئے فائبر گلاس استعمال ہوتا ہے جو کہ پٹرولیم سے بنتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اس کے wing کے دو حصے ہوتے ہیں جو آپس میں جوڑے جاتے ہیں لیکن اندر کچھ خلا ہوتا ہے۔ ونگ کے ایک حصہ کی لمبائی 38 میٹر تک ہوتی ہے اور کُل لمبائی 90 میٹر کے قریب ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم کسی windmill کو دیکھتے ہیں تو دیکھنے میں اتنی لمبی نہیں لگتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ البرٹا میں کتنی windmill ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ انرجی سیکٹر کا 9 فیصد حصہ ہیں۔ لیکن ابھی تک cost effective نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے اپنے پراجیکٹ کے بارہ میں بتایا کہ ابھی تک ونڈ مل بنانے کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں وہ non-renewable ہوتی ہیں اس لئے اب اس کے بدلے میں کوئی اور چیزیں تلاش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا کوئی ایسی کمپنی ہے جو ونڈ مِل بناتی ہو؟

موصوف نے عرض کیا کہ اس پر یورپ میں کچھ کام ہو رہا ہے۔ وہ اس کا ایک چھوٹا version بنا رہے ہیں جس سے 10 کلوواٹ انرجی بن سکتی ہے لیکن وہ بھی پٹرولیم سے بنی ہوئی فائبر گلاس استعمال کرتے ہیں۔ اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اسے مکمل طور پر bio degradable بنا دیں۔

☆ اس کے بعد فرہاد احمد قریشی صاحب نے پریزنٹیشن دی۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کچھ عرصہ پہلے پاکستان سے آئے ہیں اور

یونیورسٹی آف کیلگری میں میڈیکل سائنس میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ان کی ریسرچ انسانی دماغ میں Sound Signals کے بارہ میں ہے۔ہم مختلف فریکوئینسی کی آوازیں سنتے ہیں جو دماغ کے مختلف حصوں میں جاتی ہیں جس کے ذریعہ سے مختلف neuron متحرک ہوجاتے ہیں۔ نیوران کی یہ حرکت الیکٹریکل سگنل پیدا کرتی ہے جن کا electrodes کے ذریعہ پتہ لگ سکتا ہے۔اس طرح ہم ایک چوہے کو مختلف قسم کی آوازیں سنا کر اس کے دماغ کو پڑھتے ہیں۔اس ریسرچ کے ذریعہ سماعت کے آلوں کے بارہ میں علم بھی بڑھ سکتا ہے۔

اس presentation کے حوالہ سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ چوہوں پر یہ تجربہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ کوئی دوسرا جانور کیوں نہیں استعمال کیا گیا؟

اس پر موصوف نے کہا کہ چوہے کی سماعت کی رینج ایک hertz سے لے کر 100 Kilohertz تک ہے جس میں انسان کی hearing range بھی آجاتی ہے جو 20 سے لے کر 20 kilohertz تک ہے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ چوہوں کی کالونیاں آسانی سے reproduce کی جاسکتی ہیں۔ انہیں آسانی سے رکھا بھی جاسکتا ہے اور بہت سستی بھی ہوتی ہیں۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا اس ریسرچ کے ذریعہ اُن لوگوں کی سماعت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے جو مشکل سے سنتے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ طریقہ ہر قسم کے آلہ سماعت کو دیکھ سکتا ہے۔ اس طرح ان میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ہم آلہ سماعت کا دماغ کے اندر پیدا ہونے والا رسپانس پڑھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اس کو کس طرح بہتر بنایا جائے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس طرح تو آپ ہر ایک کے لئے علیحدہ آلہ سماعت بنائیں گے لیکن عام طور پر تو ایک ہی قسم کی hearing aid ہوتی ہے جو وہ مارکیٹ میں دے دیتے ہیں۔لیکن اگر آپ ہر شخص کے لئے علیحدہ hearing aid بنائیں تو کیا یہ cost effective ہوگا؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ مجھے اس کا علم نہیں کیونکہ ابھی ریسرچ کا آغاز ہے۔

☆ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اگر mouse کو اس کی سماعت کی طاقت سے بڑھ کر high sound waves سنائی جائیں تو اس کا ان پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ایک خاص range تک جانور رسپانس دیتا ہے لیکن جب اس کی range سے زیادہ فریکوئینسی والی آواز سنائی جائے تو جانور اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔

☆ ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ کیا اس طریق کے مطابق ہم جانوروں کو commands دے سکتے ہیں یا انہیں کنٹرول کرسکتے ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا میں ایک تجربہ ہوا۔انہوں نے وہاں ایک شخص کے دماغ کے signals فرانس میں بیٹھے ہوئے شخص کے دماغ کو بھیجے تھے۔ ان دونوں کے سروں پر electrodes لگائے جاتے ہیں جو ان signals کو encode کرلیتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ یہ سب کچھ انٹرنیٹ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک طالب علم فرخ صاحب نے بتایا کہ وہ پٹرولیم انجینئرنگ کررہے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ پٹرولیم انجینئرنگ کررہے ہیں لیکن یہاں تو پٹرول ختم ہورہا ہے۔

☆ اس کے بعد ایک طالب علم نے بتایا کہ وہ پاکستان سے ایم بی بی ایس کررہے تھے اور فائنل ایئر میں تھے لیکن حالات کی وجہ سے کینیڈا آنا پڑا۔انہوں نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو ہیں اس لئے گھانا یا کیربین (Caribbean) میں سے کہیں جا کر ڈگری مکمل کرلیں گے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا گھانا یا کیربین (Caribbean) ممالک کی ڈگری یہاں چل جاتی ہے؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ یہاں ان کی ڈگری نہیں چلتی کیونکہ فارن میڈیکل گریجوایٹس کے لئے یہاں سے لائسنس لینا پڑتا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کو یہاں آکر اپنی ڈگری کو اَپ ڈیٹ کرنا پڑتا ہے۔یہاں کی ڈگری کے برابر ایک کورس کرنا پڑتا ہے۔

نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ کے ذہن میں گھانا کا کیوں خیال آیا؟

اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو ہیں۔اس لئے جہاں بھی حکم ہوگا چلے جائیں گے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ گھانا سے پتہ کروایا ہے کہ وہاں داخلہ وغیرہ مل جائے گا اور فیس وغیرہ کیا ہوگی؟

اس پر طالب علم نے عرض کیا کہ انہوں نے گھانا سے پتہ کروایا ہے۔وہ پاکستان کی یونیورسٹی کے credentials کو مان لیتے ہیں۔ان کے دو بھائی بھی پاکستان سے آئے ہیں اور وہ ان کے credentials کو بھی مان رہے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔پھر گھانا چلے جاؤ۔

☆ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ میں نے پچھلی دفعہ پوچھا تھا کہ ہم اس معاشرہ میں دجال کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بات کو تو تین سال ہوگئے ہیں۔تین سالوں میں دجال نہیں پہچانا گیا؟

☆ اس کے بعد طالب علم نے سوال کیا کہ ہم سیاست میں کرپشن سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دجال پہچانا گیا تو سیاست بھی پہچانی گئی۔ سیاست میں corruption کیا ہے؟ کرپشن کا نام ہی سیاست ہے۔اس سے بچنے کا طریق ایک ہی ہے کہ اسلامی نظام رائج ہوجائے۔یہ نظام تو اس وقت مسلمان ملکوں میں بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو۔اور جو حکومت میں سیاستدان ہیں ان کے سپرد امانتیں ہیں۔اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ اصل جمہوریت representation کے ذریعہ ہوتی ہے یعنی لوگوں نے جو تمہارے سپرد امانتیں کی ہیں ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔لوگوں نے جو اعتماد کیا ہے اس اعتماد پر پورا اترو اور اس کا صحیح طرح سے honour کرو۔لیکن یہ چیز تقویٰ سے ہی پیدا ہوسکتی ہے۔اسلامی جمہوریت میں پارٹی affiliation نہیں ہوتی اور نہ ہی ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ بلکہ جو بھی کام کرنا ہے اس میں انصاف اور سچائی ہونی چاہئے۔جب یہ ساری چیزیں پیدا ہوجائیں گی تو سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔اب سیاست انفرادی طور پر تو نہیں ہے بلکہ پارٹی یا پھر مخالفت اور دشمنی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ کل رات کو امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔اس کے بارہ میں حضور کا کیا نظریہ ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ کا صدارتی الیکشن ہے۔ اور صدر کوئی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تو نہیں ہوتا۔اس نے اگر کوئی بھی قانون enact کرنا ہے تو اس کو ایک

procedure سے گزرنا پڑے گا۔ ایک بِل آئے گا۔ پھر کیبنٹ میں اس پر بحث ہوگی۔ پھر کانگریس میں بحث ہوگی۔ پھر سینیٹ میں بحث ہوگی اور اس کے بعد ہی کوئی قانون بنے گا۔ اس لئے راتوں رات تو تبدیلی نہیں آئے گی۔ ان کے ہاں سینٹ اور کانگریس وغیرہ میں بھی لابیاں بنتی ہیں۔ ہر ایک چیز کی لابی بنی ہوتی ہے۔ تو کیا مسلمانوں کی اور دوسری minorities کی لابیاں نہیں ہوں گی؟ لوگوں نے بے شک Trump کو ووٹ دے دیا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی ساری پالیسیز پر عمل ہو۔ بہت ساری چیزیں کام کررہی ہوتی ہیں۔ اس کی اپنی پارٹی Republican کی بہت ساری پالیسیز اس کی باتوں کے خلاف ہیں اور سینیٹ میں ان کی majority ہے۔ اس لئے ایسی پالیسیز بننے میں اور ان پر عمل کرنے میں کافی وقت لگتا ہے۔ یہ نہیں ہوگا کہ وہ ایک رات میں ہی انقلاب برپا کردے گا۔ وہ کوئی ضیاء الحق تو نہیں کہ مارشل لاء آرڈر جاری کیا جو قانون بن گیا۔

☆ اس طالب علم نے عرض کیا کہ میں واقفِ نو ہوں اور ایک واقفِ نَو کی زندگی کیسی ہونی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وقفِ نو کی کلاس ہونی ہے تو پھر وہیں پوچھ لینا تا کہ باقی سارے واقفینِ نَو کو بھی پتہ لگ جائے۔ جس طرح میں اپنے خطبوں میں بیان کرتا رہتا ہوں ہر احمدی کی زندگی ویسی ہی ہونی چاہئے۔ ابھی پچھلے جمعہ کو میں نے خطبہ دیا ہے جن میں پندرہ سے بیس پوائنٹس دیئے ہیں۔ اس کو سن کر بھی پتہ نہیں لگا کہ کیسی ہونی چاہئے؟

☆ اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ Trump کے الیکشن کے بعد اور ایک بڑی جنگ کے ہونے کے خطرہ کے حوالہ سے جماعت کی کیا پالیسی ہے؟ اگر ہمیں ملک کے لئے لڑنا پڑے تو کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کسی ایک ملک کے شہری ہیں اور جنگ میں military service لازمی ہے تو پھر آپ کی مجبوری ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ یہ ڈیوٹی ادا کریں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی چھوٹے ملک سے لڑنا آپ کے ملک کی طرف سے ظلم ہے تو آپ اپنا ملک چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن جب تک آپ ملک میں رہ رہے ہیں اور ملک کے شہری ہیں آپ کے لئے لازمی ہے کہ اُن تمام قوانین کے مطابق رہیں جو ملک آپ سے چاہتا ہے۔

☆ اس کے بعد ایک طالب علم نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں جو خرابیاں ہیں ان کا سلسلہ کتنے عرصہ تک چلے گا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کا دین بگڑ جائے گا۔ اور اس حد تک بگڑ جائے گا کہ جب وہ اپنے علماء کے پاس بھی جائیں گے تو وہ ایسے لوگ دیکھیں گے جو جانوروں کی طرح ہوں گے جو ان کی رہنمائی کرنے کی بجائے ظلم کرنے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ جب نظام بگڑا ہوگا تو سب کچھ ہی بگڑا ہوگا۔ اس زمانہ میں مسیح موعودؑ آئے گا اور تم مسیح موعودؑ کو مان لینا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قرآن کریم نے اس کی نشانیاں بھی بتائیں۔ تو یہ وہی زمانہ ہے۔ اب جب تک یہ مسلمان اس آنے والے کو نہیں مانتے یہ اسی طرح بگڑے رہیں گے۔ اس لئے ہمارا زیادہ سے زیادہ کام ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو ہر جگہ پہنچانے کی کوشش کریں تا یہ بگاڑ جلد سے جلد ختم ہو۔ یہ قومیں تو آپس میں ہی لڑ کر اپنے آپ کو تباہ کرلیں گی۔ دیکھو عراق نے اپنا آپ تباہ کرلیا۔ ایک وقت تک تو امریکہ کی گود میں گرے رہے اور ان کے لئے امریکہ سب کچھ تھا۔ لیکن دوسرے وقت میں امریکہ نے ان کو تباہ کردیا۔ تو جب یہ لوگ اللہ کی بجائے دنیاداروں کی طرف جھکیں گے یا دنیاوی حکومتوں کی طرف جھکیں گے تو پھر تباہیاں ہی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو اصل چیز یہی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے اور بندوں کے حق ادا نہیں کرتے وہ اپنا بگاڑ ختم نہیں کرسکتے۔ ابھی امانت کی بات ہوئی ہے کہ امانت کا حق ادا کرو۔ مسلمان ممالک میں حکومتیں اپنی عوام کا حق ادا نہیں کررہیں۔ اسی طرح جو وہاں کے لوگ ہیں وہ بھی ایمانداری سے حق ادا نہیں کررہے۔ اور علماء نے بھی ہر جگہ بگاڑ پیدا کررکھا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو ماننے کو تیار نہیں تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کب تک چلے گا۔ یا تو یہ لوگ اسی طرح آپس میں لڑمر کے تباہ ہوجائیں گے یا دوسری قومیں ان کو کمزور کر کے ان پر قبضہ کرلیں گی۔ اب یہ سارے ملک کمزور ہوچکے ہیں۔ ان ملکوں میں اونچی اونچی عمارتیں ہوتی تھیں۔ ایک زمانہ میں بیروت پیرس کہلاتا تھا لیکن اب تباہ ہوگیا۔ بغداد بھی یورپین شہر کے برابر تھا لیکن ختم ہوگیا۔ مٹی کا ڈھیر بن گیا۔ اسی طرح شام کے سارے علاقے دمشق وغیرہ تباہ ہورہے ہیں۔ یہ اسی لئے ہورہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے تباہیاں چلتی رہیں گی۔

☆ ایک طالب علم نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تیسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو مسلمان ممالک سے شروع ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمان ملک سے شروع ہو یا کسی بھی ملک سے لیکن مغرب اس میں ضرور involve ہوگا۔ کیونکہ مسلمان ممالک تو West کے بغیر لڑ ہی نہیں سکتے۔ اور پھر مختلف blocks بن جائیں گے۔ ویسے تو اب کہا جارہا ہے کہ Trump کے جیتنے سے رشیا اور امریکہ شاید ایک ہوجائیں۔ اگر یہ اکٹھے ہوتے ہیں تو چین اپنا بلاک بنانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے جب تک ساری صورتحال واضح نہیں ہوجاتی، ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن بہرحال یہ ثابت شدہ ہے کہ اگر World War ہوتی ہے تو یورپ بھی محفوظ نہیں اور کینیڈا اور امریکہ بھی محفوظ نہیں اور ایشیاء بھی محفوظ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو تباہی آنی ہے اس میں جزائر کے رہنے والے بھی محفوظ نہیں اور ایشیاء تُو بھی محفوظ نہیں اور مغرب میں رہنے والے بھی محفوظ نہیں۔ کوئی خدا تمہیں نہیں بچائے گا۔ کیونکہ یہ خدا کو چھوڑ بیٹھے۔ جس خدا کو مانتے ہیں وہ انہیں بچا نہیں سکتا۔ اور مسلمان جس واحد خدا کو مانتے ہیں، اس کا حق ادا نہیں کررہے، اس کے حکموں پر عمل نہیں کررہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے حق کے ساتھ لوگوں کے حق ادا کرو۔ کون حق ادا کررہا ہے؟ حکومتیں عوام کو لوٹ رہی ہیں اور عوام اپنی حکومتوں کے خلاف لڑرہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تیسری دنیا کے جتنے بھی مسلمان ملک ہیں وہاں جب بھی کوئی سیاستدان یا لیڈر آتا ہے تو سب سے پہلے ان کے اپنے سوئس (Swiss) اکاونٹ بھرنے شروع ہوتے ہیں اور اس کے بعد ملک کی ترقی ہوتی ہے۔ جب تک ایسا رہے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ اب یہ جو جنگیں ہورہی ہیں یہ بھی عذاب ہی ہے۔ ضروری نہیں کہ زلزلہ اور طوفان اور آندھیاں اور Hurricanes آئیں تو تب ہی عذاب آتا ہے۔ جنگیں بھی عذاب کی ایک صورت ہیں جو آیا ہوا ہے لیکن مسلمان اس کو realize ہی نہیں کررہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ پچھلے دنوں جب انڈیا اور پاکستان کی جنگ کی بات ہورہی تھی تو میرے سنّی دوست کہہ رہے تھے کہ اگر پاکستان میں غیر مسلم بھی ہمارے ساتھ لڑیں تو وہ بھی جہاد ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی حملہ ہوتا ہے اور اس میں اگر پاکستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ اگر ہندوستان ظالم ہے تو وہ غلط ہے۔ جو بھی ظلم کے خلاف لڑتا ہے اور اپنے ملک کے دفاع کے لئے لڑتا ہے تو اسے کوئی دینی جنگ نہیں کہیں گے۔ یہ ہندو مذہب کے ساتھ جنگ نہیں ہوگی یا عیسائیت اور اسلام کی جنگ تو نہیں ہورہی۔ یہ تو ملکوں میں Geo political war ہے۔ جو فوجی اس میں اپنے ملک کی خاطر لڑ رہا ہے وہ جہاد ہی کررہا ہے۔ ملک کی خاطر قربان ہونے والا شہید ہی

ہوتا ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ جب حضور انور لندن میں ہوتے ہیں تو حضور کی daily routine کیا ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو میری یہاں کی daily routine کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اور لندن میں میری daily routine یہاں کی نسبت زیادہ سخت ہوتی ہے۔ میں لندن میں یہاں کی daily routine سے زیادہ busy ہوتا ہوں۔ صبح سے لے کر رات تک۔ ہفتہ میں ساتوں دن۔ اور دن میں بہت سے گھنٹے۔ اب میں ساری چیزیں تو detail سے نہیں بتا سکتا۔ پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ طلباء کی یہ نشست آٹھ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام طلباء کو شرف مصافحہ سے نوازا اور تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

سجیل احمد مبشر، ارسلان آصف، نورالسلام، مرزا سلمان فاروق، زین دانیال رفاقت، ساہیر کاشف، فراز احمد، مسرور عباس، اردمنش سیف، پیام احمد، حارث محمود، ہاشم رائے، حمزہ احمد ظفر، ساگر باجوہ، محفوظ بھٹی، واھب رائے، رمیز علی چیمہ۔

صوفیہ ولی، زویا نوید مرزا، فریحہ علی رانا، طوبیٰ مانگٹ، عاتکہ جاوید، بریرہ افتخار، سبرینا احمد، مدیحہ احمد، نوال شعیب، ماہ روش وڑائچ، ظوہیر عاطف، عنایہ نواز، محسنہ چوہدری، سبیکا سعادت، ماھین زبیر، ملائکہ خان، ایلیا جاوید، علی شا ملک، زویا قریشی، ناجیہ رانا، تاشفہ چوہدری، طوبیٰ احمد، ستارہ امان اللہ، امینہ خادم، کاشفہ محمود، علی شاہ ملک۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 10، 17 مارچ 2017ء)

احمدیہ گزٹ کینیڈا

کیا آپ چاہتے ہیں کہ گزٹ آپ تک پہنچتا رہے؟

محترم ممبرانِ جماعت

احمدیہ گزٹ کینیڈا اِس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہے کہ قارئین کی ایک بڑی تعداد اِس اشاعت سے استفادہ کر رہی اور فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ اِس بات کو یقینی بنانے کے لئے، کہ واقعی، ایسا ہو رہا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تمام ممبران (خاندان کے سربراہ) جو درج ذیل میں سے کسی ایک صورتِ حال سے مطابقت رکھتے ہوں برائے مہربانی ہم سے رابطہ کریں:

1۔ ایسے گھرانے جو گزٹ کا شائع شدہ پرچہ حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی ویب سائٹ پر احمدیہ گزٹ پڑھنا چاہتے ہیں۔ اُنہیں چاہئے کہ فوری طور پر ہمیں اِس کی اطلاع کریں۔ تاکہ انہیں بذریعہ ڈاک گزٹ بھجوانا بند کر دیا جائے۔

قارئین کی سہولت کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ویب سائٹ (ahmadiyyagazette.ca) پر تازہ اور گذشتہ شمارے PDF format میں موجود ہیں وہ وہاں سے ڈاؤن لوڈ بھی کئے جاسکتے ہیں۔

2۔ ایسے گھرانے جنہیں گزٹ کی ایک سے زائد کاپیاں مل رہی ہیں کیونکہ دو یا اُس سے زیادہ خاندان ایک ہی گھر میں رہائش پذیر ہیں (جیسے والدین اور / یا شادی شدہ بچے، مشترک خاندان) اُنہیں چاہئے کہ ہمیں اِس کی اطلاع دیں۔ ایسے خاندانوں کے لئے گزٹ کا ایک پرچہ ہی کافی ہونا چاہئے۔ تاکہ انہیں گزٹ کا ایک پرچہ ہی بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے۔

اگر مذکورہ بالا میں سے کوئی صورت آپ کے گھر پر اطلاق پاتی ہو تو براہ مہربانی ہماری ویب سائٹ پر مندرجہ ذیل معلومات کے ساتھ پیغام ارسال کریں:

ممبر کوڈ، پتہ، اور خاندان کے سربراہ کا نام۔

برائے مہربانی ہماری ویب سائٹ

ahmadiyyagazette.ca پر "Contact us" کو کلِک کریں۔

ہم آپ کے تعاون کے بے حد شکر گزار ہوں گے۔

ترانہ نما غزل

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب

احمدیت جادہ اسلام ہے
احمدیت وقت کا الہام ہے

احمدیت کاروانِ زندگی
احمدیت زندگی کا جام ہے

احمدیت سوز و ساز زندگی
احمدیت اک جنوں کا نام ہے

احمدیت احترامِ آدمی
احمدیت کا یہی پیغام ہے

احمدیت روشنی کا اک سفر
احمدیت آج فیضِ عام ہے

احمدیت باعث تجدید دین
احمدیت غلبہ اسلام ہے

احمدیت عکسِ وجہِ مصطفیٰ
احمدیت آج حسن تام ہے

احمدیت خادم انسانیت
احمدیت آشتی کا نام ہے

احمدیت ہے پئے تسخیر دل
احمدیت باعث اکرام ہے

احمدیت ممبرو محرابِ دیں
احمدیت ہی گل و گلفام ہے

احمدیت مظہرِ حسنِ ازل
احمدیت رب کا اک انعام ہے

مریم مسجد بیری اونٹاریو، کینیڈا

مکرم ملک خالد محمود صاحب، صدر جماعت احمدیہ بیری

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا 28 ستمبر 2018ء کو جلسہ سالانہ کی ٹیم کے ہمراہ بیری سے چند کلومیٹر دور نارتھ میں جلسہ گاہ کے لئے ایک بڑی جگہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے تو مقامی احباب نے ایک بڑے چرچ برائے فروخت کا ذکر کیا۔ مرکزی ٹیم نے اسی دن چرچ کو دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ عمارت اور جگہ بہت پسند آئی۔

یہ عمارت اٹھارہ ہزار مربع فٹ ہے۔ عمارت میں داخل ہوتے ہی تین دفاتر ہیں اور ایک بڑا حصہ استقبالیہ کے لئے ہے۔ اس کے سامنے بہت بڑا ہال ہے جس میں سات سو سے زائد نمازی بآسانی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہال کے پچھلی طرف ایک Gyme ہے جس میں کھیلوں کے لئے انتظامات ہیں اور باسکٹ بال کی گراؤنڈ بھی ہے۔ گراؤنڈ فلور پر بڑا کچن ہے۔ تین واش روم اور اس کے بعد چھ کمرے ہیں۔ اسی طرح اس کی واک آؤٹ بیس منٹ ہے جس میں سات کمرے ہیں۔

یہ عمارت 13 سال پرانی ہے لیکن اس کی مناسب دیکھ بھال کی وجہ سے نہیں لگتا کہ یہ 13 سال پرانی عمارت ہے۔ چار سو سے زائد آرام دہ کرسیاں ہیں اور 300/400 دوسری کرسیاں ہیں۔ پہلے مالکان نے فرنیچر اور کراکری ان گنت تعداد میں چھوڑی ہے۔ اس کے ساتھ 300 گاڑیوں کی پارکنگ کی سہولت موجود ہے اور اس عمارت کے علاوہ 14 ایکڑ خالی جگہ بھی ہے۔ اس کی قیمت ایک ملین نولاکھ پچیس ہزار کینیڈین ڈالر (1.925Million) ہے۔ جو اس شہر Oro- Medonten کے لحاظ سے بہت مناسب ہے۔

الحمدللہ 31 جنوری 2018ء کو اس کی Closing کے بعد اس کی چابی ملتے ہی بیری جماعت کے تمام احباب مسجد میں پہنچ گئے کیونکہ 2 فروری 2018ء کو محترم امیر صاحب کینیڈا پہلا جمعہ پڑھانے یہاں تشریف لا رہے تھے۔ ایک ہی دن میں خدا تعالیٰ نے بیری جماعت کو یہ ہمت عطا فرمائی کہ مسیح ناصریؑ کا چرچ مسیح محمدیؑ کی مسجد میں تبدیل ہو گیا۔

اس شہر کے میئر کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ ہم 2 فروری 2018 کو پہلا جمعہ اس جگہ ادا کر رہے ہیں تو اس نے اپنی پوری ٹیم کے ہمراہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ جمعۃ المبارک کے لئے خدا کے فضل سے بیری کے علاوہ مختلف شہروں سے احباب جماعت نماز جمعہ میں شامل ہوئے جن کی تعداد چار سو سے زائد تھی۔ ایک خاندان خصوصی طور پر امریکہ سے جمعہ کی نماز میں شرکت کے آیا۔ اسی طرح ٹورانٹو، پیس ویلیج، مسی ساگا، بریمپٹن، بریڈفورڈ، نیو مارکیٹ، رچمنڈ ہل اور لندن اونٹاریو سے بھی احباب جماعت شامل ہوئے۔

خطبہ جمعہ میں محترم امیر صاحب نے نہ صرف بیری جماعت بلکہ پورے کینیڈا کے احمدیوں کو اس مسجد کی خرید پر مبارکباد دی نیز وہاں خصوصی دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ یہ مسجد متقی نمازیوں سے بھر دے اور علاقہ میں احمدیت حقیقی اسلام کا نام پھیلانے کا موجب ہو۔ آمین

عزت مآب میئر اور اس کے ساتھ 7 ارکان دو بجے مسجد تشریف لائے اور ایک گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے رہے۔ محترم امیر صاحب کینیڈا اور میئر نے ایم ٹی اے نیوز کے لئے تفصیلی انٹرویو بھی دیا جو ایم ٹی اے پر نشر ہو چکا ہے۔

16 فروری 2018ء کو پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ''مسجد مریم'' پسند فرمایا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین۔

خدا کرے کہ یہ جگہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے بالعموم اور جماعت احمدیہ بیری کے لئے بالخصوص بابرکت ہو۔ اور اس مسجد کو ہمیشہ نمازیوں سے رونق بخشے اور یہ اس علاقہ کے لئے رشد و ہدایت اور راہنمائی کا موجب بنے۔ آمین ثم آمین

مسجد مریم کا پتہ درج ذیل ہے۔

110 7th Line South, Oro Medertal, Ont.

رابطہ: مکرم ملک خالد محمود صاحب فون نمبر 416-854-5557

پیس ویلیج سے ہائی وے 400 نارتھ کو چالیس منٹ کے بعد ہائی وے 11 جو کہ Orilia کی جانب جاتی ہے لیں اور 7th لائن سے دائیں ہاتھ ٹرن لیں تو اس مسجد کی عمارت دائیں جانب نظر آئے گی۔

بیری جماعت کی درخواست ہے کہ احباب جماعت اپنے افراد خانہ کے ساتھ اس مسجد کو دیکھنے لئے ضرور آئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل پر اس کا شکر بھی ادا کریں۔

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بقیہ از شوریٰ کی اہمیت، اغراض ومقاصد

جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّے میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ'' (یعنی اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے اس حکم کے بغیر)'' اس کا حرکت وسکون نہ ہوگا تو اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (سورۃ الانعام 60:6)

سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے، چلتے، کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

'مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ' (الحدیث)

جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔

اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون ومددگار رہوگا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول، صفحہ 9-10)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9 مارچ 2007ء)

بقیہ از محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی یاد میں

جماعتی معلومات اور تاریخ کے آپ انسائیکلوپیڈیا تھے۔ علمی جستجو رکھنے والوں کی علمی پیاس بجھانے کے لئے ہمہ تن ہشاش بشاش ہو کر حاضر رہتے۔ روزنامہ الفضل میں خدمت کے دوران مجھے کئی شخصیات کی وفات پر اور کئی اہم جماعتی تقریبات کی رپورٹنگ کا موقع ملتا رہا۔ اس کے لئے جب بھی راہنمائی کے لئے حاضر ہوا آپ کو ہر وقت راہنمائی کے لئے تیار پایا۔ آپ چونکہ جماعتی روایات کے امین تھے اس لئے رپورٹنگ پر آپ کی نظر تاریخی راہنمائی کا کام کرتی تھی۔ آپ کی نگرانی میں مجھے کئی مضامین لکھنے کا بھی موقع ملا۔ ماہنامہ انصار اللہ شہدائے لاہور نمبر میری ادارت میں 2010ء میں شائع ہوا تھا۔ مجھے اس کے لئے آپ کا انٹرویو لینے کا بھی موقع میسر آیا جو کہ شہدائے لاہور نمبر کی زینت بنا۔ سانحہ 28 مئی 2010ء کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کو سنبھالنے کے لئے آپ جماعت کے مرکزی نمائندہ ونگران کی حیثیت سے کئی دن لاہور میں ہی قیام پذیر رہے اور شہداء کی تجہیز و تکفین اور ان کے پس ماندگان کی خبر گیری اور احباب جماعت لاہور کی ڈھارس بندھانے کا کام بھی آپ کی تاریخی خدمت ہے۔ اس سانحہ عظیم کے موقع پر آپ کی قائدانہ صلاحیتیں، قوت فیصلہ، جذبہ خدمت، جذبہ ہمدردی اور احباب جماعت سے محبت کا دلکش پہلو کھل کر مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔

تربیتِ اولاد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور انصار اللہ مرکزیہ و پاکستان میں آپ کو احباب جماعت کے تربیتی مسائل خوش اسلوبی سے حل کرنے کے جہاں مواقع میسر آئے۔ وہاں آپ نے اپنا ذاتی نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی اولاد کی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ تربیت کی۔ اس تربیت کا ہی ثمرہ ہے کہ آپ کی اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمات دینیہ میں پیش پیش ہے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم مرزا ناصر انعام احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ برطانیہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ امریکہ میں مقیم آپ کے بیٹے مکرم مرزا نصیر احسان احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم سید محمود احمد صاحب ابن مکرم سید میر مسعود احمد صاحب بھی واقف زندگی اور ناظر صحت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو بھی تقریباً نصف صدی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و پاکستان میں خدمات کی توفیق ملی اور کئی سال صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان رہیں۔ یوں آپ کا گھر خدمت گاروں کا گھرانہ ہے۔ آپ شجر سایہ دار بھی تھے اور پھلدار بھی۔ خدمت کی یہ لو جو آپ کے سینۂ صافی میں تمام عمر منور رہی یہ شمع اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اولاد میں بھی روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو مقبول خدمات دینیہ کی توفیق دے اور آپ کی نیک روایات کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخری خطاب اور درسِ وفا

مورخہ 4 فروری 2018ء کو ایوان محمود میں خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی علمی و ورزشی ریلی کی تقریب تقسیم انعامات میں مجھے بھی شمولیت کا موقع ملا جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ یہ آپ کی آخری پبلک میٹنگ اور صدارت تھی۔ آپ نے اپنے خطاب میں محترم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم کا ذکر خیر کیا کہ وہ کس قدر جماعتی وفا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنے والے واقف زندگی تھے۔ وہ اپنی ذات اور بیوی بچوں کی پرواہ کئے بغیر خلیفہ وقت کے ارشادات پر انتہائی مشکل حالات میں بھی جماعت کی خدمت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور پھر اسی راہ میں انہوں نے جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔

اس درسِ وفا کے وقت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب پر رقت طاری ہو گئی اور آپ نے پرنم آنکھوں سے ہمیں یہ سبق دیا کہ دربار خلافت سے اٹھنے والی ہر آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتے چلے جاؤ اور زندگی کے آخری لمحہ تک وفا کے ساتھ خدمت سلسلہ کرتے جاؤ۔ یقیناً محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے زندگی کی آخری سانسوں تک سلسلہ کی خدمت اور خلافت سے وفا کی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ اپنے پیاروں میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت کو ایسے وفادار اور سلطان نصیر عطا کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔
مبشر احمد خالدؔ
فون نمبر: 647-988 3494
ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ مسرت جہاں مرزا صاحبہ

24 فروری 2018ء کو مُحترمہ مسرت جہاں مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد مرزا صاحب، ڈرہم جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

26 فروری 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 28 فروری کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محبوب الرحمٰن شفیق صاحب مشنری نے دعا کرائی۔

مرحومہ تنزانیہ میں پیدا ہوئیں اور مکرم فضل کریم لون کی صاحبزادی تھیں جو دارالسلام اور Gillingham جماعت کے صدر تھے۔ مرحومہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی ممبران میں تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کینیڈا میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ بہت ہی ہمدرد، خیر خواہ، غریب پرور اور مہمان نواز تھیں۔ مخلص احمدی تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بھائی مکرم سعید احمد لون صاحب، مکرم مبارک احمد لون صاحب، اور دو بہنیں محترمہ نصرت چوہدری صاحبہ اور محترمہ رفعت بٹ صاحبہ یو کے یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم منور احمد وڑائچ صاحب

27 فروری 2018ء کو مکرم منور احمد وڑائچ صاحب مسس ساگا جماعت 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

2 مارچ کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری حسین خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مصور احمد چوہدری صاحب بریمپٹن، مکرم مسرت احمد چوہدری صاحب امریکہ، مکرم مدثر چوہدری صاحب اوک ول، چار بیٹیاں محترمہ منیرہ جمیل صاحبہ، محترمہ آصفہ احمد صاحبہ امریکہ، محترمہ عاصمہ خان صاحبہ جرمنی، محترمہ شازیہ شعیب صاحبہ یو کے اور ایک ہمشیرہ محترمہ بشریٰ ناصر صاحبہ ٹورانٹو کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

28 فروری 2018ء کو محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد منظور صاحب مرحوم، بریمپٹن جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

2 مارچ کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 3 مارچ کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں دفن ہوئیں اور تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب مشنری بریمپٹن نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت ہی مخلص، نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مبشر احمد صاحب بریمپٹن، ایک بیٹی محترمہ نبیلہ طاہر صاحبہ یو کے اور دو بھائی مکرم ظفر اقبال صاحب بریمپٹن، مکرم مختار احمد قمر صاحب پاکستان یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ اختر ضیاء صاحبہ

2 مارچ 2018ء کو محترمہ اختر ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم وحید حیدر صاحب، ملٹن ویسٹ جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

4 مارچ کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 5 مارچ کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں دفن ہوئیں اور تدفین کے بعد مکرم مولانا سلیمان اسفند صاحب مشنری ملٹن نے دعا کرائی۔

اپنے خاندان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف مرحومہ اور ان کے شوہر کو خود احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ دونوں میاں بیوی اور ان کے بچے جماعت کے فعال رکن ہیں۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے مکرم لئیق حیدر صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس، مکرم عمران حیدر صاحب اور مکرم فرقان حیدر صاحب ملٹن ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم اویس اکمل کھوکھر صاحب

8 مارچ 2018ء کو مکرم اویس اکمل کھوکھر صاحب ڈرہم جماعت 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

9 مارچ کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 12 مارچ کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم، مکرم محمد افضل کھوکھر صاحب شہید گوجرانوالہ کے بڑے بھائی تھے۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ہم زلف مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب کراچی کے بڑے بھائی تھے۔ آپ بہت مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی اور ڈرہم جماعت کے ایک فعال رکن تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عفت اویس صاحبہ، ایک بیٹا مکرم عدنان محمود صاحب، دو بیٹیاں محترمہ مبشرہ احمد صاحبہ رچمنڈ ہل، محترمہ شاہدہ فوزیہ صاحبہ امریکہ، دو بھائی مکرم منور احمد کھوکھر صاحب ملٹن اور مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب کراچی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔